

**Study Guide
Level: BS**

CIVICS AND COMMUNITY ENGAGEMENT

Code No: 9385

Unit: 1-9



**Department of Sociology
Faculty of Social Sciences & Humanities
ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY**

اسٹڈی گائیڈ

CIVICS اور کمیونٹی کی مشغولیت بی ایس 4 (سال) سوشیالوجی

یونٹ 9-1

کوڈ: 9385



شعبہ سماجیات

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

اسلام آباد

کورس ٹیم

چیئرمین:

پروفیسر ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر

کورس ڈویلپمنٹ کوآرڈینیٹر:

ڈاکٹر عاصمہ خالد

مصنفین:

ڈاکٹر عاصمہ خالد

ڈاکٹر عدیلہ رحمان

ڈاکٹر عاطفہ ناصر

محترمہ علینہ سیف

جائزہ لینے والے:

ڈاکٹر عاصمہ خالد

ڈاکٹر عدیلہ رحمان

ڈاکٹر عاطفہ ناصر

ڈاکٹر سید عمران حیدر

ایڈیٹر:

حمیرا اعجاز

پیش لفظ

بڑھتی ہوئی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں، شہری اور کمیونٹی کی شمولیت کا کردار کبھی بھی زیادہ اہم نہیں رہا۔ شہریات -شہریوں کے حقوق، ذمہ داریوں اور فرائض کا مطالعہ -ایک فروغ پزیر جمہوریت کی بنیاد بناتا ہے۔ اس اسٹڈی گائیڈ کا مقصد ایک فعال معاشرے کے لیے ضروری عناصر کے طور پر سماجیات کو سمجھنے اور اپنی کمیونٹی کے ساتھ فعال طور پر مشغول ہونے کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔

ہم حکومت کے ڈھانچے، قانون کے طریقہ کار، اور ان فریم ورک کے اندر شہری ادا کرنے والے کرداروں کی کھوج سے شروعات کرتے ہیں۔ تاہم، یہ جاننا ضروری ہے کہ شہری مصروفیت کی حقیقی طاقت صرف نظریاتی علم میں نہیں بلکہ اس کے عملی اطلاق میں ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں کمیونٹی کی شمولیت بہت ضروری ہو جاتی ہے۔ فعال شرکت کے ذریعے، جیسے ووٹنگ، رضاکارانہ، وکالت، اور تعاون -شہری اپنے ارد گرد کے شہری منظر نامے پر حقیقی طور پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

کمیونٹی کی مصروفیت کے مرکز میں یہ یقین ہے کہ ایک منصفانہ، مساوی، اور جامع معاشرے کی تعمیر میں ہر ایک کا کردار ہے۔ چاہے نچلی سطح پر تنظیم سازی، عوامی خدمت، یا مقامی سرگرمی کے ذریعے، کمیونٹی کی مصروفیت افراد کو تبدیلی کے ایجنٹ بننے کی طاقت دیتی ہے۔ یہ غیر فعال شہریت کو فعال ذمہ داری میں بدل دیتا ہے، ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جمہوریت ایک زندہ عمل ہے جو اپنے شہریوں کی شرکت سے مسلسل تشکیل پاتا ہے۔

یہ گائیڈ برائے شہریت اور اجتماعی مشغولیت ایک تعارف اور عمل کی دعوت دونوں کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ شہریت کے بنیادی اصولوں کا احاطہ کرتا ہے، بشمول حکومت کا کردار، شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریاں، اور قانون اور حکمرانی کی اہمیت۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ فعال شرکت کی ضرورت پر زور دیتا ہے، قارئین کو نہ صرف اپنے ارد گرد کی دنیا کو سمجھنے بلکہ اس میں بامعنی حصہ ڈالنے کی ترغیب دیتا ہے۔

جیسا کہ آپ اس گائیڈ کے ذریعے کام کریں گے، آپ مختلف طریقے تلاش کریں گے جن سے شہری اپنی کمیونٹیز کے ساتھ مشغول ہو سکتے ہیں۔ ووٹنگ اور وکالت سے لے کر رضاکارانہ اور شہری مکالمے تک۔ آپ سیکھیں گے کہ کس طرح کمیونٹی کی مصروفیت مقامی مسائل کو حل کرتی ہے، عوامی خدمات کو بڑھاتی ہے، سماجی انصاف کو فروغ دیتی ہے، اور مشترکہ ذمہ داری اور تعلق کے احساس کو فروغ دیتی ہے۔ اس عینک کے ذریعے، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ حقیقی مصروفیت خود غرضی سے بالاتر ہے اور ایسی کمیونٹیز کی تعمیر کے بارے میں ہے جس سے ہر کسی کو فائدہ ہو۔

ایک ایسے وقت میں جب سیاسی تقسیم اور سماجی چیلنجز بہت زیادہ محسوس ہو سکتے ہیں، شہری اور کمیونٹی کی مصروفیت آگے بڑھنے کا راستہ فراہم کرتی ہے۔ وہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ پیچیدہ مسائل کے باوجود، افراد اور کمیونٹیز تبدیلی کو متاثر کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ شہری شرکت صرف عظیم الشان اشاروں تک محدود نہیں ہے۔ اس میں روزمرہ کے اعمال شامل ہیں۔ پڑوس کی انجمن میں شامل ہونا، سٹی کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنا، یا محض ضرورت مند پڑوسی کی مدد کرنا۔ جب کمیونٹیز میں ضرب لگائی جائے تو یہ چھوٹی چھوٹی حرکتیں اہم تبدیلی کا باعث بن سکتی ہیں۔

یہ مطالعہ گائیڈ طلباء، معلمین، کارکنان، اور کمیونٹی لیڈروں کو ترغیب دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے تاکہ وہ شہریات کے بارے میں ان کی سمجھ کو گہرا کریں اور اپنی کمیونٹیز میں مزید مشغول ہوں۔ یہ آپ کو اپنے آپ کو ایک وسیع تر شہری ماحولیاتی نظام کے اٹوٹ انگ کے طور پر دیکھنے کی دعوت دیتا ہے —جس میں آپ کی آواز، اعمال اور شرکت واقعی اہمیت رکھتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر ناصر محمود

وائس چانسلر

تعارف

شہری اور معاشرتی مشغولیت ایک صحت مند اور فعال معاشرے کے لازمی اجزاء ہیں۔ شہریت میں شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھنا، حکومتی ڈھانچے، قانونی نظام اور سماجی فرائض کے علم پر توجہ مرکوز کرنا شامل ہے۔ اس دوران، کمیونٹی کی شمولیت، مقامی اقدامات، تعاون، اور سماجی بہبود میں حصہ ڈالنے میں فعال شرکت پر زور دیتی ہے۔

یونٹ 01 شہریات اور کمیونٹی کی مصروفیت کو متعارف کراتا ہے، ان کی تعریفوں اور کلیدی اجزاء کا جائزہ فراہم کرتا ہے۔ یہ موضوع کی عقلیت اور دائرہ کار کا احاطہ کرتا ہے، اس میں شامل اخلاقیات کو تلاش کرتا ہے، اچھے شہریوں کی خوبیوں پر بحث کرتا ہے، اور شہریات کو معاشرے کے مطالعہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔

یونٹ 02 ریاست اور حکومت کے تصورات پر روشنی ڈالتا ہے، ان کے درمیان فرق کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ مختلف قسم کی ریاستوں اور حکومتوں کا گہرائی سے تجزیہ بھی فراہم کرتا ہے، جس میں حکومت کی مختلف شاخوں اور اعضاء پر تفصیلی بات چیت ہوتی ہے، جس سے طلباء کو ان کے کردار اور افعال کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

یونٹ 03 پاکستانی معاشرے اور ریاست کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ پاکستانی معاشرے کے اندر موجود تنوع کو حل کرتا ہے اور اس کے بارے میں ریاست کے کردار کو تلاش کرتا ہے۔ حکومت کے ڈھانچے کی مکمل وضاحت کی گئی ہے، جو پاکستان میں حکومتی ڈھانچے کے بارے میں بصیرت فراہم کرتی ہے۔

یونٹ 04 جمہوریت اور گڈ گورننس پر فوکس کرتا ہے۔ یہ یونٹ جمہوریت، اس کے اصولوں اور کسی بھی ملک میں انتخابات کے کردار کی جامع تفہیم پیش کرتا ہے۔ یہ جمہوریت کا موازنہ گورننس کی دیگر شکلوں سے بھی کرتا ہے، بشمول گڈ گورننس پر گہرائی سے گفتگو۔ مزید برآں، یہ پاکستان میں جمہوریت پر خصوصی توجہ کے ساتھ، شہری اور معاشرتی اقدامات میں خواتین کی قیادت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

یونٹ 05 کمیونٹی اور معاشرے کے تصورات کو دریافت کرتا ہے۔ یہ معاشرے کی نوعیت اور اہمیت کے ساتھ ساتھ افراد، خاندانوں اور برادریوں کے درمیان تعلقات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ یونٹ اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ معاشرہ اور ریاست کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہیں، فرد، سماج اور ریاست کے درمیان روابط کو مزید فروغ دیتے ہیں۔

یونٹ 06 شہری اور کمیونٹی کی مصروفیت کے موضوعات کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہے، جس میں شہریت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ یونٹ شہریت کے تصور، شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں، حقوق کی اہمیت، اور کمیونٹی کی شمولیت کی اہمیت کی سمجھ فراہم کرتا ہے۔ یہ بے وطن لوگوں اور گروہوں کو بھی دیکھتا ہے جو اس دنیا میں رہ رہے ہیں۔

یونٹ 07 کمیونٹی اور مصروفیت کی تفصیلی وضاحت پیش کرتا ہے، جس میں کمیونٹی میں داخل ہونے، اخلاقیات، اور کمیونٹی کے کام سے متعلق مسائل جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس میں کمیونٹی میپنگ، اسٹیک ہولڈرز کے کردار، اور کمیونٹی کی ترقی میں خواتین کے تعاون پر بھی بات کی گئی ہے۔ یہ یونٹ صنفی طور پر جوابدہ کمیونٹی پروجیکٹس، کمیونٹی کی مصروفیت میں مساوات، اور شراکتی منصوبہ بندی اور ترقی پر زور دیتا ہے، جس سے طلباء کو ضروری مہارتیں بنانے میں مدد ملتی ہے۔

یونٹ 08 کمیونٹی کی مشغولیت کی مہارتوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے، بشمول مواصلات، سہولت، خود آگاہی، قیادت، تنقیدی سوچ، اور ثابت قدمی۔ یہ معلومات جمع کرنے کا بھی احاطہ کرتا ہے۔

تکنیک، تنازعات کا حل، اور گروپ کی حرکیات اور ثقافت کا اثر۔ مزید برآں، سماجی تبدیلی کو فروغ دینے میں کہانی سنانے اور میڈیا کے کردار کی کھوج کی جاتی ہے۔

یونٹ 09 صنف اور کمیونٹی کی مصروفیت کے درمیان تعلق کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ پاکستان میں صنفی تصورات، جنس کے اسپیکٹرم اور صنفی عدم مساوات کی تفہیم فراہم کرتا ہے۔ یونٹ اس بات پر زور دیتا ہے کہ موثر شہری اور کمیونٹی کی شمولیت کے لیے خواتین کی شمولیت بہت ضروری ہے۔

یہ مطالعاتی رہنما علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے طلباء اور محققین کے لیے ایک اہم وسیلہ ہے، جو شہریات اور کمیونٹی کی شمولیت میں ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ مقامی اور عالمی دونوں مثالوں کو شامل کر کے، گائیڈ سیکھنے والوں کو نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے حالات سے جوڑنے، ان کی تجزیاتی صلاحیتوں کو بڑھانے اور انہیں شہری اور معاشرتی سرگرمیوں میں فعال کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرنے میں مدد کرتا ہے۔

مقاصد

اس کورس کے اختتام پر، آپ کو کامیابی کے ساتھ قابل ہونا چاہیے:

- شہریت اور برادری کی مصروفیت کے بارے میں جانیں • ریاست اور حکومت کی سمجھ حاصل کریں •
- پاکستانی معاشرے اور ریاست کے بارے میں گہرائی سے معلومات حاصل کریں • جمہوریت اور اچھی
- حکمرانی کے بارے میں جانیں • کمیونٹی اور کمیونٹی کے تصورات کو جانیں • شہریت کے تصور کے بارے
- میں جانیں • کمیونٹی اور مشغولیت میں کچھ مہارتیں حاصل کریں • کمیونٹی کی مشغولیت کی
- مہارتوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں • صنف اور کمیونٹی کے درمیان تعلقات کو سمجھیں۔

اعترافات

میں اس مطالعہ گائیڈ کو مکمل کرنے میں میری مدد کرنے والے ہر فرد کے لیے اپنی مخلصانہ تعریف کا اظہار کرنا چاہوں گا۔ میرا دل کی گہرائیوں سے شکریہ جائزہ لینے والوں کا ہے، جن کی بصیرت انگیز آراء اور حوصلہ افزائی نے آخری تاریخ کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

مزید برآں، میں فیکلٹی ممبران اور ماہرین سمیت کورس کمیٹی کو تسلیم کرنا چاہتا ہوں، جن کی رہنمائی اور سفارشات نے اس مطالعہ گائیڈ کے مواد اور معیار کو بہت بہتر بنایا ہے۔ میں عملے کے ارکان کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس سارے عمل میں تکنیکی مدد فراہم کی۔

ڈاکٹر عاصمہ خالد

کورس ڈویلپمنٹ کوارڈینیٹر

کورس کی تنظیم

کورس کی ساخت

اس کورس کو اس انداز سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ آپ کے لیے گھر بیٹھے پڑھنا آسان ہو۔ یہ کورس کل نو (9) یونٹس پر مشتمل ہے۔ ہر یونٹ میں کم از کم ایک ہفتے کے لیے مطالعہ کے مواد پر مشتمل ہوتا ہے کیونکہ بہت سے مطلوبہ اوپن ایکسیس جرنل آرٹیکلز کو پڑھے جانے کے لیے دیے گئے تصورات کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

چونکہ آپ دور دراز کے سیکھنے والے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کورس کو اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ آپ گھر پر پڑھتے ہوئے بنر حاصل کر سکیں۔ یہ کورس، آپ کو اس اسٹڈی گائیڈ کے اگلے حصے میں کورس کا تعارف ملے گا۔ ہر یونٹ کے لیے یونٹ کا تعارف، مقاصد اور اہم عنوانات دیے گئے ہیں جس کے لیے آپ ہر یونٹ کے شروع میں ان موضوعات کے بارے میں جان سکتے ہیں جو آپ سیکھیں گے۔ تصورات پر اس طرح بحث کی جاتی ہے کہ آپ سمجھ سکیں، علم حاصل کر سکیں اور تصورات کا ایک دوسرے سے موازنہ کر سکیں اور سیکھنا جاری رہے۔

یہ مطالعاتی رہنما خطوط ایک مختصر پیش نظارہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن یہ آپ کو بہت سے حوالہ جات اور ریڈنگز بھی دیتا ہے تاکہ آپ تصورات کو مزید تفصیل سے پڑھ سکیں۔

خود تشخیص کے سوالات یونٹ کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔ یہ خود تشخیص آپ کے سیکھنے کے بارے میں آپ کی سمجھ کا اندازہ لگانے میں آپ کی مدد کرے گا۔ آپ کے لیے آن لائن ورکشاپس کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اپنے ریسورس پرسنز (اساتذہ) سے مزید معلومات حاصل کر سکیں۔

مطالعہ کی چار اکائیوں کی تکمیل کے بعد، اسائنمنٹ نمبر 1 واجب الادا ہے۔ اسائنمنٹ نمبر تمام اکائیوں کے مطالعہ کی تکمیل کے بعد آپ سے 2 متوقع ہے۔ فائنل امتحان تمام 9 یونٹس کا احاطہ کرے گا اور آپ کو اپنے آخری امتحان کو تین گھنٹے میں مکمل کرنے کے لیے خود تشخیصی سوالات دیے جائیں گے۔

پڑھنے کا مواد کیسے استعمال کریں؟

چونکہ یہ فاصلاتی تعلیم کے ذریعے پیش کیا جانے والا کورس ہے، لہذا ہم نے کلاس روم میں باقاعدہ تدریس کی غیر موجودگی میں خود سیکھنے کے عمل کو تیار کرنے میں آپ کی مدد کرنے کے لیے درج ذیل طریقے سے مطلوبہ ورک کورس ورک کو دوبارہ ترتیب دیا ہے۔

1. ایک تفصیلی کورس کی تفصیل

2. یونٹ کے مقاصد

3. یونٹ کے بڑے تھیم کو ذیلی تھیمز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وہ میں درج ہیں۔

ہر یونٹ کا آغاز۔ مطالعہ گائیڈ میں اہم موضوع کا مختصر اور آسان تعارف دیا گیا ہے تاکہ آپ مواد سے واقف ہو سکیں۔

4. ہر یونٹ کے لیے مطلوبہ ریڈنگ درج ہیں۔

5. ہر یونٹ کے آخر میں، ہم نے آپ کو ہر موضوع یا تھیم کے لیے چند خود تشخیصی سوالات دیے ہیں۔ ان سوالات کا مقصد نہ صرف آپ کو مطلوبہ پڑھنے کو سمجھنے میں سہولت فراہم کرنا ہے بلکہ آپ کو یہ اندازہ لگانے کا موقع فراہم کرنا ہے کہ آپ نے کتنا سیکھا ہے۔

اگرچہ آپ مطلوبہ پڑھنے والے مواد کا مطالعہ کرنے کا اپنا طریقہ منتخب کرتے ہیں، لیکن آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ان مراحل پر عمل کریں جو مطالعہ کے چارٹ میں دیے گئے ہیں۔

مطالعہ چارٹ

مرحلہ 1۔

اپنے پڑھنے والے مواد کی واضح شناخت کے لیے، کورس کی تفصیل کو اچھی طرح پڑھیں۔

مرحلہ 2۔

پڑھنے کے مواد کو جس طرح استعمال کرنا ہے اسے غور سے پڑھیں۔

- اپنے مطلوبہ مطالعاتی مواد کی پہلی فوری پڑھائی مکمل کریں۔
مرحلہ 3۔
- دوسری پڑھائی کو احتیاط سے کریں اور کچھ ایسے نکات کو نوٹ کریں جنہیں آپ پوری طرح سے سمجھنے کے قابل نہیں تھے۔
مرحلہ 4۔
- اپنے مطالعاتی مواد کی مدد سے خود تشخیصی سوالات کو انجام دیں۔
مرحلہ 5۔
- اپنے نوٹ پر نظر ثانی کریں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ ان میں سے بہت سے نکات جو آپ پہلے نہیں سمجھ سکے تھے خود تشخیصی سوالات کے عمل کے دوران آپ پر واضح ہو جائیں۔
مرحلہ 6۔
- ٹیوٹوریل میٹنگ کے لیے خود کو تیار کریں۔ یعنی اپنے گروپ کے دوسرے ممبران اور اپنے مقرر کردہ کورس ٹیوٹر کے ساتھ بات چیت کے لیے پوائنٹس کو نوٹ کریں۔
مرحلہ 7۔
- اپنے مطالعاتی مواد کا تیسرا اور آخری مطالعہ کریں۔ اس مرحلے پر طلباء کو یہ بھی مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ہوم ورک اسائنمنٹس کو مدنظر رکھیں۔ یہ اسائنمنٹ لازمی اجزاء ہیں۔
مرحلہ 8۔
- کورس کی کامیاب تکمیل کے لیے۔
- ٹیوٹوریل میٹنگ میں شرکت کریں۔
- ٹیوٹوریل میٹنگ میں شرکت سے پہلے آپ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل طریقے سے خود کو تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلی ٹیوٹوریل میٹنگ ایک تعارفی ٹیوٹوریل میٹنگ ہے جس کے لیے آپ کو درج ذیل کام کرنے کی ضرورت ہے:
- مطالعہ گائیڈ کے پہلے حصے کو دیکھیں جس میں شامل ہیں:
- 1۔ مرحلہ
- (i) کورس کی تنظیم
(ii) کورس کی ساخت
(iii) پڑھنے کے مواد کا استعمال کیسے کریں اور
(iv) تشخیص
- 2۔ مرحلہ
- کورس کی بہتر تفہیم کے لیے تعارف کو 2-3 بار غور سے پڑھیں۔ یہ آپ کو پورے کورس کا ایک جائزہ دے گا۔ ان نکات کو نوٹ کریں جنہیں آپ پوری طرح سمجھ نہیں سکے یا اپنے کورس ٹیوٹر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔
- براہ کرم اپنے LMS پورٹل پر سمسٹر کا شیڈول دیکھیں۔
- 3۔ مرحلہ
- متعلقہ یونٹوں کے مرکزی موضوعات کا خلاصہ پڑھنا جن کے ارد گرد یونٹس بنائے گئے ہیں۔

تشخیص کا طریقہ

ہر کورس کے لیے، رجسٹرڈ طالب علم کا اندازہ اس طرح کیا جائے گا:

اسائنمنٹس

اسائنمنٹ وہ تحریری مشقیں ہیں جو طلباء کو گھر پر یا کام کی جگہوں پر مطالعہ گائیڈ میں بیان کردہ مطلوبہ مواد کا مطالعہ کرنے کے بعد مکمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ طلباء کو مطلوبہ ریڈنگ پڑھنے کی ترغیب دی جائے اور ان کو آپس میں منسلک کرنے کے قابل بنایا جائے۔

ان کا مطالعہ ان کے مقصد کے ساتھ۔ اس کورس کے لیے، آپ کو "TWO" اسائنمنٹس ملیں گے۔

تکمیل کے بعد، آپ تشخیص اور ضروری رہنمائی کے لیے ایک مقررہ مدت/تاریخ کے اندر یہ اسائنمنٹس اپنے ٹیوٹر کو بھیجیں/اپ لوڈ کریں گے۔ سمجھا جاتا ہے کہ ٹیوٹر اس کا جائزہ لے گا اور ضروری تعلیمی رہنمائی اور نگرانی فراہم کرے گا۔

اسائنمنٹ کی کامیابی تکمیل آپ کو سمسٹر کے اختتام پر منعقد ہونے والے فائنل امتحان میں شرکت کے اہل بنا دے گی۔

اسائنمنٹ کے جزو کے لیے کوالیفائی کرنے کے لیے، آپ کو مجموعی طور پر کم از کم 50% نمبر حاصل کرنے ہوں گے۔

ورکشاپس

ورکشاپس BS پروگرام کا لازمی جزو ہیں۔ کورس کی پیشکش کے سمسٹر کے دوران یونیورسٹی کی طرف سے ان کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان ورکشاپس کی تفصیلات آپ کے کورس کے مطالعہ کی مدت کے دوران کورس کے مواد کے ساتھ اپ لوڈ کی جائیں گی۔

فائنل

تشخیصات

آخری امتحان (سمسٹر کے اختتام پر تین گھنٹے کا تحریری امتحان لیا جائے گا)۔

یہ دو اجزاء طلباء کے آخری کورس کے گریڈ حاصل کرنے میں 30:70 کا حصہ ڈالتے ہیں۔

ہر جزو کو قابل بنانے کی شرط ذیل میں دی گئی ہے:

i اسائنمنٹس میں کم از کم 50%

ii اہتمی تحریری امتحان کا کم از کم 50%

iii دونوں اجزاء کا مجموعی 50% یعنی تفویض اور حتمی امتحان

iv فائنل امتحان دینے کے لیے طالب علم کو پاس کرنا ہوگا۔

تفویض جزو۔

مشمولات

یونٹس	یونٹ کا عنوان	صفحہ نمبر
یونٹ 1	CIVICS کا تعارف	12
یونٹ 2	ریاست اور حکومت	29
یونٹ 3	معاشرہ اور ریاست	47
یونٹ 4	جمہوریت اور گڈ گورننس	69
یونٹ 5	برادری اور معاشرہ	86
یونٹ 6	شہریت	104
یونٹ 7	کمیونٹی مصروفیت	121
یونٹ 8	کمیونٹی کی مشغولیت کی مہارتیں۔	151
یونٹ 9	GENDER اور کمیونٹی کی مشغولیت	179

یونٹ 1

CIVICS کا تعارف

یونٹ رائٹر: ڈاکٹر عاصمہ خالد
یونٹ کا جائزہ لینے والا: ڈاکٹر عدیلہ رحمان

مشمولات

صفحہ نمبر	
14	تعارف
15	مقاصد
16	1.1 معنی اور دائرہ کار
17	1.2 شہریات کا استدلال
18	1.3 مطالعہ کا دائرہ
20	1.4 شہری اور اخلاقیات
21	1.5 اچھے شہریوں کی اہلیت
23	1.6 معاشرے کے مطالعہ کے طور پر شہریات
27	خود تشخیص کے سوالات
28	مزید پڑھنا

تعارف

شہریات کے مطالعہ کا پتہ قدیم یونانیوں سے لگایا جا سکتا ہے، جنہوں نے پہلی جمہوری حکومت تیار کی۔ شہریت کی تعریف شہریت اور حکومت کے مطالعہ کے طور پر کی جا سکتی ہے۔ اس میں جمہوریت کی تاریخ، قوانین کیسے بنائے جاتے ہیں، اور شہری اپنی حکومت میں کیسے حصہ لے سکتے ہیں جیسے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ شہریت کیوں اہم ہے؟ شہریت کے بارے میں سیکھنے سے لوگوں کو بطور شہری ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ انہیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ کس طرح اپنی برادری اور ملک میں فعال حصہ دار بننا ہے۔

لفظ "شہری" لاطینی لفظ "civitas" سے آیا ہے، جس کا مطلب ہے "شہر"۔ شہریات کے مطالعہ کا پتہ قدیم یونانیوں سے لگایا جا سکتا ہے، جنہوں نے پہلی جمہوری حکومت تیار کی۔ افلاطون اور ارسطو دو مشہور یونانی فلسفی تھے جنہوں نے شہریت اور شہریت کی اہمیت کے بارے میں لکھا۔ قرون وسطیٰ میں، شہریات کا مطالعہ ان لوگوں کی تربیت کا حصہ تھا جو چرچ کی حکومت میں جا رہے تھے۔ نشاۃ ثانیہ میں، نکولو میکیاویلی اور جین بوڈین جیسے علماء نے شہریوں اور حکمرانوں کے درمیان تعلقات کے بارے میں لکھا۔ 18ویں صدی میں والٹیئر اور روسو جیسے فلسفیوں نے جمہوریت اور شہریوں کے حقوق کے بارے میں لکھا۔ شہریات کا مطالعہ تیار ہوا ہے، لیکن بنیادی اصول وہی ہیں: اچھی شہریت کو فروغ دینا اور لوگوں کو سیاسی عمل میں حصہ لینے کے لیے تیار کرنا۔

اگرچہ شہریات کا کوئی بھی "باپ" نہیں ہے، کئی اہم شخصیات نے اس شعبے کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ ارسطو کو شہریت کی تاریخ میں سب سے اہم مفکرین میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، کیونکہ جمہوریت اور شہریت کے بارے میں ان کے نظریات صدیوں سے اثر انداز تھے۔

دیگر اہم شخصیات میں جین بوڈین، نکولو میکیاویلی، والٹیئر اور روسو شامل ہیں۔ ان مفکرین میں سے ہر ایک کے شہریت اور شہریت کے بارے میں مختلف خیالات تھے، لیکن ان کے کام نے اس شعبے کو تشکیل دینے میں مدد کی ہے جیسا کہ ہم آج جانتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ بینجمن فرینکلن کو شہریت کا باپ سمجھتے ہیں کیونکہ فرینکلن ریاستہائے متحدہ کے بانی باپوں میں سے ایک تھے اور جمہوریت کے مضبوط وکیل تھے۔ ان کا خیال تھا کہ تمام شہریوں کو اپنی حکومت میں اپنی رائے بونی چاہیے اور انہیں سیاسی عمل میں حصہ لینے کے قابل ہونا چاہیے۔

آج ہمارے معاشرے میں شہری تعلیم پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ شہریات کی بنیادی باتیں طلباء کو بطور شہری اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھنے میں مدد کرتی ہیں اور انہیں جمہوری عمل میں مؤثر طریقے سے شامل ہونے کی اجازت دیتی ہیں۔ شہری تعلیم کی تعلیم طلباء کو یہ بھی سکھاتی ہے کہ اچھے پڑوسی اور کمیونٹی کے ممبر کیسے بنیں۔ شہری مصروفیت ایک مضبوط، زیادہ مربوط معاشرے کی طرف لے جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ تمام طلباء کو معیاری شہری تعلیم تک رسائی حاصل ہونی چاہیے۔

مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے:

• شہریات کی بنیادی باتوں کو سمجھیں۔ • شہریوں کی ترقی میں شامل مختلف اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور

شہریت

• شہریت کے کردار اور اہمیت کو جانیں۔

شہریت کی مجموعی ترقی میں معاشرے کے کردار کی سمجھ حاصل کریں۔

• شہری اور اخلاقیات کے درمیان تعلق کے بارے میں جانیں۔

اچھے شہریوں کی صلاحیتوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

اہم موضوعات

- 1.1 معنی اور دائرہ کار
- 1.2 شہریات کا استدلال 1.3 مطالعہ کا دائرہ
- 1.4 شہری اور اخلاقیات
- 1.5 اچھے شہریوں کی اہلیت 1.6 معاشرے کے مطالعہ کے طور پر شہریات

1.1 معنی اور دائرہ کار

شہری تعلیم ایک جمہوری معاشرے کے اندر افراد کو ذمہ دار، باخبر اور مصروف شہریوں کی شکل دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ موقع ہمیں حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھنے کی اجازت دیتا ہے۔ شہری تعلیم افراد کو بطور شہری ان کے حقوق اور ان کی برادری اور حکومت کے تئیں متعلقہ ذمہ داریوں سے آشنا کرتی ہے۔ یہ آزادی اظہار، رائے دہی کے حقوق، اور شہری فرائض جیسے تصورات پر زور دیتا ہے، شہری مصروفیت کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔

شہری تعلیم کا دوسرا اہم نکتہ جمہوری عمل میں فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ یہ افراد کو سکھاتا ہے کہ کس طرح بات چیت میں مشغول ہونا، وجوہات کی وکالت کرنا، اور معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینا، سماجی مسائل کے تئیں ذمہ داری کے احساس کو فروغ دینا۔ مزید برآں، شہریت باخبر شہریوں کی تعمیر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومتی ڈھانچے، سیاسی نظام اور شہری اداروں کا مطالعہ کرکے، شہری تعلیم افراد کو عوامی پالیسیوں اور مسائل کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے کے علم سے آراستہ کرتی ہے۔ یہ تنقیدی سوچ اور باخبر فیصلہ سازی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

ایک اور شراکت جو شہری معاشرے میں کر سکتی ہے وہ ہے احترام اور رواداری کو فروغ دینا۔ شہری تعلیم متنوع نقطہ نظر، ثقافتوں اور آراء کے لیے تفہیم اور احترام کو فروغ دیتی ہے۔

یہ رواداری، ہمدردی، اور کھلے ذہن کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، ایک مربوط اور جامع معاشرے کو فروغ دیتا ہے۔ اس سلسلے میں، شہری تعلیم معاشرے میں فعال شرکت کے لیے ضروری مواصلات، تعاون، اور مسائل کو حل کرنے جیسی مہارتوں کی پرورش کرتی ہے۔ یہ افراد کو اپنی برادریوں اور قوم کے لیے مثبت کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

ایک بڑا پہلو جو شہری تعلیم شہریوں میں پیدا کر سکتا ہے وہ ہے جمہوریت کی حفاظت کرنا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک باخبر اور مصروف شہری جمہوری معاشرے کی صحت کے لیے ضروری ہے۔ شہری تعلیم جمہوری اقدار کو برقرار رکھنے، سماجی انصاف، مساوات اور قانون کی حکمرانی کو فروغ دینے کے لیے ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے۔

شہری تعلیم میں تین بنیادی عناصر شامل ہیں جو جمہوریت کے اندر فعال اور ذمہ دار شہریت کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہیں: شہری علم، شہری مہارتیں، اور شہری مزاج۔ شہری علم میں سیاسی نظام، حقوق، اور شہری کی حیثیت سے ذمہ داریوں کو سمجھنا شامل ہے، بشمول حکومتی ڈھانچے، انتخابی عمل، اور بنیادی حقوق اور فرائض کا علم۔ شہری مہارتوں میں عملی صلاحیتیں شامل ہیں جیسے کہ تنقیدی سوچ، عوامی مسائل کا تجزیہ، موثر ابلاغ، اور شہری اور سیاسی عمل میں فعال شرکت۔ شہری مزاج جمہوریت کے لیے ضروری رویوں اور اقدار کا حوالہ دیتے ہیں، بشمول رواداری، تنوع کا احترام، کھلے ذہن، اور سننے، گفت و شنید اور سمجھوتہ کرنے کی آمادگی۔

یہ عناصر ایک ساتھ مل کر افراد کے لیے ایک جمہوری فریم ورک کے اندر اپنی برادریوں اور معاشرے کے مشغول، باخبر، اور شراکت دار رکن بننے کی بنیاد بناتے ہیں۔ اس موضوع میں، ہم مندرجہ ذیل پر مزید توجہ مرکوز کر سکتے ہیں:

شہری تعلیم

شہریات کے موضوع میں تعلیم طلباء کو وہ خوبیاں سکھاتی ہے جن کے ذریعے وہ حاصل کرتے ہیں۔ جمہوریت کے بارے میں جان بوجھ کر اور مستقبل میں ذمہ دار شہری بننے کے لیے۔ شہریات کے نظم و ضبط میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو تین ضروری آزادیوں کے بارے میں سکھایا جاتا ہے -انتخاب، عمل اور عمل کے نتائج کو برداشت کرنا۔ یہ نظم و ضبط ان بنیادی ادارہ جاتی اور سماجی تبدیلیوں کو پورا کرتا ہے جو جمہوریت کی تشکیل کے لیے ضروری ہیں جس میں ایک گروپ کے طور پر فیصلہ سازی میں فعال شرکت، گفت و شنید کی صلاحیتیں اور نتیجتاً سماجی زندگی شامل ہے۔

ڈیجیٹل سوکس

موجودہ ڈیجیٹل دور میں، فرد اور معاشرے کو درپیش چیلنجز ڈیجیٹل شہریت کی ترقی کا باعث بنے ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ، انسانوں نے دنیا میں اپنے مقام کی شناخت کو تبدیل کر دیا ہے جس کے نتیجے میں ان کے وجود اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کے تعامل کے تناظر میں مختلف گھومنے لگے ہیں۔ ڈیجیٹل شہریت ڈیجیٹل شہریت کی ترقی اور اس کی مصروفیت کے ساتھ ان چیلنجز کا جواب دینے کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ ڈیجیٹل دائرے کے تحت ذمہ دار اور اخلاقی شہری رویوں، جمہوری مشغولیت یا شہریت کی وسیع رینج ڈیجیٹل شہریت کے تحت شامل ہے۔

عالمی شہریت

موجودہ دور کے تعامل اور باہمی انحصار کے منظر نامے میں شہریات کو عالمی معنوں میں سمجھنے کی کوشش عالمی شہریات کے ذریعے کی جاتی ہے۔ مطالعہ کے اس شعبے میں، دنیا کے تمام شہریوں کے درمیان شہریات کو ایک سماجی معاہدے کے طور پر سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مشترکہ شعور کا استعمال کرتے ہوئے عالمی ذمہ داری کے احساس کی نشوونما اور دنیا کے مختلف مسائل سے نمٹنے کے لیے عالمی سطح پر ذہنیت کی تشکیل وہی ہے جس کی عالمی شہریت کی کوشش ہے۔

جوہر میں، شہری تعلیم ایک فروغ پزیر جمہوریت کا سنگ بنیاد ہے۔ یہ افراد کو فعال اور ذمہ دار شہری بننے کی طاقت دیتا ہے، ایک ایسے معاشرے کو فروغ دیتا ہے جہاں ہر ایک کی آواز سنی جاتی ہے، حقوق کا احترام کیا جاتا ہے، اور اجتماعی مشغولیت مثبت تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔

1.2 شہریات کا استدلال

شہری تعلیم کے پیچھے دلیل باخبر، مشغول، اور تشکیل دینے میں اس کے کردار میں مضمر ہے۔ جمہوری معاشرے میں ذمہ دار شہری۔ یہ کئی اہم مقاصد کو پورا کرتا ہے:

باخبر شہریت کو فروغ دینا: شہری تعلیم کا مقصد افراد کو سیاسی نظام، حقوق اور ذمہ داریوں کو بحیثیت شہری سمجھنے کے لیے ضروری علم، ہنر اور مزاج فراہم کرنا ہے۔ یہ یقینی بناتا ہے کہ افراد کو ان کے شہری فرائض، بنیادی حقوق، اور جمہوری اداروں کے کام کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔

فعال شرکت کو فروغ دینا: افراد کو شہری علم اور ہنر سے آراستہ کرکے، شہری تعلیم انہیں شہری اور سیاسی عمل میں فعال طور پر شامل ہونے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ انہیں ووٹنگ، وکالت، کمیونٹی کی سرگرمیوں، اور عوامی گفتگو میں حصہ لینے کا اختیار دیتا ہے، جمہوری فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ ڈالتا ہے۔

جمہوری اقدار کو فروغ دینا: شہری تعلیم جمہوری اقدار کی اہمیت پر زور دیتی ہے جیسے رواداری، تنوع کا احترام، شہری ذمہ داری، اور قانون کی حکمرانی۔ اس کا مقصد افراد میں ان اقدار کو فروغ دینا ہے تاکہ معاشرے کے اندر باہمی احترام، تعاون اور شہری ذہنیت کی ثقافت کو فروغ دیا جا سکے۔

تنقیدی سوچ کی تعمیر: یہ تنقیدی سوچ اور تجزیاتی مہارتوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، لوگوں کو معلومات کا جائزہ لینے، عوامی مسائل کا تجزیہ کرنے اور باخبر رائے بنانے کے قابل بناتا ہے۔ تنقیدی سوچنے کی یہ صلاحیت موثر شہری مصروفیت اور فیصلہ سازی کے لیے ضروری ہے۔

جمہوریت کو برقرار رکھنا: جمہوری معاشروں کی پائیداری کے لیے شہری تعلیم بہت ضروری ہے۔ یہ افراد کو ایک جمہوری معاشرے میں فعال طور پر حصہ ڈالنے، جمہوری اصولوں کو برقرار رکھنے اور جمہوری اداروں کی حفاظت کے لیے تیار کرتا ہے۔

مجموعی طور پر، شہری تعلیم کا استدلال ذمہ دار، مصروف اور فعال شہریوں کی تشکیل میں اس کے اہم کردار میں مضمر ہے جو اپنی برادریوں میں مثبت کردار ادا کرتے ہیں اور اپنے ملک کے جمہوری عمل میں مؤثر طریقے سے حصہ لیتے ہیں۔

1.3 مطالعہ کا دائرہ

Campbell (2019) اور Neundorf, Niemi, and Smets (2016) نوٹ کرتے ہیں کہ تعلیمی اداروں میں شہریات پڑھانے کے بہت سے فوائد ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہائی اسکول میں کیے جانے والے شہری تعلیم کے کورسز ان نوجوانوں کی سیاسی مصروفیت کو بڑھاتے ہیں جنہیں ہائی اسکول کے بعد کئی دہائیوں تک گھر میں سیاسی بحث کا کم تجربہ ہے۔ یہ ابتدائی فروغ طویل مدتی منافع کی ادائیگی کرتا ہے، کیونکہ یہ ان نوجوانوں کو اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں سیاسی مصروفیات کی بلند ترین سطح پر لے جاتا ہے جنہوں نے ہائی اسکول میں شہری تعلیم کا کورس نہیں کیا تھا۔ یہ شہری تعلیم کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ بھی دلیل دی جاتی ہے کہ شہری تعلیم کلاس روم کی روایتی ہدایات سے آگے بڑھی ہوئی ہے اور اس میں وسیع پیمانے پر تجربات اور سرگرمیاں شامل ہیں جو نوجوان افراد کو جمہوری عمل میں فعال شرکت کے لیے تیار کرتی ہیں۔ غیر نصابی سرگرمیاں، خاص طور پر وہ جو شہری جزو کے ساتھ ہیں، نوجوانوں میں مستقبل کی شہری مصروفیت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مطالعات نے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ نوجوانوں کی مختلف غیر نصابی سرگرمیوں، جیسے کہ کمیونٹی سروس گروپس، سٹوڈنٹ گورنمنٹ، ڈیپیٹ کلبز، یا رضاکارانہ اقدامات، ان کی طویل مدتی شہری شمولیت (کیمپبل، 2019) میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

ان سرگرمیوں میں حصہ لینے سے ٹیم ورک، لیڈر شپ، کمیونیکیشن، اور مسئلہ حل کرنے جیسی مہارتوں کو فروغ ملتا ہے جو کہ مؤثر شہری مصروفیت کے لیے لازمی ہیں۔ مزید برآں، واضح شہری توجہ کے ساتھ گروپوں میں شمولیت سے سماجی ذمہ داری، ہمدردی، اور سماجی مسائل کی گہری تفہیم کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

اگرچہ کھیل واضح شہری سرگرمیوں کے ساتھ براہ راست ہم آہنگ نہیں ہوسکتے ہیں، لیکن وہ بھی نوجوانوں میں ٹیم ورک، نظم و ضبط اور کمیونٹی کے احساس کی نشوونما میں حصہ ڈالتے ہیں، جو بالواسطہ طور پر مستقبل کی شہری مصروفیات کو متاثر کر سکتے ہیں۔

اس طرح کی سرگرمیوں میں شرکت سے حاصل ہونے والا "شہری فروغ" شہری تعلیم کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ اسکول اور کمیونٹیز نوجوان افراد کو ایسی سرگرمیوں میں مشغول ہونے کے متنوع مواقع فراہم کر سکتے ہیں جو شہری ذہنیت، تنقیدی سوچ، اور فعال شہریت کو فروغ دیتے ہیں، اس طرح وہ باخبر اور جمہوری عمل میں شریک ہونے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

شہریت کا دائرہ معاشرے کے اندر شہریت، حکمرانی، اور شہری مصروفیت کو سمجھنے سے متعلق موضوعات اور شعبوں کی ایک وسیع رینج پر محیط ہے۔ اس میں شامل ہے لیکن محدود نہیں ہے۔

کو:

سیاسی نظاموں کو سمجھنا: مختلف سیاسی نظاموں کے ڈھانچے اور افعال کو دریافت کرنا، بشمول جمہوری، آمرانہ، یا بائبرڈ نظام، اور شہریوں کی زندگیوں پر ان کے اثرات۔

حقوق اور ذمہ داریاں: افراد کو ان کے شہری حقوق کے بارے میں تعلیم دینا، جیسے کہ آزادی اظہار، رائے دہی کے حقوق، اور منصفانہ ٹرائل کے حق کے ساتھ ساتھ ان کی متعلقہ شہری ذمہ داریاں، جیسے قوانین کی پابندی اور دوسروں کے حقوق کا احترام۔

حکومت اور ادارے: حکومتی اداروں کے کردار اور افعال کا مطالعہ کرنا، بشمول ایگزیکٹو، قانون ساز، اور عدالتی شاخیں، اور یہ سمجھنا کہ وہ قانون کی حکمرانی کے فریم ورک کے اندر کیسے تعامل کرتے ہیں۔

انتخابات اور سیاسی عمل: انتخابی عمل، سیاسی جماعتوں، مہمات، اور فیصلہ سازی کے عمل میں شہریوں کی شرکت کے طریقہ کار کا جائزہ لینا۔

عوامی پالیسی اور مسائل: باخبر شہریوں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے عوامی پالیسیوں، حالات حاضرہ، اور سماجی مسائل جیسے سماجی انصاف، انسانی حقوق، ماحولیاتی خدشات، اور اقتصادی پالیسیوں کا تجزیہ کرنا۔

عالمی شہریت: عالمی سیاق و سباق میں شہریوں کے کردار پر غور کرنا، بین الاقوامی تعلقات، سفارت کاری، اور دنیا بھر میں کمیونٹیز کو متاثر کرنے والے عالمی مسائل کو سمجھنا۔

شہری مصروفیت اور سرگرمی: مثبت تبدیلی کو فروغ دینے کے ایک ذریعہ کے طور پر کمیونٹی سروس، رضاکارانہ، وکالت، اور سماجی تحریکوں میں فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا۔

ثقافتی اور سماجی تنوع: ایک تکتیری معاشرے میں رواداری، تنوع کے احترام اور ثقافتی تفہیم کی اہمیت پر زور دینا۔

شہری تعلیم کا دائرہ وسیع ہے، جس کا مقصد افراد کو ان کی مقامی، قومی اور عالمی برادریوں میں باخبر، مشغول اور ذمہ دار شہریوں کے لیے ضروری علم، ہنر، اور اقدار فراہم کرنا ہے۔

انگولا میں امن کی تعمیر اور شہریت کی تعلیم (شہری تعلیم کا ایک کیس اسٹڈی)

2003 میں، ڈیولپمنٹ ورکشاپ، ایک بین الاقوامی این جی او، نے انگولا میں اپنے مقامی سول سوسائٹی کے شراکت داروں کے ساتھ ایک شہری تعلیم کا پروگرام شروع کیا، تاکہ جنگ سے متاثرہ کمیونٹیز کے درمیان بات چیت اور رواداری کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ یہ پروگرام انہی سول سوسائٹی گروپوں کی جانب سے قیام امن کی وسیع کوششوں کے بعد شروع ہوا اور 2008 کے انتخابات کے لیے آبادی کو تیار کرنے پر توجہ مرکوز کی۔ پروگرام مندرجہ ذیل عناصر پر مشتمل تھا: انتخابی تربیت، تعلیم، بالغ خواندگی، تنازعات کا حل اور مقامی کمیونٹی کی سطح پر منظم شراکتی منصوبہ بندی۔ کمیونٹی تھیٹر، کارٹون اور ایک کمیونٹی اخبار کا استعمال بھی پیغامات تک پہنچانے کے لیے کیا گیا، جیسے کہ ووٹ کا حق اور پرامن طریقے سے ایک ساتھ رہنے اور کام کرنے کی ضرورت۔ یہ پروگرام صوبائی کارکنوں کی ٹیموں کے گرد بنایا گیا تھا، جنہیں شہری تعلیم، تنازعات کے انتظام، کمیونٹی کو متحرک کرنے اور جمہوریت کے اصولوں کی تربیت دی گئی تھی۔ ان ٹیموں نے، جن میں وزارت تعلیم، مقامی این جی او اور سول سوسائٹی کے دیگر شراکت داروں کے نمائندے شامل تھے، کمیونٹیز میں بدعاشیوں کے دوبارہ انضمام کو آسان بنانے کے لیے خصوصی کوششیں کیں۔ تنازعات عام تھے اور اکثر وسائل پر شکایات پر مرکوز تھے۔ مثال کے طور پر، ایک غریب کمیونٹی جو تشدد اور جرائم کی اعلیٰ سطح کا سامنا کر رہی تھی، اس میں بہت سے بے گھر افراد شامل تھے، زیادہ تر بے روزگار اور خیموں میں رہتے تھے جن کی رسائی پانی یا صفائی کی سہولت کے بغیر تھی۔ کمیونٹی کے ارکان کے لیے ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں اس بات پر تبادلہ خیال کیا گیا کہ تشدد اور انتقام سے رواداری اور مقابمت کی طرف کیسے جانا ہے۔ حل کے ایک حصے کے طور پر، DW کا پانی اور صفائی کا پروگرام شامل ہوا، جس نے بنیادی خدمات فراہم کیں جس سے کشیدگی کو کم کرنے میں مدد ملی۔

وسائل

اس کیس کے بارے میں مزید معلومات کے لیے، دیکھیں:

www.dwangola.org/dwWEB/english/programmes/peaceBuilding_&_citizenship.html

1.4 شہری اور اخلاقیات

جمہوری معاشرے میں ذمہ دار شہریت کی تشکیل میں شہری اور اخلاقیات کا گہرا تعلق ہے۔ جبکہ شہریت کی تعلیم شہریت کے ڈھانچے، حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھنے پر مرکوز ہے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اخلاقیات سے مراد اخلاقی اصولوں، اقدار اور معیارات کا مطالعہ ہے جو صحیح اور غلط کی تمیز کرنے میں افراد کی رہنمائی کرتے ہیں۔

اخلاقیات فلسفہ کی ایک شاخ ہے جو اس بات کو سمجھنے پر مرکوز ہے کہ کیا اخلاقی طور پر اچھا، منصفانہ یا نیک تصور کیا جاتا ہے۔ اخلاقیات میں اخلاقی فیصلے کرنے کے لیے ایمانداری، انصاف پسندی، احترام اور انصاف جیسے اصولوں پر مبنی استدلال شامل ہے۔ اس میں اعمال کا جائزہ لینے، نتائج پر غور کرنے، اور اخلاقی مضمون کو حل کرنے کے لیے مختلف اخلاقی نظریات اور فریم ورک شامل ہیں۔ اخلاقیات ذاتی، پیشہ ورانہ، اور سماجی سیاق و سباق میں رویے کو متاثر کرتی ہے، جو اکثر ثقافتی اصولوں اور سماجی توقعات کے مطابق ہوتی ہے۔ یہ اخلاقی قیادت کے لیے لازمی ہے اور مختلف حالات میں اصولی فیصلے کرنے اور اخلاقی اقدار کو برقرار رکھنے میں افراد اور تنظیموں کی رہنمائی کرتا ہے۔

آپ کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ شہری اور اخلاقیات ایک دوسرے کی تکمیل کیسے کرتے ہیں۔ یہاں یہ ہے کہ وہ کیسے آپس میں ملتے ہیں:

شہری فضیلت اور اخلاقی برتاؤ: شہری تعلیم کا مقصد شہری خوبیاں جیسے ایمانداری، دیانتداری، تنوع کا احترام، اور مشترکہ بھلائی کے لیے وابستگی پیدا کرنا ہے۔ اخلاقیات، دوسری طرف، اخلاقی ڈھانچہ فراہم کرتی ہے جو ان خوبیوں کو تقویت دیتی ہے، افراد کو ان کی شہری مصروفیت میں اخلاقی فیصلے اور اعمال کرنے میں رہنمائی کرتی ہے۔

ذمہ دار شہریت: اخلاقیات افراد کو قانونی ذمہ داریوں سے بالاتر شہری کے طور پر ان کی ذمہ داریوں کو سمجھنے میں رہنمائی کرتی ہے۔ یہ اخلاقی رویے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

شہری مصروفیت میں، افراد کو اپنے حقوق کا استعمال کرتے وقت یا جمہوری عمل میں حصہ لینے کے دوران اخلاقی اثرات اور سماجی اثرات پر غور کرنے کی ترغیب دینا۔

سماجی انصاف اور اخلاقی اقدار: شہری تعلیم اکثر شہری حقوق اور ذمہ داریوں کے تناظر میں سماجی انصاف، مساوات اور انصاف کے تصورات پر توجہ دیتی ہے۔ اخلاقیات اخلاقی اقدار پر زور دے کر اس کی تکمیل کرتی ہے جو ان اصولوں کی حمایت کرتی ہیں، شہری اعمال میں انصاف اور مساوات کے احساس کو فروغ دیتی ہیں۔

تنقیدی سوچ اور اخلاقی استدلال: شہری اور اخلاقیات دونوں تنقیدی سوچ اور اخلاقی استدلال کو فروغ دیتے ہیں۔ شہری تعلیم افراد کو سیاسی مسائل اور پالیسیوں کا تنقیدی تجزیہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے، جبکہ اخلاقیات ان سیاق و سباق میں اخلاقی غور و فکر اور فیصلہ سازی کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتی ہے۔

شہری مصروفیت اور اخلاقی قیادت: اخلاقی قیادت اور ذمہ دار شہری مصروفیت کی تشکیل میں اخلاقیات ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ رہنماؤں اور شہریوں کو اخلاقی انتخاب کرنے، شفافیت، جوابدہی، اور عوامی زندگی میں اخلاقی طرز عمل کو فروغ دینے میں رہنمائی کرتا ہے۔

جوہر میں، شہری تعلیم اور اخلاقیات ایک ساتھ مل کر ذمہ دار اور اخلاقی شہریت کی بنیاد بناتے ہیں۔ وہ افراد کو اپنی برادریوں اور جمہوری عمل میں اخلاقی، ذمہ داری اور فعال طور پر شامل ہونے کے لیے ضروری علم، ہنر، اقدار، اور اخلاقی استدلال فراہم کر کے ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

1.5 اچھے شہریوں کی اہلیت

اچھے شہریوں کی اہلیت کا مطلب ہے اس سماجی حقیقت کو سمجھنے کی صلاحیت جس میں کوئی رہتا ہے، نیز ایک کثیر معاشرے میں تعاون اور جمہوری شہریت کا استعمال کرنا، مواد کے مجموعہ اور علمی، جذباتی اور بات چیت کی مہارتوں کو بیان کرنا جو جمہوری معاشرے کے تناظر میں شہری کے عمل کی حمایت کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، ہم اس تصور کو ایک ذمہ دار شہری کے طور پر کام کرنے اور شہری اور سماجی زندگی میں مکمل طور پر حصہ لینے کی صلاحیت کے طور پر بھی بیان کر سکتے ہیں، جس کی بنیاد سماجی، معاشی، قانونی اور سیاسی تصورات اور ڈھانچے کے ساتھ ساتھ عالمی ترقی اور پائیداری کی تفہیم کی بنیاد پر ہے۔

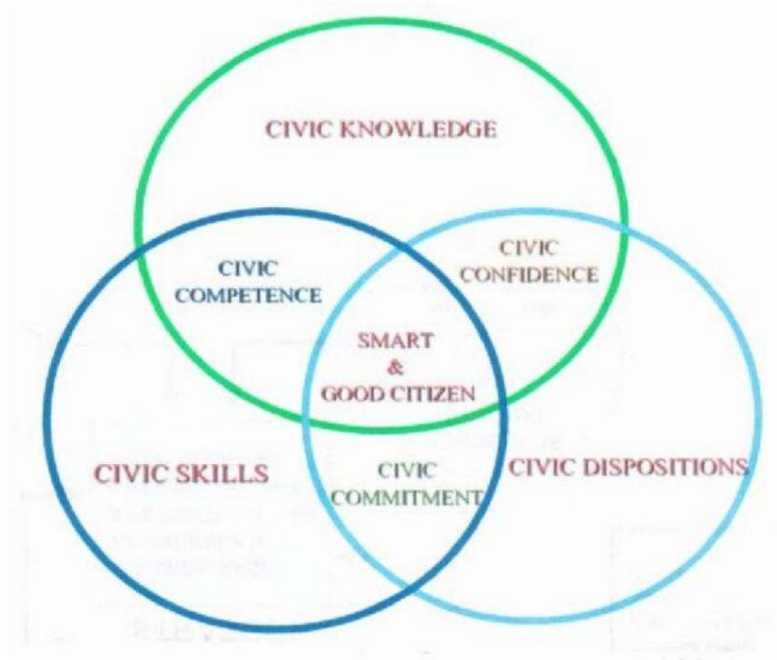
Ojeda, Pilar, and Esmeralda (2019) نے دریافت کیا کہ تعلیمی میدان میں شہریوں کی قابلیت کی اہمیت سماجی تقاضوں اور بین الاقوامی تناظر سے ہوتی ہے جیسا کہ یونیسکو کی طرف سے ڈیلورس رپورٹ (1996) جیسی دستاویزات میں پیش کی گئی ہیں۔ یہ رپورٹ جمہوری اقدار اور فعال شہریت کی پرورش میں شہریوں کی تعلیم کے اہم کردار پر زور دیتی ہے۔ سماجی اداروں اور طریقوں کی حدود کو دیکھتے ہوئے، تعلیمی اداروں سے سماجی بیداری کو فروغ دینے کی تاکید کی جاتی ہے۔ اس میں افراد کو شہری شرکت کے لیے تیار کرنا، انہیں معاشرے کے مختلف شعبوں میں شامل ہونے کے لیے ضروری علم، ہنر اور رویوں سے آراستہ کرنا، بالآخر ان کے معیار زندگی کو بڑھانا ہے۔

شہریوں کی قابلیت کا نمونہ تدریسی سیکھنے کے عمل کی تحقیق کے لیے ابھرتی ہوئی تدریسی تمثیل میں متعلقہ ہو جاتا ہے۔ شہری تعلیم تعلیمی اسٹیک ہولڈرز کے درمیان رابطے، تعلیمی اور سماجی معاملات پر معاہدوں اور مکالموں کو فروغ دینے سے پروان چڑھتی ہے۔ اس میں ادارہ جاتی جگہوں کے اندر اور باہر کی کارروائیاں، مواصلاتی عمل کو تبدیل کرنا اور سیکھنے کے سیاق و سباق شامل ہیں۔ یہ سیاق و سباق کلاس روم کی سرگرمیوں کے معنی کو منسوب کر کے، طلباء میں ان کے فیصلوں کے اثرات کے بارے میں تنقیدی بیداری پیدا کر کے، اور اسکول کے ماحول کو متاثر کر کے شہریت کی صلاحیتوں کی نشوونما کے قابل بناتے ہیں۔ یہ بااختیاریت تعلیمی ترتیبات سے آگے تک پھیلی ہوئی ہے، جو افراد کو اپنی روزمرہ کی زندگیوں میں اثر و رسوخ اور فیصلہ سازی کا استعمال کرنے کے قابل بناتی ہے، تعلیمی اداروں کے اندر اور باہر شہری بااختیار بنانے کو فروغ دیتی ہے۔ شہری قابلیت علمی، جذباتی اور بات چیت کے علم اور مہارتوں کا مجموعہ ہیں جو مرد اور خواتین کو، چاہے بالغ ہوں یا نابالغ، ایک جمہوری معاشرے کی ترقی میں فعال طور پر حصہ لینے کی اجازت دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر،

علم: میں ووٹ دینے کے لیے اندراج کرنے کا طریقہ جانتا ہوں۔

مزاج: اپنے ووٹ کا حق استعمال کرنا ضروری ہے۔

عمل: میں باقاعدگی سے اپنے ووٹ کا حق استعمال کرتا ہوں۔



ماخذ: سی سی ای کے سیون کور ایلیمینٹس آف سوک ایجوکیشن (سی سی ای؛ 1996 وناٹا پترا، 2001)

یہاں اچھے شہریوں کی اہم صلاحیتیں ہیں:

شہری علم: کسی معاشرے یا قوم کے اندر سیاسی نظام، قوانین، حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھنا۔ اس میں حکومتی ڈھانچے، تاریخ، اور جمہوری اداروں کے کام کاج کا علم شامل ہے۔

تنقیدی سوچ: معلومات کا تجزیہ کرنے، عوامی مسائل پر مختلف نقطہ نظر کا جائزہ لینے اور شواہد اور استدلال کی بنیاد پر باخبر فیصلے کرنے کی صلاحیت۔

مواصلات کی مہارتیں: مؤثر مواصلات، زبانی اور تحریری دونوں، رائے کا اظہار کرنے، مکالمے میں مشغول ہونے، اور کمیونٹی کے اندر یا عوامی فورمز میں اسباب کی وکالت کرنے کے لیے۔

اخلاقی رویہ: اخلاقی اصولوں کو برقرار رکھنا جیسے ایمانداری، دیانتداری، تنوع کا احترام، انصاف پسندی، اور دوسروں کے ساتھ بات چیت اور فیصلہ سازی میں سماجی ذمہ داری۔

ثقافتی قابلیت: متنوع ثقافتوں، نقطہ نظر اور اقدار کو سمجھنا اور ان کا احترام کرنا، مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کے تئیں رواداری اور ہمدردی کو فروغ دینا۔

فعال مشغولیت: شہری سرگرمیوں، کمیونٹی سروس، رضاکارانہ، اور جمہوری عمل جیسے کہ ووٹنگ، وکالت، اور سماجی مسائل کے بارے میں عوامی بات چیت میں فعال طور پر حصہ لینا۔

سماجی ذمہ داری: کسی کے اعمال کی ذمہ داری لینا، کمیونٹی میں مثبت کردار ادا کرنا، اور سماجی مسائل کو حل کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرنا۔

تعاون اور ہمدردی: دوسروں کے ساتھ تعاون کرنا، متنوع آراء کا احترام کرنا، اور چیلنجوں یا عدم مساوات کا سامنا کرنے والوں کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کرنا۔

موافقت اور کھلے ذہن: نئے خیالات کے لیے کھلا ہونا، بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھلنا، اور مختلف نقطہ نظر کو قبول کرنا۔

ماحولیاتی اور عالمی بیداری: عالمی مسائل، ماحولیاتی خدشات، اور عالمی برادریوں کے باہمی ربط کو سمجھنا، اور پائیدار اور ذمہ دارانہ رویوں کی طرف قدم اٹھانا۔

یہ قابلیتیں اجتماعی طور پر افراد کے لیے اپنی برادریوں اور وسیع تر معاشرے میں مصروف، ذمہ دار، اور شریک شہری بننے کی بنیاد بناتی ہیں، جو اپنی قوم اور دنیا کی ترقی اور بہبود میں اپنا حصہ ڈالتی ہیں۔

1.6 معاشرے کے مطالعہ کے طور پر شہریات

شہریت دراصل معاشرے کا مطالعہ ہے! یہ ایک ایسا شعبہ ہے جو اس بات کی کھوج کرتا ہے کہ معاشروں کو کس طرح منظم اور منظم کیا جاتا ہے، کسی کمیونٹی یا قوم کے اندر شہریوں کے حقوق اور فرائض کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ اس میں حکومت کی ساخت اور افعال، افراد کے حقوق اور ذمہ داریاں، اور شہریوں اور حکومت کے درمیان تعامل شامل ہیں۔

شہریت میں مختلف سیاسی نظاموں کے بارے میں سیکھنا شامل ہے، جیسے جمہوریت، خود مختاری، بادشاہت وغیرہ، اور یہ سمجھنا کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں۔ یہ ان نظاموں میں شہریوں کے کردار پر غور کرتا ہے، بشمول انتخابات میں ان کی شرکت، تبدیلی کی وکالت، اور کمیونٹی کی بہبود میں شراکت۔

سماجیات کا مطالعہ افراد کے لیے معاشرے کے باخبر اور مصروف رکن بننے کے لیے بہت ضروری ہے۔ یہ حکومت کے کام کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے، شہری مصروفیت کی اہمیت، اور افراد اپنی کمیونٹیز اور ممالک کی تشکیل پر کیا اثر ڈال سکتے ہیں۔

معاشرے کے مطالعہ کے طور پر شہریات کو تلاش کرنے میں اس کے کثیر جہتی پہلوؤں کو تلاش کرنا شامل ہے:

تاریخی ارتقاء: شہری تصورات کی تاریخی ترقی کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ یونان اور روم جیسی قدیم تہذیبوں کا کھوج لگانا، جہاں شہریت اور حکمرانی کی ابتدائی شکلیں ابھریں، شہری اصولوں کے ارتقا کی بصیرت فراہم کرتی ہیں۔ کتابیں جیسے "The تھامس پین کی طرف سے انسان کے حقوق اور الیکسس ڈی ٹوکویل کی طرف سے "امریکہ میں جمہوریت" شہری نظریات پر تاریخی تناظر پیش کرتے ہیں۔

عالمی تناظر: شہریات صرف ایک ملک کی حکمرانی تک محدود نہیں ہے۔ مختلف ممالک اور ثقافتوں میں تقابلی مطالعہ ایک وسیع نظریہ پیش کرتے ہیں۔ ٹی ایچ مارشل کی "شہریت اور سماجی طبقے" اور مونٹیسکوئیو کی "قانون کی روح" جیسے کام اس بات کی کھوج کرتے ہیں کہ کس طرح مختلف معاشروں نے اپنی طرز حکمرانی اور شہریت کی تشکیل کی ہے۔

شہری مصروفیت اور سماجی تحریکیں: تاریخی اور عصری سماجی تحریکوں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ امریکہ میں شہری حقوق کی تحریک، عالمی سطح پر حق رائے دہی کی تحریکوں، یا عصری سماجی انصاف کی تحریکوں جیسی تحریکوں کا مطالعہ شہریوں کی فعالیت اور معاشرے پر اس کے اثرات کے بارے میں بصیرت فراہم کرتا ہے۔ انجیلا ڈیوس کی "آزادی ایک مستقل جدوجہد" اور اسٹیون کیشر کی "شہری حقوق کی تحریک: ایک فوٹوگرافک ہسٹری" ایکٹیویزم اور سماجی تبدیلی کے تناظر پیش کرتی ہے۔

شہری تعلیم اور شراکتی جمہوریت: شہری تعلیم صرف نظریاتی نہیں ہے۔ یہ افراد کو جمہوریت میں فعال طور پر شامل ہونے کے لیے تیار کرنے کے بارے میں ہے۔ موثر شہری تعلیم کے طریقوں اور فعال شہریت کو فروغ دینے پر ان کے اثرات پر تحقیق جاری ہے۔ "سوک سوشیالوجی" جیسے جرائد اور سنٹر فار سوک ایجوکیشن کی اشاعتیں اکثر شہری مصروفیت کے لیے تعلیمی نقطہ نظر کو تلاش کرتی ہیں۔

ٹکنالوجی اور شہری شرکت: ڈیجیٹل دور کے ساتھ، ٹیکنالوجی اور شہری مصروفیت کے سنگم کو تلاش کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ سوشل میڈیا، آن لائن پلیٹ فارمز، اور ڈیجیٹل ٹولز شہریوں کی شرکت، وکالت، اور سیاسی گفتگو کو کس طرح متاثر کرتے ہیں اس پر تحقیق

مطالعہ کا بڑھتا ہوا علاقہ۔ شکنتلا بنا جی کی "دی سوک ویب: نوجوان لوگ، انٹرنیٹ، اور شہری شرکت" جیسی کتابیں اس چورائے کو تلاش کرتی ہیں۔

پالیسی تجزیہ اور شہری اثرات: شہری تحقیق میں اکثر پالیسی کا تجزیہ شامل ہوتا ہے — اس بات کا مطالعہ کرنا کہ پالیسیاں شہریوں اور معاشرے کو کیسے متاثر کرتی ہیں۔ "دی جرنل آف پبلک پالیسی" اور "پالیسی اسٹڈیز جرنل" جیسے تعلیمی جرائد، شہری زندگی اور سماجی ترقی کے لیے اس کے مضمرات کی جانچ کرتے ہوئے، پالیسی کے تجزیے پر غور کرتے ہیں۔

تلاش کے یہ راستے معاشرے کے مطالعہ کے طور پر شہریات کی گہری تفہیم فراہم کرتے ہیں، جس میں تاریخی، عالمی، تکنیکی، اور پالیسی سے متعلق جہتیں شامل ہیں۔ ان متنوع پہلوؤں کے ساتھ مشغول ہونے سے شہری ڈھانچے کی پیچیدگی اور دنیا بھر کے معاشروں پر ان کے اثرات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

این، ڈیم اور این کی (2022) تحقیق نے نیدرلینڈ میں شہری تعلیم کے بارے میں بصیرت فراہم کی۔ ایسا لگتا ہے کہ جہاں طلباء کے لیے شہری علم کی اہمیت پر وسیع اتفاق ہے، وہیں اس علم کے اندر مختلف پہلوؤں اور باریکیوں کی پہچان بھی ہے۔ یکجہتی، جمہوریت، اور شہری باختیار بنانے جیسے موضوعات پر زور فعال شہریت اور معاشرے میں شرکت کے بنیادی تصورات سے ہم آہنگ ہے۔ طلباء کے گروپوں کے درمیان ان کی دلچسپیوں، تعلیمی ٹریک، اور معاشرے میں متوقع کردار کی بنیاد پر تفریق تعلیمی منصوبہ بندی میں ایک عام بات ہے۔ مختلف طلباء گروپوں کی متنوع ضروریات اور خواہشات کے مطابق شہری تعلیم کو ان کے مستقبل کے کرداروں کے لیے تیار کرنے میں مطابقت اور تاثیر کو یقینی بنا سکتا ہے۔ یہ تحقیق شہری تعلیمی نصاب کی تشکیل میں ان پیچیدگیوں پر روشنی ڈالتی ہے جو شہریت کے عالمگیر اصولوں کو طلباء کی انفرادی ضروریات کے ساتھ متوازن کرتا ہے، جو سماجی شرکت اور مشغولیت کے ابھرتے ہوئے منظرنامے کی عکاسی کرتا ہے۔

Bebiroglu et al. حقیقت یہ ہے کہ شہری مصروفیت میں نہ تو براہ راست پیش گوئی کی گئی تبدیلیاں اس پیچیدگی میں ایک اور پرت کا اضافہ کرتی ہیں۔ یہ مطالعہ اس بات کو سمجھنے میں صنفی اختلافات پر غور کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے کہ کس طرح والدین کی طرزیں نوعمروں کی نشوونما پر اثر انداز ہوتی ہیں، خاص طور پر شہری مصروفیت کے لحاظ سے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ والدین کے رویے لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ طریقوں سے شہری مصروفیت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ان باریکیوں کو سمجھنا مداخلتوں یا سپورٹ سسٹمز کو ڈیزائن کرنے کے لیے بہت اہم ہو سکتا ہے جس کا مقصد نوجوانوں کی شہری مصروفیت کو بڑھانا ہے۔

مزید تحقیق اور محققین اکثر مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں، مختلف ثقافتی سیاق و سباق، سماجی اقتصادی عوامل، اور معاشرتی حرکیات کو تبدیل کرتے ہیں جو والدین کے طرز عمل اور نوعمروں کی نشوونما پر ان کے اثرات کو متاثر کر سکتے ہیں، بشمول شہری مصروفیت۔

حالیہ مطالعات صنف پر امتیازی اثرات پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ محققین اس بات کی کھوج کر رہے ہیں کہ والدین کے مختلف انداز یا جہتیں شہری مصروفیت کے لحاظ سے لڑکوں اور لڑکیوں کو کس طرح متاثر کرتی ہیں، مواصلات، تعاون اور خودمختاری جیسے عوامل پر غور کرتے ہیں۔ مزید برآں، یہ مشاہدہ کرنے کے لیے طول البلد مطالعہ بھی کیا جا رہا ہے کہ والدین کے سمجھے جانے والے انداز میں تبدیلیاں کس طرح شہری مصروفیت کی ترقی اور تسلسل سے متعلق ہیں۔ ثقافتی تغیرات اس بات کی تحقیقات کا ایک اور پہلو ہیں کہ کس طرح والدین کے طرز عمل اور شہری مشغولیت پر ان کا اثر ثقافتوں یا نسلی گروپوں میں مختلف ہو سکتا ہے۔ ثالثی کرنے والے دیگر عوامل جیسے کہ ہم عمر تعلقات، اسکول کے ماحول، یا انفرادی خصوصیات، والدین اور شہری مصروفیت کے درمیان تعلق کو متاثر کر سکتے ہیں۔

اسکولوں میں شہری تعلیم کے اثرات کا مشاہدہ کرنے کے لیے ایک کیس اسٹڈی

انٹرنیشنل سوک اینڈ سٹیزن شپ ایجوکیشن اسٹڈی (ICCS 2016) نے ان طریقوں کی چھان بین کی جس میں 12ویں صدی کی دوسری دہائی میں متعدد ممالک اپنے نوجوانوں کو بطور شہری اپنا کردار ادا کرنے کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ اس تحقیق میں یورپ، لاطینی امریکہ اور ایشیا سے سولہ (16) ممالک نے حصہ لیا۔ ICCS (انٹرنیشنل سوک اینڈ سٹیزن شپ ایجوکیشن اسٹڈی) اسسمنٹ فریم ورک، جو شہری علم اور تفہیم کا اندازہ لگانے کے لیے چار مواد کے ڈومینز کی وضاحت کرتا ہے۔ یہاں ہر ڈومین اور ان کے ذیلی ڈومینز کی ایک خرابی ہے:

سول سوسائٹی اور نظام:

پہلو:

شہری (کردار، حقوق، ذمہ داریاں، اور مواقع)

ریاستی ادارے (شہری حکمرانی اور قانون سازی سے متعلق)

سول ادارے (ریاستی اداروں کے ساتھ شہریوں کے رابطے میں ثالثی کریں)

شہری اصول:

پہلو:

مساوات (سب کے لیے منصفانہ اور منصفانہ سلوک)

آزادی (عقیدہ، تقریر، خوف، خواہش)

برادری کا احساس (تعلق، تعلق، مشترکہ نقطہ نظر)

قانون کی حکمرانی (قانون کا مساوی اطلاق، اختیارات کی علیحدگی)

شہری شرکت:

پہلو:

فیصلہ سازی (تنظیمی حکمرانی، ووٹنگ)

فعال شمولیت (فیصلہ سازی کے عمل میں مشغولیت)

کمیونٹی کی شرکت (رضاکارانہ خدمات، تنظیموں میں شرکت، باخبر رہنا)

شہری شناخت:

پہلو:

شہری خود کی تصویر (شہری برادریوں میں افراد کا تجربہ)

شہری رابطہ (مختلف شہری برادریوں سے تعلق کا احساس)

کلیدی تصور: عالمی شہریت

ان ڈومینز اور ذیلی ڈومینز کا مقصد شہری معاملات میں طلباء کی سمجھ اور مشغولیت کا جائزہ لینا ہے، بشمول شہری اداروں کے بارے میں ان کا علم، اصول، فیصلہ سازی میں شرکت، اور عالمی تناظر سمیت مختلف شہری برادریوں میں ان کی شناخت کا احساس۔ یہ مطالعہ شہری تعلیم کی کثیرالجہتی نوعیت پر بھی زور دیتا ہے، مختلف سیاق و سباق کو سمجھنے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے جس میں نوجوان شہری کے طور پر اپنے کردار کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ یہ تجویز کرتا ہے کہ شہری تعلیم کی ایک جامع تفہیم میں متعدد عوامل پر غور کرنا شامل ہے:

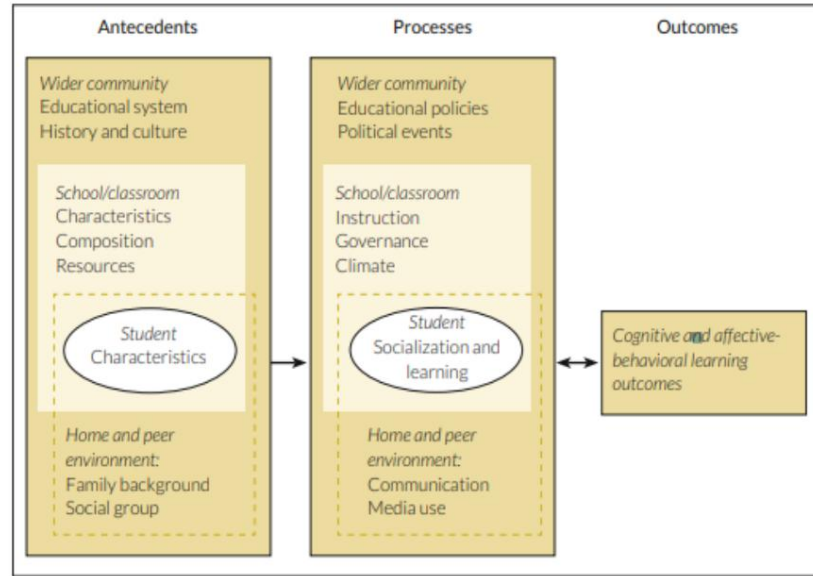
کثیر الجہتی کمیونٹی سیاق و سباق: اس میں مختلف پرتیں شامل ہیں جیسے طلباء کے فوری ماحول (گھر اور اسکول)، جو کہ وسیع تر علاقائی، قومی، اور حتیٰ کہ غیر قومی سطح پر بھی موجود ہیں۔

سیاق و سباق

متاثر کن عوامل: علم، ہنر، رویے، اور طلباء کے عقائد ان تہوں میں مختلف عوامل سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان عوامل میں ادارہ جاتی فریم ورک (مقامی، قومی، اور اعلیٰ قومی پالیسیاں)، اسکول کے ماحول، گھریلو پس منظر، ساتھیوں کی بات چیت، اور سماجی ثقافتی اثرات شامل ہیں۔

سابقہ اور عمل: تاریخی پس منظر اور پالیسیاں (سابقہ واقعات) اس بات کی بنیاد بناتے ہیں کہ شہری تعلیم کس طرح فراہم کی جاتی ہے۔ دریں اثنا، جاری عمل عصری طور پر شہری اور شہریت کی تعلیم سے متعلق حقیقی تدریس اور سیکھنے کے تجربات کو متاثر کرتے ہیں۔

ان تہوں اور عوامل کو سمجھنا موثر شہری تعلیم کے پروگراموں کو ڈیزائن کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ یہ صرف پڑھائے جانے والے مواد کے بارے میں نہیں ہے بلکہ ماحول، پالیسیوں، اور تاریخی سیاق و سباق کے بارے میں بھی ہے جو اس بات کی تشکیل کرتے ہیں کہ نوجوان کس طرح شہریت کی تعلیم کو سمجھتے اور اس کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں۔



شکل 1.1

سیکس سے متعلق سیکھنے کے نتائج کی ترقی کے لئے سیاق و سباق اور شہریت

ماخذ: W. Schulz et al., (2018).

خود تشخیص کے سوالات

- سوال نمبر: 01 شہری اور اجتماعی مشغولیت کا کیا مطلب ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔
- سوال نمبر: 20 شہریات کا استدلال لکھیں اور یہ کیوں ضروری ہے؟ اپنی روزمرہ کی زندگی سے ایسی مثالیں دیں جہاں آپ شہری احساس پر عمل کرتے ہیں۔
- سوال نمبر: 30 معاشرے میں رہنے کے لیے پڑھائی کی ضرورت کیوں ہے؟ اس کا شہریت اور اچھے شہریوں کی اہلیت سے کیا تعلق ہے۔

مزید پڑھنا

Bebiroglu, N., Geldhof, GJ, Ellen EP, Erin P., & Richard, ML (2013).
سمجھے جانے والے رویوں کا کردار۔ پرورش، 13:3، 153-168، DOI: 10.1080/15295192.2013.756352

کیمبل، ڈی۔ (2019) سماجی سائنس دانوں نے شہری تعلیم کے بارے میں کیا سیکھا ہے: ادب کا جائزہ۔
پیپوڈی جرنل آف ایجوکیشن، 1553601.2019.1553601۔ <https://doi.org/10.1080/0161956X.2019.1553601>، 32-47، (1) 94

Coma, L. Concha, F., Lydia, S. (2020).
طور پر ورثہ کی تعلیم۔ شہریت اور ورثے کی تعلیم پر تحقیق کی بینڈ بک میں، 127-147، Delgado-Algarra, José María Cuenca-López،
Emilio José کے ذریعے ترمیم شدہ۔ DOI: 10.4018/978-1-7998-1978-3.ch001

Goethem, VA, Geert, TD, & Anne, BD (2022)
معاشرہ نوعمروں کو شہریت کے بارے میں کیا جاننا چاہتا ہے ؟

مہیو، (2018) VA سیاسی سماجی کاری اور باہمی سماجی کاری: شہری تعلیم کے اثرات پر ایک فیلڈ تجربہ۔ مڈویسٹ پولیٹیکل سائنس
ایسوسی ایشن، شکاگو، IL کے سالانہ اجلاس میں پیش کیا گیا۔

Malin, H., Ballard, PJ, & Damon, W. (2015).
شہری ترقی جوانی کو سمجھنے کے لیے ایک مربوط تعمیر۔ انسانی ترقی،
103-130۔ <https://doi.org/10.1159/000381655>

Neundorf, A., Niemi, RG, & Smets, K. (2016).
روپیہ، 38(4)، 921-949۔ DOI: 10.1007/s11109-016-9341-0

Ojeda, EZ., Pilar, JMA., Esmeralda. (2018).
شہریوں کی قابلیت اور سیکھنے کے سیاق و سباق پر اس کا مثبت اثر۔ اوپن ایکسیس جے
سائنس، 2(5)، 369-373۔ DOI: 10.15406/oajs.2018.02.00099

W. Schulz et al., (2018).
بدلتی ہوئی دنیا میں شہری بننا۔ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن فار دی ایویلیویشن آف ایجوکیشنل اچیومنٹ (IEA)،
باب 1، صفحہ 1-20۔ https://doi.org/10.1007/978-3-319-73963-2_1

یونٹ 2

ریاست اور حکومت

یونٹ رائٹر: محترمہ علینہ سیف
یونٹ کا جائزہ لینے والا: ڈاکٹر عاصمہ خالد

مشمولات

صفحہ نمبر

تعارف	31
مقاصد	32
2.1 سوسائٹی کو سمجھنا	33
2.2 ریاست کو سمجھنا	33
2.3 ریاستی ڈھانچے	34
2.4 حکومت کی تعریف	36
2.5 حکومت کی شکلیں۔	37
2.6 حکومت کے اعضاء اور شاخیں۔	41
خود تشخیص کے سوالات	45
مزید پڑھنا	46

تعارف

اس یونٹ میں طلباء معاشرے، ریاست اور حکومت کے بارے میں سیکھیں گے جو بنیادی تصورات ہیں جو انسانی تہذیب کو تشکیل دیتے ہیں۔ سوسائٹی سے مراد افراد کا ایک گروپ ہے جو ایک منظم کمیونٹی میں ایک ساتھ رہتے ہیں، مشترکہ اصولوں، اقدار اور اداروں کے پابند ہیں۔

ریاست ایک سیاسی ادارہ ہے جو ایک مخصوص علاقے اور آبادی پر اختیار کا استعمال کرتی ہے، نظم و نسق برقرار رکھتی ہے اور اپنے شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔ حکومت وہ نظام ہے جس کے ذریعے ریاست اپنے کاموں کا انتظام کرتی ہے، قوانین کو نافذ کرتی ہے اور عوامی خدمات فراہم کرتی ہے۔ حکومت کی مختلف شکلیں ہیں، جیسے جمہوریت، بادشاہت، آمریت، اور وفاقیات، ہر ایک اس بات میں مختلف ہے کہ کس طرح طاقت کی تقسیم اور استعمال کیا جاتا ہے۔ ریاستی ڈھانچے میں اداروں کا فریم ورک اور تنظیم شامل ہوتی ہے، جو کہ مرکزیت یا وکندریقت ہو سکتی ہے، حکمرانی کو متاثر کرتی ہے۔ حکومت کی شاخوں میں عام طور پر ایگزیکٹو، قانون سازی، اور عدلیہ شامل ہیں، ہر ایک ریاست کے اندر چیک اینڈ بیلنس کے نظام کو یقینی بنانے کے لیے بالترتیب قوانین پر عمل درآمد، قوانین بنانے، اور قوانین کی تشریح کے لیے ذمہ دار ہے۔

مقاصد

اس یونٹ کے اختتام پر، آپ اس قابل ہو جائیں گے:

- سماج، ریاست اور حکومت جیسے تصورات کے درمیان فرق کریں۔
- ریاست کے مختلف ڈھانچے اور تہوں کی وضاحت کریں۔
- اتھارٹی اور طاقت کے درمیان فرق کریں اور سمجھیں کہ وہ مختلف میں کیسے کام کرتے ہیں۔ حکومت کی شکلیں
- سمجھیں کہ حکومتی طاقت کو 3 الگ الگ شاخوں میں کیسے تقسیم کیا گیا ہے اور ایسا کیوں ہے۔ طاقت کی تقسیم اہم ہے۔

اہم موضوعات

2.1 سوسائٹی کو سمجھنا 2.2 ریاست کو سمجھنا 2.3 ریاستی ڈھانچے 2.4 حکومت کی تعریف 2.5 حکومت کی شکلیں 2.6 حکومت کے اعضاء اور شاخیں

2.1 سوسائٹی کو سمجھنا

ایک معاشرہ افراد کا ایک گروہ ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں، مشترکہ ثقافت، اصولوں، اقدار اور اداروں کو بانٹتے ہیں۔ یہ تعلقات کے ایک منظم نظام کی نمائندگی کرتا ہے جہاں لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں، اکثر ایک متعین جغرافیائی علاقے کے اندر، اور سماجی، اقتصادی اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں جو ان کی اجتماعی ضروریات اور اہداف کو پورا کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ معاشروں کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

سماجی تعلقات: معاشرے کے اراکین مختلف رشتوں کے پابند ہوتے ہیں، جن میں خاندان، دوستی، کام، اور حکمرانی کے ڈھانچے شامل ہیں۔

مشترکہ ثقافت: ثقافت زبان، رسوم و رواج، عقائد اور طریقوں پر مشتمل ہوتی ہے جن کی معاشرے کے ارکان عمل کرتے ہیں۔

اصول اور اقدار: معیارات متوقع طرز عمل ہیں اور اقدار وہ عقائد ہیں جو اچھے یا برے ہیں جو کسی معاشرے کے ذریعہ افراد کے اعمال کی رہنمائی کے لئے قائم کیے جاتے ہیں۔

ادارے: ہر معاشرے میں طرز عمل کو منظم کرنے اور اجتماعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومت، تعلیم، مذہب اور معیشت جیسے ادارے ہوتے ہیں۔

سماجی درجہ بندی: معاشروں میں اکثر ساختہ کردار اور حیثیت ہوتی ہے، جیسے کہ طبقے، جنس، یا عمر کے درجہ بندی، اس بات پر اثر انداز ہوتے ہیں کہ افراد کس طرح بات چیت کرتے ہیں۔

تعاون اور تنازعہ: جب کہ معاشرے زیادہ تر تعاون پر مبنی ہوتے ہیں، تنازعات کے حالات بھی وقتاً فوقتاً پیدا ہو سکتے ہیں، اور تنازعات کو حل کرنا سماجی عمل کا حصہ ہے۔

ارتقاء: معاشرے متحرک ہیں، اندرونی اور بیرونی تبدیلیوں کے جواب میں تیار ہوتے ہیں (مثال کے طور پر، تکنیکی ترقی، ثقافتی پھیلاؤ، ہجرت)۔

معاشرے سائز، ساخت اور پیچیدگی کے لحاظ سے بہت مختلف ہو سکتے ہیں، چھوٹی قبائلی برادریوں سے لے کر بڑی، صنعتی قوموں تک۔

2.2 ریاست کو سمجھنا

ریاست سے مراد وہ رسمی تنظیم یا نظام ہے جو کسی خاص علاقے اور اس کے لوگوں پر حکومت کرتا ہے۔ ریاست ایک سیاسی ادارہ ہے جو کسی مخصوص جغرافیائی علاقے پر حکومت کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ یہ مندرجہ ذیل خصوصیات کی طرف سے خصوصیات ہے:

علاقہ: ایک ریاست نے واضح طور پر جغرافیائی حدود کی وضاحت کی ہے۔ اس علاقے کو اس کے اندر رہنے والے لوگ اور دوسری ریاستوں کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے۔

آبادی: ریاست اپنی حدود میں رہنے والے لوگوں کے ایک گروپ پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ لوگ ریاست کے قوانین اور حکمرانی کے تابع ہیں۔

خودمختاری: ریاست اپنے علاقے اور آبادی پر حتمی اختیار رکھتی ہے، یعنی وہ فیصلے کر سکتی ہے، قوانین بنا سکتی ہے اور بیرونی اداروں کی مداخلت کے بغیر ان کو نافذ کر سکتی ہے۔
یہ دوسری ریاستوں سے آزادانہ طور پر کام کرتا ہے۔

حکومت: ریاست کے پاس ایک منظم حکومت ہے جو قوانین بناتی اور نافذ کرتی ہے، نظم و ضبط برقرار رکھتی ہے، اور اپنے شہریوں کو خدمات فراہم کرتی ہے۔ حکومت ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ریاست کی نمائندگی کرتی ہے۔

شناخت: ایک ریاست کو اکثر دوسری ریاستیں اور بین الاقوامی تنظیمیں تسلیم کرتی ہیں، اسے عالمی سطح پر قانونی حیثیت دیتی ہے۔ یہ تسلیم اسے سفارتی تعلقات، تجارت اور معاہدوں میں مشغول ہونے کی اجازت دیتا ہے۔

ایک ریاست عام طور پر درج ذیل افعال انجام دیتی ہے۔

- اپنے شہریوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور انہیں اندرونی اور بیرونی خطرات سے بچاتا ہے۔
- ملک میں امن، امان اور استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے قوانین کا نفاذ۔
- اپنے شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتا ہے اور تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور بنیادی ڈھانچے جیسی خدمات فراہم کرتا ہے۔

استحکام اور ترقی کو یقینی بنانے کے لیے معیشت، ٹیکسوں اور وسائل کو کنٹرول اور ریگولیٹ کرتا ہے۔
ایسی قومی ریاستیں ہوسکتی ہیں جہاں آبادی ایک مشترکہ قومی شناخت رکھتی ہو (مثال کے طور پر، جاپان)، یا کثیر القومی ریاستیں جہاں ایک ہی ریاست میں متعدد قومی یا نسلی گروہ رہتے ہیں (مثلاً، ہندوستان)۔

2.3 ریاستی ڈھانچے

ریاستی ڈھانچے ان منظم نظاموں کا حوالہ دیتے ہیں جن کے ذریعے ریاست اپنی طاقت کا استعمال کرتی ہے، قوانین کو نافذ کرتی ہے اور اپنے افعال کا انتظام کرتی ہے۔ یہ ڈھانچے مختلف اداروں اور شاخوں پر مشتمل ہیں جو حکومت کی مختلف سطحوں پر کام کرتے ہیں، ہر ایک کی الگ الگ ذمہ داریاں ہیں۔
ریاستی ڈھانچے کے کچھ اہم اجزاء ذیل میں بیان کیے گئے ہیں ان افعال کے ساتھ جو وہ انجام دیتے ہیں:

2.3.1 آئین

یہ ایک بنیادی قانونی دستاویز ہے جو حکومت کے فریم ورک، شہریوں کے حقوق اور ریاست کے اندر اختیارات کی تقسیم کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ آئین تمام ریاستی اداروں کی بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ وہ قانونی حدود میں کام کریں۔ یہ ریاست اور اس کے شہریوں کے درمیان تعلقات کی وضاحت کرتا ہے۔

2.3.2 سرکاری ادارے

یہ ادارے قوانین بنانے، نافذ کرنے اور نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ عوامی خدمات فراہم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ حکومت کی درج ذیل تین شاخیں ریاستی ڈھانچے کا مرکز ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ قوانین کی تشکیل، نفاذ اور منصفانہ تشریح کی جائے:

a قانون ساز شاخ: یہ شاخ ریاست پر حکومت کرنے والے قوانین اور پالیسیاں بنانے کی ذمہ دار ہے۔ مقننہ عام طور پر پارلیمنٹ یا کانگریس پر مشتمل ہوتی ہے، جو دو ایوانوں (دو ایوانوں) یا یک ایوانی (ایک ایوان) ہوسکتی ہے۔ ان ایوانوں کے ارکان اکثر شہریوں کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں۔

پاکستان میں، مثال کے طور پر، قومی اسمبلی اور سینیٹ قانون سازی کی شاخ تشکیل دیتے ہیں۔

ب ایگزیکٹو برانچ: یہ برانچ قوانین کو نافذ کرنے اور نافذ کرنے، ریاست کے نظم و نسق کو سنبھالنے اور روزمرہ کی حکمرانی کی نگرانی کے لیے ذمہ دار ہے۔ ایگزیکٹو برانچ اکثر ریاست کے سربراہ (مثال کے طور پر، صدر)، حکومت کے سربراہ (مثال کے طور پر، وزیر اعظم)، اور مختلف سرکاری محکموں (مثلاً، تعلیم، صحت، اور دفاع) کے ذمہ دار وزراء کی کابینہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ پاکستان میں، مثال کے طور پر، وزیراعظم ایگزیکٹو برانچ کا سربراہ ہوتا ہے اور اسے وزراء کی کابینہ کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔

عدالتی شاخ: یہ شاخ قانون کی تشریح کرنے، تنازعات کو حل کرنے، اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ذمہ دار ہے کہ قوانین کا منصفانہ اور آئینی طور پر اطلاق ہو۔ عدلیہ عام طور پر عدالتوں کے ایک درجہ بندی کے نظام پر مشتمل ہوتی ہے، جس میں مقامی عدالتوں سے لے کر اعلیٰ ترین عدالتوں تک (مثلاً سپریم کورٹ، ہائی کورٹس) شامل ہوتے ہیں۔ پاکستان میں، مثال کے طور پر، سپریم کورٹ عدالتی نظام میں اعلیٰ ترین اتھارٹی ہے۔

2.3.3 ذیلی حکومتیں

یہ چھوٹی، علاقائی یا مقامی حکومتیں ہیں جو ریاست کے اندر قومی حکومتوں کے مجموعی فریم ورک کے تحت کام کرتی ہیں۔ علاقوں یا صوبوں پر حکومت کرنے کے لیے صوبائی یا ریاستی حکومتیں ذمہ دار ہو سکتی ہیں، مثلاً، پاکستان میں، ہر صوبے کی اپنی حکومت ہوتی ہے۔ مقامی حکومتیں شہروں، قصبوں یا اضلاع کے انتظام اور پولیسنگ، صفائی ستھرائی اور انفراسٹرکچر جیسی مقامی خدمات فراہم کرنے کی ذمہ دار ہیں۔ وہ زیادہ مقامی مسائل کو سنبھالتے ہیں، جیسے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، اور کمیونٹی سروسز۔

2.3.4 بیوروکریسی (سول سروس)

بیوروکریسی غیر منتخب (مقرر) اہلکاروں کا ایک نظام ہے، جسے سرکاری ملازمین بھی کہا جاتا ہے، جو حکومت کے روزمرہ کے کام چلاتے ہیں۔ بیوروکریسی حکومتی پالیسیوں کو نافذ کرنے، عوامی خدمات کی فراہمی، ریاستی وسائل کا نظم و نسق اور حکمرانی میں تسلسل کو یقینی بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ بیوروکریٹک ڈھانچہ مختلف سرکاری اداروں، محکموں اور سرکاری ملازمین پر مشتمل ہوتا ہے۔

2.3.5 سیکورٹی اپریٹس

سیکورٹی یا دفاعی نظام ان اداروں پر مشتمل ہے جو امن و امان کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ ریاست اور اس کے عوام کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے بچانے کے ذمہ دار ہیں۔ فوج ہے جو بیرونی خطرات سے ریاست کا دفاع کرتی ہے اور قومی ہنگامی صورتحال یا قدرتی آفات کے دوران مدد بھی فراہم کر سکتی ہے۔ پولیس جو قانون نافذ کرتی ہے،

شہریوں کی حفاظت کرتا ہے، اور اندرونی امن و امان کو برقرار رکھتا ہے۔ اور انٹیلی جنس ایجنسیاں جو قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے معلومات کی نگرانی اور جمع کرتی ہیں (مثال کے طور پر، پاکستان میں، انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) یہ کردار ادا کرتی ہے)۔

2.3.6 انتخابی نظام

انتخابی نظام وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے شہری اپنے قائدین کے انتخاب میں حصہ لیتے ہیں جو منتخب حکومت میں ان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انتخابی نظام انتخابات کے انعقاد اور انتظام کے لیے ذمہ دار ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ وہ آزاد، منصفانہ اور جمہوری ہوں، شہریوں کو جمہوری عمل میں حصہ لینے اور فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ الیکشن کمیشن خود مختار ادارے ہیں جو انتخابی عمل کی نگرانی کرتے ہیں، ووٹر رجسٹریشن شہریوں کے اندراج اور ووٹ ڈالنے کا طریقہ کار ہے، اور سیاسی جماعتیں منظم گروپ ہیں جو الیکشن لڑتے ہیں اور حکومت بناتے ہیں۔

2.3.7 پبلک سیکٹر انٹرپرائزز

پبلک سیکٹر حکومت کے زیر ملکیت کارپوریشنز اور کاروباری اداروں پر مشتمل ہے جو عوام کو تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور بنیادی ڈھانچہ جیسی ضروری اشیا اور خدمات فراہم کرتے ہیں۔ اس میں نقل و حمل، توانائی، مواصلات اور قومی وسائل جیسے شعبے شامل ہو سکتے ہیں۔ پاکستان میں، مثال کے طور پر، پاکستان ریلوے جیسے ادارے پبلک سیکٹر کا حصہ ہیں۔

یہ مختلف ریاستی ڈھانچے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ہموار حکمرانی کو یقینی بنانے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، حکومت کی تین شاخیں (مقننہ، ایگزیکٹو، اور عدلیہ) ایک دوسرے کے اختیارات کو محدود کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ کوئی ایک شاخ زیادہ طاقتور نہ ہو۔ نیز، قومی سطح سے لے کر مقامی حکومتوں تک، شہریوں کی بہتر خدمت کے لیے مختلف سطحوں پر طاقت اور ذمہ داریوں کا اشتراک کیا جاتا ہے۔

2.4 حکومت کی تعریف

وجود کے لیے ہر معاشرے میں قیادت کا نظام ہونا چاہیے۔ کچھ لوگوں کو دوسروں پر اقتدار حاصل ہونا چاہیے۔ جیسا کہ میکس ویبر (1913/1947) نے اشارہ کیا، ہم طاقت کو جائز یا ناجائز سمجھتے ہیں۔ جائز طاقت کو اختیار کہتے ہیں۔ یہ وہ طاقت ہے جسے لوگ تسلیم کرتے ہیں۔

اس کے برعکس، ناجائز طاقت — جسے جبر کہا جاتا ہے — وہ طاقت ہے جسے لوگ انصاف کے طور پر قبول نہیں کرتے۔

حکومت، جسے ریاست بھی کہا جاتا ہے، جائز طاقت یا تشدد پر اجارہ داری کا دعویٰ کرتی ہے۔ یہ نکتہ، جو میکس ویبر (1922/1968، 1946) نے بنایا تھا — کہ ریاست تشدد کے استعمال کے خصوصی حق اور تشدد کا استعمال کرنے والے ہر فرد کو سزا دینے کے حق دونوں کا دعویٰ کرتی ہے — سیاست کی ہماری سمجھ کے لیے بہت اہم ہے۔ اگر کوئی آپ پر قرض دار ہے، تو آپ زبردستی رقم نہیں لے سکتے، اس شخص کو قید کرنا بہت کم ہے۔ ریاست بہر حال کر سکتی ہے۔ ریاست کے اختیار کا حتمی ثبوت یہ ہے کہ آپ کسی کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ اس نے کچھ ایسا کیا ہے جسے آپ خوفناک سمجھتے ہیں لیکن ریاست کر سکتی ہے۔ جیسا کہ برجر (1963) نے اس معاملے کا خلاصہ کیا، "تشدد کسی بھی سیاسی نظام کی حتمی بنیاد ہے۔"

کبھی کبھی ریاست اپنے لوگوں پر ظلم کرتی ہے، اور وہ اپنی حکومت کے خلاف اسی طرح مزاحمت کرتے ہیں جیسے وہ ایک ڈاکو کرتے ہیں۔ لوگ ہچکچاہٹ سے تعاون کرتے ہیں — اگر اس کی ضرورت ہو تو مسکراہٹ کے ساتھ — جب کہ وہ حکومت کے نمائندوں کے ہاتھ میں بندوق کو دیکھتے ہیں۔ لیکن، جیسا کہ وہ ایک ڈاکو کے ساتھ کرتے ہیں جب انہیں موقع ملتا ہے، وہ خود کو آزاد کرنے کے لیے ہتھیار اٹھا لیتے ہیں۔ انقلاب، حکومت کا تختہ الٹنے اور تبدیل کرنے کے ارادے سے مسلح مزاحمت، نہ صرف عوام کی جانب سے حکومت کے ان پر حکمرانی کے دعوے کو مسترد کرنا بلکہ تشدد پر اس کی اجارہ داری کو مسترد کرنا بھی ہے۔ ایک انقلاب میں، لوگ اپنے لیے اس حق پر زور دیتے ہیں۔ اگر کامیاب ہو جاتے ہیں، تو وہ ایک نئی ریاست قائم کرتے ہیں جس میں وہ تشدد پر اجارہ داری کے حق کا دعویٰ کرتے ہیں۔

جسے کچھ لوگ جبر کے طور پر دیکھتے ہیں، تاہم، دوسرے اسے اختیار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ نتیجتاً جب کچھ لوگ حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھانے کے لیے تیار ہوتے ہیں، تو دوسرے اس کے وفادار رہتے ہیں، خوشی سے اس کا دفاع کرتے ہیں، اور شاید اس کے لیے جان بھی دیتے ہیں۔ جتنا زیادہ اس کی طاقت کو جائز سمجھا جاتا ہے، حکومت اتنی ہی مستحکم ہوتی ہے۔

میکس ویبر (1922/1968) نے اختیارات کے تین ذرائع کی نشاندہی کی جو عوام کو طاقت کو جائز تسلیم کرتے ہیں:

روایتی اتھارٹی: رواجوں پر مبنی جو بنیادی تعلقات کا حکم دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کسی خاص خاندان میں پیدائش ایک فرد کو سردار، بادشاہ یا ملکہ بناتی ہے۔

عقلی-قانونی اتھارٹی: تحریری اصولوں کی بنیاد پر، جسے بیوروکریٹک اتھارٹی بھی کہا جاتا ہے، اس عہدے سے آتا ہے جو کسی کے پاس ہوتا ہے، نہ کہ اس عہدے پر فائز شخص سے۔ عقلی کا مطلب ہے معقول، اور قانونی کا مطلب قانون کا حصہ ہے۔ اس طرح عقلی قانونی سے مراد وہ معاملات ہیں جن پر معقول لوگوں نے اتفاق کیا ہے اور قانون میں لکھا ہے (جیسے آئین میں)۔

کرشماتی اتھارٹی: لوگ ایک کرشماتی فرد کی طرف راغب ہوتے ہیں کیونکہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ کسی فرد کو خدا نے چھوا ہے یا اسے قدرت نے غیر معمولی خصوصیات سے نوازا ہے۔ کرشماتی رہنماؤں کا اختیار پیروکاروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی ان کی صلاحیت سے آتا ہے، اور وہ پیروکاروں کو روایتی اور عقلی-قانونی حکام کو نظر انداز کرنے یا ان کا تختہ الٹنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔

جب کہ ریاست سے مراد وسیع نظام یا ڈھانچہ ہے جو علاقے اور آبادی پر حکمرانی کرتا ہے، حکومت لوگوں کا مخصوص گروہ ہے جو ریاست کے معاملات کو عارضی طور پر کنٹرول اور ان کا انتظام کرتا ہے، جیسے کہ قوانین بنانا اور نافذ کرنا۔ مثال کے طور پر، پاکستان ایک ایسی ریاست ہے جس کی متعین سرحدیں، آبادی، خودمختاری، اور ایک حکومت ہے (جو بار بار تبدیل ہوتی رہتی ہے)۔ فرانس، برازیل اور کینیڈا ریاستوں کی دوسری مثالیں ہیں جن کے علاقے، آبادی، حکومتیں اور عالمی برادری میں پہچان ہے۔

2.5 حکومت کی شکلیں۔

2.5.1 جمہوریت

دو یونانی الفاظ سے ماخوذ — ڈیمو [عام لوگ] اور کراتوس [طاقت] — جمہوریت کا مطلب ہے "عوام کو طاقت۔" جمہوریتوں میں، اقتدار عوام کے پاس ہوتا ہے، یا تو براہ راست یا منتخب نمائندوں کے ذریعے۔ نمائندہ جمہوریت میں، نمائندوں کو شہریوں کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی طرف سے فیصلے کریں (مثال کے طور پر، امریکہ، ہندوستان میں جہاں کچھ نمائندے ایوانوں میں منتخب ہوتے ہیں)۔ براہ راست جمہوریت میں، شہری فیصلہ سازی میں براہ راست حصہ لیتے ہیں۔ اگرچہ براہ راست جمہوریت شہریوں کو بااختیار بنا سکتی ہے، لیکن اسے اکثر بڑی، جدید ریاستوں میں ناقابل عمل دیکھا جاتا ہے جہاں نمائندہ جمہوریت (فیصلے کرنے کے لیے عہدیداروں کا انتخاب) زیادہ عام ہے۔ تاہم، براہ راست جمہوریت کے عناصر، جیسے ریفرنڈم اور اقدامات، دنیا کے مختلف حصوں میں شہریوں کو فیصلہ سازی میں شامل کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں (مثال کے طور پر، سوئٹزرلینڈ میں، شہری قوانین، آئینی تبدیلیوں اور پالیسیوں پر براہ راست فیصلہ کرنے کے لیے قومی ریفرنڈم اور مقبول اقدامات پر باقاعدگی سے ووٹ دیتے ہیں)۔

آزاد انتخابات جمہوری طرز حکمرانی کی ایک بنیادی خصوصیت ہیں، جہاں تمام اہل شہریوں کو جبر، امتیازی سلوک یا غیر ضروری اثر و رسوخ کے بغیر ووٹ ڈالنے کا حق حاصل ہے۔ آزاد انتخابات والے نظام میں شہری آزادانہ طور پر اپنے عہدے کے لیے انتخاب لڑ سکتے ہیں اور اپنے پسندیدہ امیدواروں کو ووٹ دے سکتے ہیں۔ انتخابی عمل شفاف ہے، اور ووٹوں کی گنتی منصفانہ اور جوابدہی کے ساتھ کی جاتی ہے۔ اور ووٹر دھمکی یا انتقام کے خوف کے بغیر متعدد امیدواروں یا سیاسی جماعتوں میں سے انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہ انتخابات احتساب کو یقینی بنانے اور کسی ایک گروہ کو غیر معینہ مدت تک اقتدار پر قابض ہونے سے روکنے کے لیے باقاعدگی سے منعقد کیے جاتے ہیں۔

جمہوریتوں میں قانون کی حکمرانی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تمام افراد، ادارے، اور ادارے (عوامی اور نجی دونوں) ان قوانین کے لیے جوابدہ ہوں جو قابل رسائی ہیں اور عوام کو معلوم ہیں۔ جمہوری نظام میں، قوانین تمام افراد پر یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں، قطع نظر اس کی حیثیت، دولت یا طاقت۔ عدلیہ آزاد ہے اور سیاسی رہنماؤں یا طاقتور گروہوں سے متاثر ہوئے بغیر غیر جانبداری سے قوانین کی تشریح اور ان کا اطلاق کر سکتی ہے۔

جمہوریتوں میں، ہر شہری کو انفرادی حقوق حاصل ہوتے ہیں جن میں شہری آزادی شامل ہوتی ہے جو انہیں ضرورت سے زیادہ حکومتی کنٹرول سے بچاتی ہے اور معاشرے میں آزادی کو یقینی بناتی ہے۔ تمام شہریوں کو، ان کی شناخت سے قطع نظر، قانون کے تحت مساوی سلوک کی ضمانت دی جاتی ہے، اور انہیں مناسب کارروائی کا حق حاصل ہے، یعنی وہ منصفانہ ٹرائل، قانونی نمائندگی، اور من مانی حراست یا سزا سے تحفظ کی توقع کر سکتے ہیں۔ وہ سینسر شپ یا سزا کے خوف کے بغیر اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں، اور انہیں پرامن طریقے سے جمع ہونے، احتجاج کرنے اور منظم کرنے کا حق ہے۔ شہری حکومتی مداخلت کے بغیر کسی بھی مذہب یا کسی بھی مذہب پر عمل کرنے کے لیے آزاد ہیں، اور ان کے ڈیٹا اور املاک کو ریاست کی جانب سے بلا جواز مداخلت سے محفوظ رکھا گیا ہے۔

2.5.2 جمہوریہ

جمہوریہ حکومت کی ایک شکل ہے جس میں ملک کو "عوامی معاملہ" سمجھا جاتا ہے اور حکام کا انتخاب شہریوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی جمہوریہ میں، حکومت کا سربراہ سربراہ مملکت سے الگ ہوتا ہے (مثال کے طور پر، جرمنی، پاکستان)، جب کہ صدارتی جمہوریہ میں، صدر ریاست کے سربراہ اور حکومت کے سربراہ (مثلاً، امریکہ) دونوں ہوتے ہیں۔ قیادت کے انتخاب میں شہریوں کا براہ راست کردار ہوتا ہے۔

تمام جمہوریتیں جمہوریہ نہیں ہیں۔ ایک جمہوریہ میں جمہوری اصول شامل ہوتے ہیں لیکن وہ منظم طرز حکمرانی اور حقوق کے تحفظ کو ترجیح دیتے ہیں، جب کہ جمہوریت ان شکلوں میں موجود ہو سکتی ہے جو مکمل طور پر اکثریتی حکمرانی پر مرکوز ہو، بعض اوقات کسی جمہوریہ میں موجود اضافی تحفظات کے بغیر۔ اے

جمہوریہ ایک نمائندہ جمہوریت ہے جہاں عوام اپنی طرف سے حکومت کرنے کے لیے عہدیداروں کا انتخاب کرتے ہیں۔ تاہم، براہ راست جمہوریتوں کے برعکس (جہاں شہری ہر معاملے پر ووٹ دیتے ہیں)، ایک جمہوریہ قوانین کے ایک نظام کے تحت کام کرتی ہے، جو اکثر آئین میں بیان کیا جاتا ہے، جو کہ اکثریتی فیصلوں کے خلاف بھی آزادی اظہار جیسے بعض ناقابل تنسیخ حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، ریاستہائے متحدہ ایک آئین کے ساتھ ایک جمہوریہ ہے جو اکثریت کی مرضی سے قطع نظر انفرادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔

2.5.3 بادشاہت

بادشاہت ایک ایسی حکومت ہے جہاں ایک فرد (ملکہ یا بادشاہ) حکومت کرتا ہے۔ مطلق بادشاہت میں، بادشاہ کے پاس تقریباً مکمل اقتدار ہوتا ہے (مثلاً، سعودی عرب)؛ جبکہ آئینی بادشاہت میں، بادشاہ کے اختیارات آئین یا قوانین (مثلاً، برطانیہ، جاپان) کے ذریعے محدود ہوتے ہیں۔

موروثی قیادت بادشاہت کی ایک مخصوص خصوصیت ہے، یعنی بادشاہ کا عہدہ خاندانی سلسلے سے گزرتا ہے، عام طور پر ایک نسل سے دوسری نسل تک۔ عنوان اکثر بیٹے، بیٹی، یا قریبی رشتہ دار کو وراثت میں ملتا ہے۔ بادشاہ کی طاقت بادشاہت کی قسم کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہے، مثال کے طور پر، مطلق العنان بادشاہتوں میں، بادشاہ تقریباً تمام حکومتی طاقت رکھتا ہے، حکومت کی دوسری شاخوں کی منظوری کے بغیر اہم فیصلے کرتا ہے۔ جبکہ آئینی بادشاہتوں میں، بادشاہ کے اختیارات قوانین یا آئین کے ذریعے محدود ہوتے ہیں، اور وہ اکثر رسمی شخصیت کے طور پر کام کرتے ہیں، جبکہ منتخب اہلکار حکومت کرتے ہیں۔

تاہم، قیادت اور طاقت کی خصوصیات ہر بادشاہت کی روایات اور قانونی فریم ورک پر منحصر ہوتی ہیں۔

2.5.4 آمریت

آمرانہ حکومتوں میں، محدود سیاسی آزادیوں کے ساتھ، طاقت کسی ایک رہنما یا چھوٹے گروہ کے ہاتھ میں مرکوز ہوتی ہے۔ اگر کوئی فرد اقتدار پر قبضہ کرتا ہے اور پھر اپنی مرضی کا حکم عوام کو دیتا ہے تو حکومت کو آمریت کہا جاتا ہے۔ لوگوں پر ایک شخص حکومت کرتا ہے جو عام طور پر طاقت کے ذریعے طاقت رکھتا ہے (مثال کے طور پر، شمالی کوریا)۔ ایک oligarchy میں، لوگوں پر طاقتور افراد کے ایک چھوٹے سے گروہ کی حکومت ہوتی ہے۔ اگرچہ ایک فرد کو صدر نامزد کیا جا سکتا ہے، لیکن اکثر سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا ایک گروپ حکومت کو کنٹرول کرتا ہے اور فیصلے کرتا ہے۔ اگر ان کا نامزد صدر تعاون نہ کرے تو وہ اسے عہدے سے ہٹا کر دوسرے کو مقرر کر دیتے ہیں۔ روس، خاص طور پر صدر ولادیمیر پوٹن کی قیادت میں، کبھی کبھی امیر تاجروں اور سیاسی اشرافیہ کے ایک چھوٹے سے گروپ کے ہاتھوں میں اقتدار کے ارتکاز کی وجہ سے ایک اولیگاری سمجھا جاتا ہے۔ سوویت یونین کی تحلیل کے بعد، بہت سے تاجروں نے (اکثر "oligarchs" کہا جاتا ہے) نے معیشت کے اہم شعبوں پر اہم کنٹرول حاصل کیا اور سیاسی فیصلوں پر اثر و رسوخ برقرار رکھا۔

آمرانہ حکومتوں میں، سیاسی مخالفت یا تو محدود یا مکمل طور پر ممنوع ہے۔ انتخابات، اگر منعقد کیے جاتے ہیں، اکثر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کنٹرول کیے جاتے ہیں کہ حکمران جماعت یا رہنما اقتدار میں رہے، جس میں کوئی حقیقی مقابلہ نہیں ہوتا۔ شہری آزادیوں، جیسے کہ آزادی اظہار، پریس اور اسمبلی، پر سخت پابندیاں ہیں۔ حکومت اکثر اختلاف رائے کو دباتی ہے، میڈیا آؤٹ لیٹس کو کنٹرول کرتی ہے، اور معاشرے پر کنٹرول برقرار رکھنے کے لیے انفرادی آزادیوں کو کم کرتی ہے۔ حکومت کے ناقدین کو ظلم و ستم، قید، یا یہاں تک کہ تشدد کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

مطلق العنانیت حکومت کے ذریعہ لوگوں پر تقریباً مکمل کنٹرول ہے۔ نازی جرمنی میں، ہٹلر نے ایک بے رحم خفیہ پولیس فورس، گسٹاپو کو منظم کیا، جو اختلاف رائے کی کسی بھی علامت کی تلاش کرتی تھی۔

جاسوسوں نے یہاں تک دیکھا کہ فلم دیکھنے والوں نے نیوزریلز پر کیا ردعمل ظاہر کیا، اور ان لوگوں کی رپورٹنگ کی جنہوں نے "مناسب" جواب نہیں دیا۔ صدام حسین نے عراقیوں کے ساتھ بالکل بے رحمی سے کام لیا۔ خوش قسمت لوگ جو

مخالف حسین کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ بدقسمت لوگوں کی آنکھیں نکال دی گئیں، خون بہا، یا زندہ دفن کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ حسین کے بارے میں ایک لطیفہ سنانا بھی ان کی سیکورٹی فورسز کے لیے موت کا باعث بن سکتا ہے۔

2.5.5 تھیوکریسی

تھیوکریسی ایک ایسی حکومت ہے جو مذہبی قانون پر مبنی ہوتی ہے، جس میں ایسے رہنما ہوتے ہیں جن کی رہنمائی کسی الہی ہستی (مثلاً، ایران، ویٹیکن سٹی) سے ہوتی ہے۔ تھیوکریسیوں میں، مذہبی متون یا عقائد حکمرانی کو تشکیل دیتے ہیں، اور قوانین اور پالیسیاں بہت زیادہ مذہبی تعلیمات یا نصوص، جیسے بائبل، قرآن، یا دیگر مقدس تحریروں پر مبنی ہوتی ہیں۔ مذہبی عقائد قانونی اور سیاسی فریم ورک کی رہنمائی کرتے ہیں، سماجی، معاشی اور اخلاقی معاملات پر فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں۔ تھیوکریسی میں، مذہبی رہنما بالواسطہ یا بالواسطہ طور پر اہم سیاسی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ ملک پر حکومت کر سکتے ہیں یا ریاستی رہنماؤں پر بہت زیادہ اثر انداز ہو سکتے ہیں، اور مذہبی ادارے اکثر ریاست کے حکمرانی کے ڈھانچے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔

2.5.6 سوشلزم

سوشلزم ایک ایسا نظام ہے جہاں حکومت مساوات کو فروغ دینے کے لیے سامان اور خدمات کی پیداوار اور تقسیم کے ذرائع کو کنٹرول کرتی ہے۔ سوشلسٹ نظام میں، حکومت عام طور پر توانائی، نقل و حمل، اور صحت کی دیکھ بھال جیسی بڑی صنعتوں کی ملکیت یا کنٹرول کرتی ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ضروری خدمات تمام شہریوں کے لیے قابل رسائی ہیں اور منافع کے مقاصد سے نہیں چلتی ہیں۔ سوشلزم دولت کی دوبارہ تقسیم کے ذریعے معاشی تفاوت کو کم کرنے پر زور دیتا ہے۔ یہ اکثر ترقی پسند ٹیکس لگانے، سماجی بہبود کے پروگراموں، اور عوامی خدمات کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے جس کا مقصد مساوی مواقع فراہم کرنا اور غربت کو دور کرنا ہے۔ مقصد معاشرے میں وسائل کی زیادہ منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا ہے۔

ایسا کوئی ملک نہیں ہے جو نظریاتی لحاظ سے خالصتاً سوشلسٹ ریاست کے طور پر کام کرتا ہو، جہاں پیداوار، تقسیم اور وسائل کے تمام ذرائع مکمل طور پر عوام یا ریاست کی مکمل ملکیت اور مکمل اقتصادی مساوات کے ساتھ کنٹرول ہوں۔ آج زیادہ تر ممالک جو سوشلسٹ اصولوں پر عمل پیرا ہیں وہ سوشلسٹ پالیسیوں کے ساتھ سرمایہ داری کے عناصر کو بھی شامل کرتے ہیں۔

ڈیموکریٹک سوشلزم جمہوریت کے عناصر کو سوشلسٹ پالیسیوں کے ساتھ جوڑتا ہے (مثال کے طور پر، اسکینڈینیوین ممالک جیسے سویڈن، ڈنمارک، اور ناروے)۔ یہ ایک جمہوری فریم ورک کے اندر کام کرتا ہے، سیاسی آزادیوں، آزادانہ انتخابات اور شہری آزادیوں کو یقینی بناتا ہے۔ شہریوں کو ووٹ دینے، فیصلہ سازی میں حصہ لینے اور کھلے دل سے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا حق ہے۔ یہ کلیدی صنعتوں اور خدمات جیسے صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، اور بنیادی ڈھانچے کی اجتماعی ملکیت یا ضابطے کی وکالت کرتا ہے۔ اس کا مقصد معاشی عدم مساوات کو کم کرنا، ایک مضبوط سماجی تحفظ کا جال فراہم کرنا، اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ دولت اور وسائل کو معاشرے میں زیادہ مساوی طریقے سے تقسیم کیا جائے، جبکہ دیگر شعبوں میں نجی کاروباری اداروں کو اب بھی اجازت دی جائے۔

2.5.7 کمیونزم

کمیونزم ایک سیاسی اور معاشی نظریہ ہے جہاں تمام جائیداد عوامی ملکیت میں ہے، اور ہر شخص اپنی صلاحیتوں کے مطابق کام کرتا ہے اور اس کی ضروریات کے مطابق ادائیگی کی جاتی ہے۔ کمیونزم کا حتمی مقصد طبقاتی تفریق کو ختم کرنا ہے، جہاں کوئی امیر یا غریب نہیں، اور سب کو برابر سمجھا جاتا ہے۔ دولت اور وسائل کو اجتماعی طور پر بانٹ دیا جاتا ہے، اس خیال کے ساتھ کہ کسی فرد یا گروہ کو معاشی یا سماجی حیثیت کی بنیاد پر دوسروں پر غلبہ حاصل نہیں کرنا چاہیے۔ کمیونسٹ نظام میں، حکومت معیشت کو کنٹرول کرتی ہے، بشمول تمام صنعتیں، زمین اور وسائل۔ کوئی نجی ملکیت نہیں ہے، اور ریاست پیداوار، تقسیم اور روزگار کا انتظام کرتی ہے۔ سیاسی طاقت مرکزی ہوتی ہے، اکثر ایک جماعتی نظام اور ذاتی کے ساتھ

آزادیاں عام طور پر سماجی، سیاسی اور معاشی زندگی پر ریاست کے اختیار کو برقرار رکھنے تک محدود ہوتی ہیں۔

کیوبا باضابطہ طور پر ایک کمیونسٹ ملک ہے، لیکن اس نے اپنے نظام میں سوشلزم کے بہت سے عناصر کو شامل کیا ہے۔ کیوبا کی حکومت، جس کی قیادت کمیونسٹ پارٹی کرتی ہے، معیشت کی اکثریت کو کنٹرول کرتی ہے، جس میں صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور نقل و حمل جیسی اہم صنعتیں شامل ہیں۔ یہاں کوئی پرائیویٹ انٹرپرائز بہت کم ہے، اور ریاست صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم جیسی خدمات تک آفاقی رسائی فراہم کرنے کے لیے دولت کی دوبارہ تقسیم کرتی ہے، جو کہ سوشلسٹ پالیسیوں کی مخصوص ہیں۔

تاہم، اس کی ایک جماعتی حکمرانی، وسائل پر ریاستی کنٹرول، اور طبقاتی معاشرے پر توجہ مرکوز کرنے کی وجہ سے، اسے عام طور پر خالصتاً سوشلسٹ کے بجائے کمیونسٹ کے طور پر درجہ بندی کیا جاتا ہے۔

سوشلزم اور کمیونزم میں فرق:

سوشلزم میں، کلیدی صنعتیں اور وسائل حکومت کی ملکیت یا ان کے کنٹرول میں ہیں، لیکن نجی جائیداد اور انٹرپرائز اب بھی موجود رہ سکتے ہیں۔ مارکیٹ کی معیشت کے کچھ عناصر کو برقرار رکھتے ہوئے عدم مساوات کو کم کرنے کے لیے دولت کی دوبارہ تقسیم پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ جبکہ کمیونزم تمام ذرائع پیداوار پر مکمل عوامی ملکیت کی وکالت کرتا ہے، بغیر کسی نجی ملکیت کے۔ حکومت تمام وسائل، صنعتوں اور معاشی سرگرمیوں کو کنٹرول کرتی ہے، جس کا مقصد مکمل مساوات اور طبقاتی امتیازات کا خاتمہ ہے۔

سوشلزم ایک جمہوری فریم ورک کے اندر موجود ہوسکتا ہے، جہاں سیاسی تکثیریت اور شہری آزادیوں کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ سوشلسٹ پالیسیوں پر عمل کرتے ہوئے ملک جمہوری ہو سکتے ہیں۔

کمیونزم میں عام طور پر ایک جماعتی ریاست شامل ہوتی ہے جس میں مرکزی حکومت کا کنٹرول ہوتا ہے، جو اکثر سیاسی آزادیوں اور انفرادی حقوق کو معاشرے پر اختیار برقرار رکھنے کے لیے محدود کرتا ہے۔

سوشلزم تمام قسم کی نجی ملکیت کو ختم کیے بغیر دولت کی منصفانہ تقسیم پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے موجودہ معاشی ڈھانچے کے اندر عدم مساوات کو کم کرنے اور فلاح و بہبود کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ جبکہ کمیونزم کا مقصد ایک طبقاتی، بے وطن معاشرہ تشکیل دینا ہے جہاں تمام املاک اور وسائل یکساں طور پر مشترک ہوں، اور ریاست بالآخر "مرجھا جائے۔"

2.5.8 وفاقیت

وفاقیت حکومت کی ایک شکل ہے جہاں طاقت مرکزی حکومت اور چھوٹی سیاسی اکائیوں (جیسے ریاستوں یا صوبوں) کے درمیان تقسیم ہوتی ہے۔ اس کے پاس ایک غیر مرکزی طاقت کا نظام ہے، اور حکومت کے ہر سطح پر انجام دینے کے لیے مخصوص فرائض ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں، مرکزی (وفاقی) حکومت اور صوبوں (سندھ، پنجاب، خیبرپختونخوا، بلوچستان، اور اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری) کے درمیان طاقت کا اشتراک کیا جاتا ہے۔ ہر صوبے میں کچھ اختیارات کے ساتھ اپنی حکومت ہوتی ہے۔ وزیر اعظم حکومت کا سربراہ ہوتا ہے، جسے قومی اسمبلی (پارلیمنٹ کے ایوان زیریں) کے اراکین منتخب کرتے ہیں، اور اس کے پاس ایگزیکٹو اختیارات ہوتے ہیں۔ جبکہ صدر مملکت کا رسمی سربراہ ہوتا ہے، جسے الیکٹورل کالج کے ذریعے بالواسطہ طور پر منتخب کیا جاتا ہے، وزیر اعظم کے مقابلے میں محدود اختیارات کے ساتھ۔ پاکستان میں قانون ساز ادارہ دو ایوانوں پر مشتمل ہے، جو قومی اسمبلی (ایوان زیریں) اور سینیٹ (ایوان بالا) پر مشتمل ہے۔ پاکستان میں، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوتے ہیں جن میں لیڈروں کا انتخاب عوام کے ذریعے ہوتا ہے، یا تو براہ راست یا بالواسطہ، نہ کہ موروثی جانشینی کے ذریعے۔ ملک ایک آئین کے تحت چلتا ہے جو اختیارات کی علیحدگی اور شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔

2.6 حکومت کے اعضاء اور شاخیں۔

حکومت کی شاخیں حکومت کی تین اہم حصوں میں تقسیم کا حوالہ دیتی ہیں: ایگزیکٹو، قانون سازی اور عدالتی شاخیں۔ ہر شاخ کی الگ الگ ذمہ داریاں اور اختیارات ہوتے ہیں، یعنی ایگزیکٹو برانچ (قوانین کو نافذ کرتی ہے)؛ قانون سازی کی شاخ (قوانین بناتی ہے)؛ اور عدالتی شاخ (قوانین کی تشریح کرتی ہے)۔ یہ شاخیں اہم ہیں کیونکہ وہ کسی ایک شاخ کو زیادہ طاقتور بننے سے روکنے کے لیے چیک اینڈ بیلنس کا ایک نظام بناتے ہیں۔ یہ علیحدگی یقینی بناتی ہے کہ طاقت کی تقسیم ہو اور حکومت مؤثر طریقے سے کام کرے، انفرادی حقوق کی حفاظت اور قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھے۔

2.6.1 قانون ساز شاخ (قانون بناتی ہے)

یہ شاخ قوانین بنانے اور نافذ کرنے کی ذمہ دار ہے۔ یہ پالیسیوں پر بحث کرتا ہے، قانون سازی کرتا ہے، اور بجٹ کو منظور کرتا ہے۔ بہت سے ممالک میں، قانون سازی کی شاخ ایک دو ایوانی نظام ہے، یعنی اس کے دو ایوان ہیں: (a) ایوان زیریں کو اکثر ایوان نمائندگان یا قومی اسمبلی کہا جاتا ہے، اور (b) ایوان بالا کو اکثر سینیٹ یا ہاؤس آف لارڈز کہا جاتا ہے۔

پاکستان میں، قومی اسمبلی اور سینیٹ پارلیمنٹ کے دو ایوانوں کی تشکیل کرتے ہیں، جو ملک میں قوانین بنانے اور حکومت کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ایم پیز (قومی اسمبلی میں) اور قانون ساز (قومی اسمبلی اور سینیٹ دونوں میں) منتخب نمائندے ہیں جو قوانین بناتے ہیں، بحث کرتے ہیں اور ووٹ دیتے ہیں۔ وہ اپنے حلقوں کی نمائندگی بھی کرتے ہیں اور بات چیت، سوالات اور نگرانی کے ذریعے حکومت کو جوابدہ ٹھہراتے ہیں۔

قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد 336 ہے۔ ان میں پاکستان بھر کے حلقوں سے عوام کے ذریعے براہ راست منتخب ہونے والے 266 ارکان شامل ہیں، جن میں خواتین کے لیے 60 اور مذہبی اقلیتوں کے لیے 10 مخصوص نشستیں ہیں۔ قومی اسمبلی کے اراکین کا انتخاب ہر پانچ سال بعد ہونے والے عام انتخابات کے ذریعے کیا جاتا ہے، جس میں پہلے اور بعد میں ووٹنگ کے نظام کا استعمال کیا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی پارلیمنٹ کا ایوان زیریں ہے جہاں زیادہ تر قانون سازی اور بحث ہوتی ہے۔ یہ ایگزیکٹو کو بھی جوابدہ رکھتا ہے، اور وزیر اعظم کو اس کے ارکان منتخب کرتے ہیں۔

سینیٹ پارلیمنٹ کا ایوان بالا ہے اور اس کے ارکان کی تعداد 100 ہے۔ ان کا انتخاب بالواسطہ طور پر صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کرتے ہیں، جن میں ہر صوبے سے یکساں نمائندگی ہوتی ہے (23 اراکین)، 4 وفاقی دارالحکومت سے اور 4 وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) سے۔ سینیٹرز کا انتخاب 6 سال کی مدت کے لیے ہوتا ہے، ہر تین سال بعد نصف نشستوں کے لیے انتخابات ہوتے ہیں۔ سینیٹرز ایم پیز کے مقابلے میں طویل مدت تک خدمات انجام دیتے ہیں، حکمرانی میں استحکام اور تسلسل فراہم کرتے ہیں۔ سینیٹرز صوبوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور قومی سطح پر ان کے مفادات کو یقینی بناتے ہیں۔ وہ قانون سازی کے عمل میں بحث، ترامیم کی تجویز، اور بل پاس کر کے حصہ لیتے ہیں۔ وہ قومی اسمبلی کے منظور کردہ قوانین کی بھی چھان بین کرتے ہیں۔

قومی اسمبلی کا سپیکر قومی اسمبلی کا پریزائیڈنگ افسر ہوتا ہے۔ عام انتخابات کے بعد اراکین قومی اسمبلی (ایم این اے) اسپیکر کے عہدے کے لیے امیدوار نامزد کرتے ہیں۔ کسی بھی ایم این اے کو نامزد کیا جا سکتا ہے۔ ایک بار نامزدگیوں کے بعد قومی اسمبلی میں انتخاب خفیہ رائے شماری کے ذریعے ہوتا ہے جہاں اسمبلی کے تمام منتخب اراکین ووٹ ڈالتے ہیں۔ جو امیدوار سادہ اکثریت (ڈالے گئے ووٹوں میں سے نصف سے زیادہ) حاصل کرتا ہے اسے اسپیکر منتخب کیا جاتا ہے۔ وہ کارروائی کا انتظام کرتے ہیں، مباحثوں کے دوران نظم و ضبط برقرار رکھتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ طریقہ کار کے قواعد کی پیروی کی جائے، اور بات چیت کو آسان بنایا جائے۔ سپیکر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بھی ذمہ دار ہے کہ تمام پارلیمانی کام بخوبی اور غیر جانبداری سے چلیں۔

2.6.2 ایگزیکٹو برانچ (قوانین نافذ کرتا ہے)

یہ شاخ قانون ساز شاخ کی طرف سے بنائے گئے قوانین کو نافذ کرنے اور نافذ کرنے کی ذمہ دار ہے۔ یہ حکومتی پالیسیوں کی انتظامیہ کی بھی نگرانی کرتا ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ ہوتا ہے اور رسمی رہنما کے طور پر کام کرتا ہے۔ وزیر اعظم حکومت کا سربراہ اور ایگزیکٹو برانچ کا رہنما ہوتا ہے۔ اور کابینہ وزراء یا سیکرٹریوں کا ایک گروپ ہے جو مختلف محکموں کی نگرانی کرتا ہے جیسے وزیر صحت، وزیر تعلیم، یا وزیر دفاع وغیرہ۔

مثال کے طور پر، 2013 سے 2018 تک پاکستان کے وزیر اعظم کے طور پر نواز شریف کے دور میں، ممنون حسین نے پاکستان کے صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ صدر کا کردار بڑی حد تک رسمی ہوتا ہے، لیکن اس کے پاس آئینی اختیارات ہوتے ہیں جیسے کہ قوانین کی منظوری، پارلیمنٹ کے اجلاس بلانا، اور سرکاری ریاستی معاملات میں پاکستان کی نمائندگی کرنا۔ نواز شریف حکومت کے سربراہ تھے، جو ایگزیکٹو برانچ کے مجموعی انتظام کے ذمہ دار تھے۔ وزیر اعظم کے طور پر، وہ پالیسی سازی، حکومتی فیصلوں، اور انتظامیہ پر کافی اختیار رکھتے تھے۔ وفاقی کابینہ وزراء، وزرائے مملکت اور مشیروں پر مشتمل تھی۔ کابینہ کا کردار حکومتی پالیسیوں پر عملدرآمد اور وزارتوں کے انتظام میں وزیر اعظم کی مدد کرتا ہے۔ اس عرصے میں تقریباً 25-30 وفاقی وزراء اور متعدد وزرائے مملکت تھے۔ اہم وزراء میں اسحاق ڈار (خزانہ)، خواجہ آصف (دفاع اور پانی و بجلی)، احسن اقبال (منصوبہ بندی و ترقی) اور شاہد خاقان عباسی (پیٹرولیم اور قدرتی وسائل) شامل ہیں۔

ایگزیکٹو برانچ نے متعدد سرکاری ایجنسیوں، وزارتوں اور محکموں کا انتظام کیا۔ ان میں شامل ہیں: وزارت داخلہ، وزارت خارجہ، فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر)، قومی احتساب بیورو (نیب)، اور پاکستان بیورو آف شماریات۔ نادرا (نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی) اور نیہرا (نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی) جیسی اہم ایجنسیوں نے بھی اس عرصے کے دوران پبلک ایڈمنسٹریشن اور ریگولیشن میں اہم کردار ادا کیا۔ نواز شریف کی زیر قیادت ایگزیکٹو برانچ نے توانائی کے شعبے میں اصلاحات، بنیادی ڈھانچے کی ترقی (CPEC) اور اقتصادی استحکام جیسے اہم منصوبوں پر توجہ مرکوز کی۔

2.6.3 جوڈیشل برانچ (قانون کی تشریح کرتا ہے)

عدالتی شاخ انصاف کو یقینی بنانے کے لیے قانون کی تشریح اور اطلاق کرتی ہے۔ یہ تنازعات کو حل کرتا ہے، آئینی معاملات کی تشریح کرتا ہے، اور قوانین کا جائزہ لیتا ہے۔ سپریم کورٹ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت ہے، جو آئینی معاملات پر فیصلہ دے سکتی ہے۔ زیریں عدالتوں میں اپیل عدالتیں، ضلعی عدالتیں، اور خصوصی عدالتیں (مثلاً، فیملی کورٹس، لیبر کورٹس) شامل ہیں۔

پاکستان میں، عدلیہ متعدد درجات پر مشتمل ہے، جس کا ڈھانچہ سپریم کورٹ، ہائی کورٹس اور ماتحت عدالتیں تشکیل دیتے ہیں۔

سپریم کورٹ آف پاکستان ملک کا اعلیٰ ترین عدالتی ادارہ ہے جس کی سربراہی چیف جسٹس آف پاکستان کرتے ہیں۔ سپریم کورٹ کئی ججوں پر مشتمل ہے، عام طور پر 17 کے قریب، جوڈیشل کمیشن کی سفارش پر صدر کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ اپیل کی حتمی عدالت اور وفاقی حکومت اور صوبوں کے درمیان تنازعات میں اصل دائرہ اختیار کے طور پر کام کرتا ہے۔ سپریم کورٹ قوانین کا جائزہ لیتی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ آئین کے مطابق ہیں اور بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے عدالتی نظرثانی کا استعمال کر سکتے ہیں۔

پاکستان کے عدالتی نظام میں 5 ہائی کورٹس بھی شامل ہیں (ہر صوبے کے لیے ایک اور اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری کے لیے ایک)۔ ہر ہائی کورٹ کا سربراہ ایک چیف جسٹس ہوتا ہے اور اس میں دوسرے جج ہوتے ہیں، جن کا تقرر صدر کرتا ہے۔ یہ عدالتیں نچلی عدالتوں کے فیصلوں کے لیے اپیل کورٹ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ وہ آئینی درخواستوں، اور دیوانی اور فوجداری معاملات پر دائرہ اختیار استعمال کر سکتے ہیں۔

پاکستان کا عدالتی نظام ملک بھر میں قائم متعدد ماتحت عدالتوں پر مشتمل ہے جن میں ضلعی اور سیشن عدالتیں بھی شامل ہیں۔ ان عدالتوں کی صدارت ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز، سول ججز اور مجسٹریٹس کرتے ہیں۔ یہ عدالتیں مقامی سطح پر دیوانی، فوجداری اور خاندانی معاملات کی سماعت کرتی ہیں۔ ضلعی عدالتیں سنگین فوجداری جرائم اور بڑے دیوانی تنازعات سے نمٹتی ہیں، جب کہ دیوانی اور مجسٹریٹ عدالتیں کم جرائم اور چھوٹے دیوانی دعوؤں کو نمٹاتی ہیں۔

عدلیہ میں کچھ اہم کردار اور عہدے ہیں جیسے:

چیف جسٹس جو عدلیہ کی قیادت کرتا ہے، سپریم کورٹ کی صدارت کرتا ہے اور عدالتی انتظامیہ کی نگرانی کرتا ہے۔

• وہ جج جو مقدمات کی صدارت کرتے ہیں، فیصلے کرتے ہیں اور انصاف کی فراہمی کو یقینی بناتے ہیں۔

• قانونی مشیر (وکلاء) جو عدالت میں مؤکلوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور قانونی مشورہ دیتے ہیں۔

• اٹارنی (پراسیکیوٹرز) جو فوجداری مقدمات میں ریاست یا حکومت کی نمائندگی کرتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ قانونی طریقہ کار کی پیروی کی جائے۔

عدلیہ پاکستان میں آئین کی بالادستی، حقوق کے تحفظ اور قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

2.6.4 چیک اور بیلنس

یہ شاخیں آزادانہ طور پر کام کرتی ہیں لیکن کسی ایک برانچ کو زیادہ طاقتور بننے سے روکنے کے لیے ایک دوسرے کو چیک کرنے اور متوازن کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر، قانون ساز شاخ قوانین پاس کرتی ہے، لیکن ایگزیکٹو انہیں ویٹو کر سکتا ہے۔ عدالتی شاخ قوانین کو غیر آئینی قرار دے سکتی ہے۔ اور ایگزیکٹو برانچ قوانین کو نافذ کرتی ہے لیکن قانون سازی کی نگرانی کے تابع ہے۔

مثال کے طور پر، عدلیہ، خاص طور پر سپریم کورٹ آف پاکستان، نے مشہور پاناما پیپرز کیس میں ایگزیکٹو برانچ کو چیک کیا۔ سپریم کورٹ نے اس وقت کے وزیر اعظم نواز شریف اور ان کے خاندان کے آف شور اثاثوں کی عدالتی تحقیقات کا آغاز کر دیا۔ نتیجے کے طور پر، عدالت نے 2017 میں نواز شریف کو عہدے پر فائز ہونے سے نااہل قرار دے دیا، آئین کے آرٹیکل 62(1)(f) کو استعمال کیا، جس کے تحت پارلیمنٹ کے ممبران کو "ایماندار" اور "سچائی" ہونے کی ضرورت ہے۔

مزید برآں، قومی اسمبلی (قانون سازی کی شاخ کا حصہ) وزیر اعظم اور وفاقی کابینہ کو عدم اعتماد کے ووٹ کے ذریعے جانچنے کا اختیار رکھتی ہے۔ 2022 میں، قومی اسمبلی نے وزیراعظم عمران خان کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ منظور کرتے ہوئے انہیں عہدے سے ہٹا دیا۔ یہ مقننہ کی جمہوری عمل کے ذریعے ایگزیکٹو کو جوابدہ رکھنے کی صلاحیت کا مظاہرہ تھا۔

نیز، سپریم کورٹ کے پاس مقننہ کے پاس کردہ قوانین کا جائزہ لینے کا اختیار ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ آئین کی پیروی کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، 2010 میں، سپریم کورٹ نے قومی مقابمتی آرڈیننس (این آر او) کے کچھ حصوں کو غیر آئینی قرار دیا، جو بدعنوانی کے مقدمات میں ملوث سیاستدانوں اور بیوروکریٹس کو عام معافی فراہم کرنے کے لیے منظور کیا گیا قانون تھا۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سماج، ریاست اور حکومت کا باہم مربوط ہونا منظم انسانی زندگی کی بنیاد بناتا ہے، جس سے استحکام، نظم اور انصاف کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ حکومت کی مختلف شکلیں ان متنوع طریقوں کی عکاسی کرتی ہیں جن میں اختیار اور طاقت کی تشکیل کی جا سکتی ہے، جمہوری نظام سے لے کر عوامی شرکت کو فروغ دینے والے آمرانہ حکومتوں تک جو کنٹرول کو مرکزیت دیتی ہیں۔ ریاست کا ڈھانچہ اور حکومت کی شاخیں توازن میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

طاقت، شہریوں کے حقوق کا تحفظ، اور احتساب کو برقرار رکھنا۔ انتظامی، قانون سازی، اور عدالتی شاخوں کے درمیان تعامل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کوئی ایک ادارہ ضرورت سے زیادہ کنٹرول نہیں رکھتا، حکمرانی کے اصولوں کو تقویت دیتا ہے اور معاشرے کی فلاح و بہبود کو فروغ دیتا ہے۔

خود تشخیص کے سوالات

سوال نمبر: 01

ریاست اور حکومت میں کیا فرق ہے؟ تفصیل سے بیان کرنا
ہر ایک کی نمایاں خصوصیات پر بحث کرتے ہوئے

سوال نمبر: 02 تفصیل
سے انجام دیں۔

مختلف ریاستی ڈھانچے کو ان کے افعال کے ساتھ بیان کریں۔

سوال نمبر: 30

حکومت کی مختلف شکلیں کیا ہیں؟ متعلقہ مثال کے ساتھ ہر قسم پر بحث کریں۔

سوال نمبر: 40

حکومت کی تین شاخوں میں طاقت کی تقسیم کے ساتھ ساتھ ان کے کاموں، کلیدی کرداروں اور ساخت
کے بارے میں وضاحت کریں۔

مزید پڑھنا

براؤن، اے۔ (2017) مضبوط لیڈر کا افسانہ: جدید دور میں سیاسی قیادت۔ بنیادی کتابیں۔

Cheibub, JA, Elkins, Z., & Ginsburg, T. (2022). آئین پرستی اور جمہوریت: ایک تقابلی نقطہ نظر۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

Cunningham, F. (2016). تھیوری آف ڈیموکریسی: ایک تنقیدی تعارف۔ روٹلیج۔

Heywood, A. (2021). سیاست۔ 5 واں ایڈیشن۔ پالگریو میک ملن۔

کراسنر، ایس ڈی۔ (2020) بین الاقوامی تعلقات میں منظم منافقت۔ پرنسٹن یونیورسٹی پریس۔

O'Neil, P. (2019). تقابلی سیاست کے لوازمات۔ 7 واں ایڈیشن۔ ڈبلیو ڈبلیو نورٹن اینڈ کمپنی۔

وان کریولڈ، ایم۔ (2021) ریاست کا عروج و زوال۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

یونٹ 3

معاشرہ اور ریاست

یونٹ رائٹر: ڈاکٹر عاصمہ خالد

یونٹ کا جائزہ لینے والا: ڈاکٹر سید عمران حیدر

مشمولات

صفحہ نمبر	
49	تعارف
50	مقاصد
51	پاکستانی معاشرہ
53	3.12 ریاست اور حکومت: تاریخی جائزہ
58	3.3 حکومت کا ڈھانچہ
64	3.4 حکومت کے پارلیمانی ڈھانچے کی اہم خصوصیات
65	3.5 ایگزیکٹو، مقننہ اور عدلیہ کے اختیارات اور افعال
67	خود تشخیص کے سوالات
68	مزید پڑھنا

تعارف

معاشرے اور ریاست کے درمیان تعلق ایک پیچیدہ اور متحرک ہے، جو اکثر سیاسیات، سماجیات اور فلسفہ میں پڑھا جاتا ہے۔ معاشرہ اور ریاست دونوں بنیادی تصورات ہیں جو انسانی برادریوں کی ساخت اور کام کاج کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ سوشیالوجی کے طالب علم ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ معاشرے کی تعریف ایسے افراد کے گروپ کے طور پر کی جاتی ہے جو مشترکہ ثقافت، اقدار، ادارے، اور ایک مخصوص جغرافیائی علاقے میں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ جبکہ، ریاست ایک سیاسی تنظیم ہے جس کا ایک متعین علاقہ، ایک حکومت، اور قوانین بنانے اور نافذ کرنے کا اختیار ہے۔

معاشرہ اور ریاست ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ معاشرے ارکان کے درمیان نظم و ضبط قائم کرنے، تحفظ فراہم کرنے اور تعاملات کو منظم کرنے کے لیے ریاستیں تشکیل دیتے ہیں۔ ریاست، بدلے میں، اپنی قانونی حیثیت اور تاثیر کے لیے معاشرے کی حمایت اور تعمیل پر انحصار کرتی ہے۔

سماجی معاہدے کا تصور، جسے تھامس ہوبس، جان لاک، اور ژان جیک روسو جیسے سیاسی فلسفیوں نے متعارف کرایا تھا، تجویز کرتا ہے کہ معاشرے میں افراد رضاکارانہ طور پر اپنے باقی حقوق کے تحفظ اور نظم و ضبط کی بحالی کے بدلے ریاست کو کچھ آزادیاں ترک کر دیتے ہیں۔

ریاست کئی کام انجام دیتی ہے، بشمول امن و امان کو برقرار رکھنا، شہریوں کا تحفظ، عوامی اشیا اور خدمات کی فراہمی، اور معاشی سرگرمیوں کو منظم کرنا۔ یہ افعال اکثر سماجی ضروریات اور توقعات سے متعین ہوتے ہیں۔ سماجی اقدار، اصول اور ثقافتی عوامل ریاست کی نوعیت اور پالیسیوں کو تشکیل دیتے ہیں۔ سیاسی فیصلے اکثر معاشرے کے اندر مروجہ اقدار سے متاثر ہوتے ہیں۔

معاشرے اور ریاست کے درمیان طاقت کی حرکیات مختلف نتائج کا باعث بن سکتی ہے۔ جمہوری معاشروں میں، ریاست کی قانونی حیثیت حکمرانوں کی رضامندی سے حاصل ہوتی ہے۔ آمرانہ یا مطلق العنان نظام میں، ریاست معاشرے پر اہم کنٹرول حاصل کر سکتی ہے۔ سول سوسائٹی، جس میں غیر سرکاری تنظیمیں، کمیونٹی گروپس، اور دیگر رضاکارانہ انجمنیں شامل ہیں، افراد اور ریاست کے درمیان ثالثی کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ریاستی طاقت پر ایک چیک کے طور پر کام کرتا ہے اور شہریوں کی شرکت کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔

معاشرے اور ریاست کے درمیان تناؤ اور تنازعات ہو سکتے ہیں، خاص طور پر جب ناانصافی، حقوق کی خلاف ورزی، یا پالیسیوں پر اختلاف پایا جاتا ہو۔ تاہم، دونوں اداروں کی مجموعی بہبود کے لیے تعاون بھی ضروری ہے۔ عالمگیریت کے تناظر میں، معاشرے اور ریاست کے درمیان تعلق قومی سرحدوں سے باہر پھیلا ہوا ہے۔ بین الاقوامی تنظیمیں اور عالمی حرکیات تیزی سے معاشروں اور ریاستوں دونوں کو متاثر کرتی ہیں۔

ریاستی-معاشرے کے انتظامات ریاستی اور غیر ریاستی اداکاروں کے درمیان پالیسی اتفاق رائے تک پہنچنے کے لیے باہمی تعاون کے ذرائع سے مختلف ہوتے ہیں جہاں ریاست معاشرے اور پالیسی سازی پر حاوی ہوتی ہے۔ دونوں کے درمیان، دوسری شکلیں موجود ہیں جن میں کچھ غیر ریاستی کھلاڑی دوسروں سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں، بعض اوقات ریاست سے بھی زیادہ (صابری، 2022)۔

معاشرے اور ریاست کے درمیان پیچیدہ تعلقات کو سمجھنا موثر حکمرانی کے ڈھانچے کی تشکیل، سماجی ہم آہنگی کو یقینی بنانے اور آبادی کی متنوع ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جو معاشرے اور ریاستوں کے بدلتے ہوئے حالات اور عالمی چیلنجوں کے مطابق ڈھالنے کے ساتھ ساتھ ارتقا پذیر ہوتا رہتا ہے۔

مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے:

- ریاست اور حکومت کے بارے میں جاننے کے لیے پاکستانی معاشرے کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔
- حکومت کے ڈھانچے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کریں۔
- حکومت کے پارلیمانی ڈھانچے کی انسانی خصوصیات کا علم حاصل کریں۔
- ایگزیکٹو، قانون ساز اور عدلیہ کے اختیارات اور افعال کے بارے میں جانیں۔

اہم موضوعات

- 3.1 پاکستانی معاشرہ
3.2 ریاست اور حکومت: تاریخی جائزہ
3.3 حکومت کا ڈھانچہ

3.4 حکومت کے پارلیمانی ڈھانچے کی اہم خصوصیات 3.5 ایگزیکٹو، مقننہ اور عدلیہ کے اختیارات اور افعال

3.1 پاکستانی سوسائٹی

پاکستان کا ثقافتی منظر درحقیقت تاریخی، مذہبی اور علاقائی عوامل سمیت مختلف اثرات کے پیچیدہ تعامل سے تشکیل پاتا ہے۔ جب کہ اسلام پاکستان میں ایک غالب اور متحد قوت ہے، ملک کی تاریخ، خاص طور پر ہندوستان کے ساتھ تقسیم سے پہلے کے تعلق نے اس کی ثقافت پر دیرپا اثر چھوڑا ہے۔ مزید برآں، سماجی اصول، بشمول پدرانہ نظام اور بزرگوں کا احترام، پاکستان کے سماجی تانے بانے میں حصہ ڈالتے ہیں۔

پاکستانی معاشرہ انتہائی سطحی ہے۔ پاکستان میں جاگیرداری، جبر، کرپشن اور قبائلیت کی روایت ہے۔ دیہی علاقوں پر اب بھی زیادہ تر دولت مند زمینداروں کا کنٹرول ہے جنہیں جاگیردار کہا جاتا ہے، جبکہ شہر زیادہ متحرک ہیں اور سماجی نقل و حرکت کے لیے زیادہ مواقع فراہم کرتے ہیں۔

مذہبی اثر و رسوخ

اسلام پاکستان کے ثقافتی اور معاشرتی اصولوں کی تشکیل میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ ملک 1947 میں مسلمانوں کے لیے ایک وطن کے طور پر بنایا گیا تھا، اور آبادی کی اکثریت کا تعلق مذہب اسلام سے ہے۔ اسلامی تعلیمات مساوات، انصاف اور ساتھی انسانوں کے احترام پر زور دیتی ہیں۔

تاریخی اور ثقافتی تسلسل

پاکستان کی ایک بھرپور تاریخ ہے جو ملک کے قیام سے پہلے کی ہے۔ قدیم ہندوستانی رسم و رواج اور روایات کا اثر، جزوی طور پر، خطے میں تاریخی اور ثقافتی تسلسل کا عکاس ہے۔

سماجی درجہ بندی

اسلام کے مساویانہ اصولوں کے باوجود پاکستان سمیت مختلف معاشروں میں ذات پات، نسل اور معاشی حیثیت جیسے عوامل پر مبنی سماجی درجہ بندی برقرار ہے۔ یہ سماجی تعاملات اور مواقع میں تفریق میں حصہ ڈال سکتا ہے۔

پدرانہ نظام

پاکستانی معاشرے کی پدرانہ فطرت ثقافتی روایات اور مذہبی تعلیمات کی تشریحات کے امتزاج سے متاثر ہے۔ جب کہ اسلام صنفی مساوات کو فروغ دیتا ہے، ثقافتی طریقوں اور معاشرتی اصولوں کے نتیجے میں بعض اوقات صنفی تفاوت پیدا ہوتا ہے، جو زندگی کے مختلف پہلوؤں میں مردوں کی حمایت کرتا ہے۔ بزرگوں کے احترام پر زور ایک ثقافتی اور روایتی قدر ہے جس کی جڑیں پاکستان سمیت بہت سے معاشروں میں پیوست ہیں۔ اسے اکثر تقویٰ کی ایک شکل کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور اسے مذہبی تعلیمات، ثقافتی طریقوں اور خاندانی ڈھانچے کے ذریعے تقویت ملتی ہے۔

علاقائی اور نسلی تنوع

پاکستان نسلی اور لسانی اعتبار سے متنوع ہے، مختلف خطوں کے اپنے الگ الگ رسم و رواج اور روایات ہیں۔ یہ تنوع پورے ملک میں سماجی اصولوں اور طریقوں میں تغیرات میں حصہ ڈال سکتا ہے۔ نسلی اور ثقافتی تنوع کے باوجود، مذہب، خاص طور پر اسلام، متحد کرنے والے عنصر کے طور پر کام کرتا ہے۔ تاہم، مختلف نسلی گروہ کس طرح اسلام پر عمل کرتے ہیں مختلف ہو سکتے ہیں، جس سے سماجی تانے بانے میں مزید پیچیدگی شامل ہو جاتی ہے۔

عالمگیریت اور جدیدیت

عالمگیریت اور جدیدیت کے اثرات پاکستان میں معاشرتی اصولوں کو بھی متاثر کر رہے ہیں۔ شہری کاری، عالمی میڈیا کی نمائش، اور تعلیمی مواقع، خاص طور پر نوجوان نسل کے تناظر کو بدلنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کثیر لسانی سوسائٹی

پاکستان پاکستانی معاشرے کے اندر ایک بھرپور ثقافتی اور نسلی تنوع ہے۔ پاکستان میں لسانی تنوع کی خصوصیت ہے، جس میں مختلف نسلی گروہ مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ اردو قومی زبان کے طور پر کام کرتی ہے، لیکن پنجابی، پشتو، سندھی، سرائیکی، اور بلوچی بڑی علاقائی زبانوں میں سے ہیں۔ مختلف لسانی گروہوں کی موجودگی، بشمول ڈارڈک زبانیں بولنے والے نسلی گروہ، اس لسانی فراوانی کی عکاسی کرتے ہیں جو پاکستان کی ثقافتی ٹیپسٹری میں حصہ ڈالتی ہے۔

روایتی خاندانی اقدار بمقابلہ شہری کاری

پاکستانی معاشرے میں روایتی خاندانی اقدار کو اہمیت حاصل ہے، لیکن سماجی و اقتصادی عوامل کی وجہ سے شہریت نے خاص طور پر شہری علاقوں میں جوہری خاندانی نظام کو جنم دیا ہے۔

مڈل کلاس کا ظہور

کراچی، لاہور اور دیگر جیسے شہری مراکز میں متوسط طبقے کی ترقی زیادہ آزادانہ سمتوں کی خواہش سے وابستہ ہے، جو آبادی کے بعض طبقات میں بدلتی ہوئی خواہشات اور اقدار کی عکاسی کرتی ہے۔ ثقافتی طریقوں اور قدامت پسندی کے لحاظ سے سخت علاقائی اختلافات ہیں۔ اگرچہ شہری علاقے زیادہ ترقی پسند ہو سکتے ہیں، لیکن افغانستان کی سرحد سے متصل شمال مغربی علاقے اکثر قدامت پسند رہتے ہیں، جو صدیوں پرانے قبائلی رسم و رواج سے متاثر ہیں۔

منفرد نسلی گروہ

بروشو، کالاں اور ہلتی جیسے منفرد نسلی گروہوں کا ذکر ملک کے اندر موجود تنوع کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ گروہ کی اپنی الگ ثقافتی روایات، روایات اور تاریخیں ہیں۔

متنوع زبان کے گروپس

پاکستانی معاشرے کی پیچیدگی کو سمجھنے کے لیے اس تنوع کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ یہ ہر نسلی گروہ کی منفرد شراکت کو تسلیم کرنے کی اہمیت اور ایسی جامع پالیسیوں کی ضرورت پر زور دیتا ہے جو قوم کے اندر ثقافتی رونق کا احترام کریں اور ان کو ایڈجسٹ کریں۔

انسانی ترقی کا اشاریہ (189) 154 ممالک میں سے درجہ بندی۔ ہیومن ڈویلپمنٹ انڈیکس (HDI) متوقع عمر، تعلیم، اور آمدنی فی کس اشارے کا ایک جامع شماریات ہے۔

ایک ملک اس وقت اعلیٰ ایچ ڈی آئی اسکور کرتا ہے جب پیدائش کے وقت متوقع عمر طویل ہو، تعلیم کی مدت زیادہ ہو، اور فی کس آمدنی زیادہ ہو (اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کی انسانی ترقی کی رپورٹ، 2023)۔

3.2 ریاست اور حکومت: تاریخی جائزہ

پاکستان میں اس کے ابتدائی سالوں کے دوران آئینی ترقی کے اہم پہلو 1947 میں آزادی حاصل کرنے کے بعد۔ یہاں کلیدی نکات کی بریک ڈاؤن ہے:

(a) آئین ساز اسمبلی اور عبوری مقننہ (1947)

1947 میں پاکستان کے لیے آئین بنانے کا کام ایک دستور ساز اسمبلی کو سونپا گیا۔ اس اسمبلی نے 1935 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعات کے تحت عبوری مقننہ کے طور پر بھی کام کیا، جس نے عبوری آئین کے طور پر اس وقت تک کام کیا جب تک کہ ایک نیا باضابطہ طور پر اپنایا نہ جائے۔

(ب) پہلا آئین 1956 میں

پاکستان کا پہلا آئین دستور ساز اسمبلی نے 1956 میں نافذ کیا تھا۔ اس آئین کا ڈھانچہ 1935 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سے مشابہت رکھتا تھا، جس میں ایوان صدر کے وسیع اختیارات پر زور دینے والی ایک غیر قانونی روایت تھی۔ صدر کو وسیع اختیار دیا گیا تھا جس میں وفاقی اور صوبائی پارلیمانی حکومتوں کو معطل کرنے کی صلاحیت بھی شامل تھی۔ اس کی اہم خصوصیات یہ ہیں کہ 1956 کے آئین نے پاکستان کو جمہوریہ قرار دیا، جس سے برطانوی ولی عہد کے زیر تسلط اس کی حیثیت ختم ہو گئی۔ آئین 23 مارچ 1956 کو نافذ ہوا جسے اب پاکستان میں یوم جمہوریہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ آئین نے ایک پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا، جس میں ایگزیکٹو، مقننہ اور عدلیہ کے درمیان اختیارات کی تقسیم پر زور دیا گیا۔ ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ قومی اسمبلی ایوان زیریں تھی جبکہ سینیٹ (جسے ریاستوں کی کونسل کہا جاتا ہے) ایوان بالا تھا۔ تاہم، سینیٹ ابتدائی طور پر 1956 کے آئین کے تحت نہیں بنی تھی۔ یہ بعد میں 1973 کے آئین کے ذریعے قائم کیا گیا تھا۔ اس آئین میں، وزیر اعظم چیف ایگزیکٹو تھا، جو حکومت کی انتظامیہ اور کام کاج کا ذمہ دار تھا، جبکہ صدر مملکت کا رسمی سربراہ تھا۔ 1956 کے آئین میں بنیادی حقوق، شہریوں کے لیے بنیادی آزادیوں اور تحفظات کو یقینی بنانا، جیسے کہ آزادی اظہار رائے، رازداری کا حق، قانون کے سامنے مساوات، اور امتیازی سلوک کے خلاف تحفظ کی دفعات شامل تھیں۔

(ج) 1962: نیا آئین اور مرکزی طاقت

مارشل لاء کے دور میں 1962 میں نیا آئین نافذ کیا گیا۔ آئین میں صدر اور قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب کے لیے ایک انتخابی کالج کے مترادف ہے جو مقامی کونسلوں کے اراکین پر مشتمل ہے۔ تاہم، صدر کے پاس قومی اسمبلی کو تحلیل کرنے، وزیر اعظم کی تقرری اور کلیدی پالیسیوں کو براہ راست کنٹرول کرنے کی صلاحیت سمیت اختیارات تھے۔ اس کے علاوہ، صدر آرڈیننس جاری کر سکتا ہے، سپریم کورٹ میں ججوں کی تقرری کر سکتا ہے، اور حکومت کے انتظام پر خاصا اثر و رسوخ رکھتا ہے۔ صدر کو عام قانون سازی کے عمل کو نظرانداز کرتے ہوئے آرڈیننس کے ذریعے قانون سازی کرنے کا اختیار بھی حاصل تھا۔ اس آئین میں، قومی اسمبلی قومی سطح پر بنیادی قانون ساز ادارہ تھا، جب کہ محدود اختیارات کے باوجود ہر صوبے کی اسمبلی تھی۔ اسمبلیوں کے ممبران کا انتخاب بلواسطہ طور پر مقامی کونسل کے نمائندوں کے ذریعے کیا جاتا تھا، جس نے ایک ایسا نظام تشکیل دیا جہاں عوامی نمائندگی کو کمزور کر دیا گیا۔ جبکہ

اسمبلیاں قوانین پاس کرسکتی ہیں، یہ صدر کی منظوری سے مشروط تھے، اور صدر کے پاس انہیں تحلیل کرنے کا اختیار تھا، جس سے طاقت میں عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔

1962 کے آئین کی ایک اور خصوصیت الیکٹورل کالج کے حصے کے طور پر مقامی کونسلیں تھیں، جو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کے ساتھ صدر کے انتخاب کے لیے ذمہ دار تھیں۔ 1962 کا آئین 1971 تک نافذ رہا جب اسے سیاسی بحران اور بنگلہ دیش کی آزادی کی جنگ کے بعد منسوخ کر دیا گیا جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) کی علیحدگی ہوئی۔

1970-71 (د) کا سیاسی بحران

1970-71 میں ایک اہم پیش رفت ہوئی، جس سے سیاسی بحران پیدا ہوا۔ قومی اسمبلی میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی نمائندگی میں برابری کے فارمولے کو ترک کرنے سے بحران پیدا ہوا۔ برابری کے بجائے، نظام آبادی کے لحاظ سے نمائندگی پر منتقل ہو گیا، جس سے مشرقی پاکستان کو قومی اسمبلی میں قطعی اکثریت مل گئی۔

نمائندگی میں اس تبدیلی نے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان سیاسی تناؤ میں اہم کردار ادا کیا اور بالآخر 1971 میں بنگلہ دیش کی آزادی کی جنگ کے نتیجے میں ہونے والے واقعات میں ایک کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں بنگلہ دیش کی آزاد ریاست کی تشکیل ہوئی۔

ای: 1973 تیسرے آئین کو اپنانا

اپریل 1973 میں، پاکستان نے 1935 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے بعد اپنا تیسرا آئین اپنایا۔ اس نے پچھلے 1962 کے آئین کی جگہ لے لی اور اسے زیادہ متوازن، جمہوری اور جامع نظام بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ 1973 کے آئین کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

پارلیمانی نظام حکومت:

دو ایوانوں والی مقننہ: آئین نے قومی اسمبلی (ایوان زیریں) اور سینیٹ (ایوان بالا) پر مشتمل ایک دو ایوانی مقننہ قائم کیا۔ اس کا مقصد ایک ایسا نظام بنانا تھا جہاں براہ راست منتخب نمائندے اور صوبوں کی نمائندگی کرنے والے دونوں قانون سازی میں حصہ لے سکیں۔ وزیر اعظم حکومت کے سربراہ کے طور پر: وزیر اعظم ملک کا چیف ایگزیکٹو بن گیا، حکومت چلانے کا ذمہ دار، جبکہ صدر محدود اختیارات کے ساتھ رسمی سربراہ مملکت بن گیا۔ صدر کا کردار: صدر کے پاس وزیر اعظم کے مشورے پر عمل کرنے کے اختیارات تھے، جس نے پارلیمانی نظام کو تقویت بخشی اور صدر کے اختیار کو بڑی حد تک علامتی اور رسمی کردار تک محدود کر دیا۔

وفاقی ڈھانچہ اور صوبائی خود مختاری:

اختیارات کی تقسیم: آئین نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم کی وضاحت کی ہے۔ وفاقی قانون سازی کی فہرست میں ان موضوعات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے جن پر صرف وفاقی حکومت قانون سازی کر سکتی ہے، جبکہ صوبائی اسمبلیوں کو صوبائی قانون ساز فہرست میں معاملات پر خصوصی کنٹرول دیا گیا ہے۔ آئین نے چاروں صوبوں پنجاب، سندھ، خیبرپختونخوا (سابقہ شمال مغربی سرحدی صوبہ) اور بلوچستان کو تسلیم کیا اور ان کی اپنی حکومتیں رکھنے کے حق کو تسلیم کیا۔ مزید برآں، پچھلے آئینوں کے مقابلے میں، 1973 کے آئین کا مقصد صوبائی اسمبلیوں کو زیادہ خود مختاری اور ان کے مقامی معاملات پر کنٹرول کے ساتھ باختیار بنانا تھا، حالانکہ عملی طور پر، صوبائی خود مختاری اور وسائل کی تقسیم پر کچھ تناؤ برقرار تھا۔

بنیادی حقوق:

آئین میں حقوق کا ایک جامع بل شامل ہے، جس میں تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے، جیسے کہ آزادی اظہار، اسمبلی اور انجمن، زندگی اور آزادی کا حق، قانون کے سامنے برابری، امتیازی سلوک کے خلاف تحفظ، اور رازداری اور جائیداد کا حق۔

اسلامی دفعات: آئین اسلام کو ریاستی مذہب قرار دیتا ہے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے دفعات شامل کرتا ہے کہ قوانین اسلامی اصولوں کے مطابق ہوں، حالانکہ یہ غیر مسلم شہریوں کے مذہبی حقوق کے تحفظ کی ضمانت بھی دیتا ہے۔

یہ آئین 1977 میں معطل کر دیا گیا، جس سے سیاسی عدم استحکام کا ایک اور دور شروع ہوا۔

1981 عبوری آئینی حکم اور مارشل لاء:

مارچ 1981 میں، ایک عبوری آئینی حکم (PCO) جاری کیا گیا، جس نے مارشل لاء کے تحت حکومت کے لیے ایک فریم ورک قائم کیا۔ اس عرصے میں باقاعدہ آئینی حکم کی معطلی دیکھی گئی۔

1985 آئین کی بحالی اور ترمیم:

چار سال بعد، 1985 میں، 1973 کے آئین کی بحالی کے لیے ایک عمل شروع کیا گیا۔ اکتوبر 1985 تک، ایک نو منتخب قومی اسمبلی نے صدر کو غیر معمولی اختیارات دینے ہوئے آئین میں ترمیم کی تھی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ صدر نے قومی اسمبلی کے کسی بھی رکن کو وزیر اعظم مقرر کرنے کا اختیار حاصل کر لیا۔

یہ واقعات آئینی تبدیلیوں، مارشل لاء کے ادوار، اور مخصوص مدت کے دوران پاکستان میں اقتدار کی تقسیم میں تبدیلیوں کے بار بار آنے والے نمونوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ سیاسی عدم استحکام اور فوجی حکمرانی کے ادوار سے گزرتے ہوئے ملک نے آئینی پیش رفت اور ترامیم کا ایک سلسلہ دیکھا۔

1988 فوجی حکمرانی اور سویلین حکومت کا خاتمہ:

1988 میں فوجی حکمرانی کے خاتمے کے بعد اسی سال نومبر میں قومی اسمبلی کے انتخابات ہوئے۔ نئے صدر نے وزیر اعظم کی تقرری کے لیے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے 1973 کے ترمیم شدہ آئین کے تحت ایک سویلین حکومت تشکیل دی۔

1997 وزیر اعظم کی طرف سے آئینی تبدیلیاں:

1997 میں وزیراعظم نے آئین میں دو اہم تبدیلیاں کیں۔ پہلی تبدیلی نے موجودہ حکومت کو بٹانے کے صدر کے اختیارات کو منسوخ کر دیا۔ دوسری تبدیلی نے وزیر اعظم کو یہ اختیار دیا کہ وہ کسی بھی رکن کو پارلیمنٹ سے برخاست کر دیں جو پارٹی لائنز کے مطابق ووٹ نہیں دے رہا تھا، جس سے قومی اسمبلی کے عدم اعتماد کا ووٹ دینے کے اختیار کو مؤثر طریقے سے ختم کر دیا گیا۔

1999 فوجی حکومت کی واپسی اور آئینی معطلی:

1999 میں، ایک فوجی حکومت اقتدار میں واپس آئی، جس کے نتیجے میں آئین معطل ہو گیا۔ چیف ایگزیکٹو نے ابتدائی طور پر حکم نامے کے ذریعے حکومت کی اور بعد میں اسے 2001 میں صدر بنا دیا گیا۔

2002 آئین اور LFO دفعات کی بحالی:

2002 میں ایک قومی ریفرنڈم کے بعد آئین کو بحال کیا گیا۔ قانونی فریم ورک آرڈر (LFO) کے نام سے دفعات متعارف کروائی گئیں، صدارتی اختیارات کو بحال کرتے ہوئے

1997 میں بٹا دیا گیا۔

(f) پاکستان کے آئین میں 81 ویں ترمیم

18 ترمیم 2010 میں منظور کی گئی تھی، اور یہ ملک کی تاریخ میں سب سے اہم قانون سازی کی تبدیلیوں میں سے ایک ہے، کیونکہ اس کا مقصد وفاقی ڈھانچے کو مضبوط کرنا اور مرکزی حکومت سے اختیارات صوبوں کو منتقل کرنا تھا۔ 81 ویں ترمیم کے اہم نکات اور اثرات یہ ہیں:

پس منظر:

81 ویں ترمیم پاکستان کی قومی اسمبلی سے منظور کی گئی تھی اور 18 اپریل 2010 کو اس وقت کے صدر آصف علی زرداری نے اس پر دستخط کیے تھے۔ یہ وسیع تر آئینی اصلاحات کا حصہ تھا جس کا مقصد اقتدار کے ڈھانچے میں عدم توازن کو دور کرنا تھا جو 1973 کے آئین کے تحت موجود تھا، خاص طور پر وفاقی حکومت کی مرکزیت میں۔

اہم خصوصیات:

اس ترمیم نے وفاقی حکومت سے مختلف اختیارات اور کام صوبائی حکومتوں کو منتقل کر کے صوبوں کی خود مختاری میں نمایاں اضافہ کیا۔ اس ترمیم نے 2003 کی 71 ویں ترمیم کو منسوخ کر دیا، جس نے صدر کے اختیارات اور مرکزی اختیارات میں اضافہ کیا تھا۔ اس اقدام نے قومی اسمبلی کو تحلیل کرنے کے صدر کے اختیارات کو ختم کر کے پارلیمانی نظام حکومت کو بحال کر دیا۔ صوبوں کو ان کے معاشی، انتظامی اور قانون سازی کے معاملات پر زیادہ کنٹرول دیا گیا، جس سے وہ زیادہ خود انحصاری بن گئے۔ کنکرنٹ لسٹ، جس میں ایسے مضامین شامل تھے جن پر وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتیں قانون سازی کر سکتی تھیں، کو ختم کر دیا گیا۔ اس نے مؤثر طریقے سے صوبوں کو صحت، تعلیم اور مقامی حکومت سمیت متعدد موضوعات پر خصوصی کنٹرول فراہم کیا۔ اس ترمیم نے صدر کے اختیارات کو کم کرتے ہوئے ملک کے چیف ایگزیکٹو کے طور پر وزیر اعظم کے کردار کو تقویت دی۔ 81 ویں ترمیم نے عدالتی تقرری کے عمل کی بھی تشکیل نو کی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کا تقرر ایک عدالتی کمیشن کرے گا، جس میں عدلیہ، ایگزیکٹو اور قانونی برادری کے نمائندے شامل ہوں گے۔

وفاقی اور صوبائی تعلقات پر اثرات:

صوبوں کو زیادہ مالی اور قانون سازی کی خود مختاری حاصل ہوئی، جس سے وہ اپنی منفرد ضروریات کے مطابق فیصلے اور پالیسیاں بنانے کے قابل ہوئے۔ اسے گورننس کو زیادہ ذمہ دار اور مقامی سیاق و سباق کے مطابق بنانے کی جانب ایک قدم کے طور پر دیکھا گیا۔ 81 ویں ترمیم نے قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے ذریعے صوبوں کے درمیان محصولات کی تقسیم کے فارمولے کو تبدیل کر دیا۔

ایوارڈ، وفاقی وسائل کی زیادہ منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا۔ پارلیمانی نظام کی بحالی کے ذریعے، ترمیم نے پاکستان کے سیاسی ڈھانچے کو جمہوری بنانے اور صدارتی اختیارات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا، جو ماضی میں پارلیمانی طرز حکمرانی کو کمزور کرنے کے لیے استعمال ہوتے رہے تھے۔

لوکل گورننس پر اثرات:

81 ویں ترمیم نے صوبوں کو اپنا مقامی حکومتی نظام قائم کرنے کا آئینی مینڈیٹ دیا، جس کے نتیجے میں صوبوں میں مختلف ڈھانچے اور طرز عمل سامنے آئے۔ یہ شفٹ رکھی

مقامی حکومتوں کی بنیاد مقامی مسائل کے انتظام میں زیادہ نمائندہ اور فعال ہونا۔ زیادہ خود مختاری کے ساتھ، صوبوں کو مقامی حکومتیں قائم کرنے کا اختیار دیا گیا، جو علاقائی ضروریات کو زیادہ مؤثر طریقے سے حل کر سکتی ہیں۔ یہ مرکزی نظام سے ایک اہم تبدیلی تھی جہاں مقامی حکومتیں اکثر صوبائی دارالحکومتوں سے سخت کنٹرول میں رہتی تھیں۔

چیلنجز اور تنقید:

اگرچہ 81ویں ترمیم ایک بڑی آئینی اصلاحات تھی لیکن اس کے نفاذ کو چیلنجز کا سامنا تھا۔ صوبے بعض اوقات نئی ذمہ داریوں کو مؤثر طریقے سے سنبھالنے کی صلاحیت کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں۔ اقتدار کی تبدیلی نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان ہم آہنگی اور تعاون کے بارے میں سوالات کو جنم دیا، خاص طور پر اقتصادی پالیسی، سلامتی اور قومی مفادات جیسے شعبوں میں۔ جب کہ صوبوں نے زیادہ وسائل پر کنٹرول حاصل کر لیا، انہیں اپنے مالیات کے انتظام کے چیلنجز کا بھی سامنا کرنا پڑا کیونکہ آمدنی کے کچھ بڑے ذرائع پر وفاقی حکومت کا کنٹرول برقرار تھا۔

81ویں ترمیم پاکستان کے سیاسی اور آئینی منظر نامے میں ایک تاریخی پیشرفت تھی۔ اس نے طاقت کا توازن وفاقی حکومت سے صوبوں کی طرف منتقل کر دیا، اختیارات کو مرکزیت دی اور زیادہ علاقائی خود مختاری کو فروغ دیا۔ اگرچہ اس نے صوبوں کو باختیار بنانے اور جمہوری طرز حکمرانی کی حمایت پر مثبت اثرات مرتب کیے ہیں، لیکن نفاذ اور رابطہ کاری میں درپیش چیلنجز نے ظاہر کیا ہے کہ اس کے اہداف کو مکمل طور پر حاصل کرنے کے لیے مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔

(ویشنل فنانس کمیشن (NFC) ایوارڈ

نیشنل فنانس کمیشن (این ایف سی) ایوارڈ پاکستان میں وفاقی حکومت اور صوبوں کے درمیان مالی وسائل کی تقسیم کا ایک اہم طریقہ کار ہے۔ یہ ایک آئینی شق ہے جس کا مقصد پورے ملک میں متوازن ترقی کو فروغ دینے کے لیے محصولات کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا ہے۔ پاکستان میں این ایف سی ایوارڈ کا تفصیلی جائزہ یہ ہے:

پس منظر اور مقصد

این ایف سی پاکستان کے 1973 کے آئین کے آرٹیکل 160 کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ اسے وفاقی حکومت اور صوبوں کے درمیان مالی عدم توازن کو دور کرنے اور محصولات کی تقسیم کے لیے منصفانہ اور شفاف نظام کو یقینی بنانے کے لیے بنایا گیا تھا۔ این ایف سی ایوارڈ کا بنیادی مقصد مرکزی حکومت کی طرف سے جمع کردہ وفاقی محصولات کو ایک فارمولے کے مطابق صوبوں کو مختص کرنا ہے جس میں آبادی، محصولات کی پیداواری صلاحیت اور دیگر عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے، علاقائی اقتصادی ترقی کو فروغ دینا اور تفاوت کو کم کرنا ہے۔

ساخت اور ساخت: NFC پر مشتمل ہے:

0 وفاقی وزیر خزانہ، جو چیئرپرسن کے طور پر کام کرتا ہے۔

0 صوبوں کے وزرائے خزانہ۔

0 دیگر نمائندے یا اہلکار جو وفاقی یا صوبائی کی طرف سے نامزد کیے گئے ہیں۔

حکومتیں

NFC وقتاً فوقتاً ریونیو شیئرز کی تقسیم کا جائزہ لینے اور تجویز کرنے کے لیے میٹنگ کرتا ہے، عام طور پر ہر پانچ سال بعد، یا جیسا کہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔

ریونیو شیئرنگ فارمولا

این ایف سی ایوارڈ پہلے سے طے شدہ فارمولے کی بنیاد پر صوبوں کو وفاقی محصولات (جیسے انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، اور وفاقی حکومت کی طرف سے جمع کردہ دیگر ٹیکس) کا خالص تقسیم کرنے والا پول مختص کرتا ہے۔ مختص فارمولہ عوامل پر غور کرتا ہے جیسے:

o آبادی: ہر صوبے میں آبادی کا تناسب۔

o محصولات جمع کرنا: صوبوں کی آمدنی پیدا کرنے کی صلاحیت۔

o پسماندگی اور ترقی کی ضروریات: غریب صوبوں کی مدد کے لیے ایڈجسٹمنٹ ترقی

o علاقہ اور دیگر عوامل: جغرافیائی علاقہ اور مخصوص ضروریات یا چیلنجز کچھ ایوارڈز میں صوبوں کا بھی خیال رکھا جا سکتا ہے۔

آمدنی کی تقسیم کے لیے استعمال ہونے والا فارمولہ ہر NFC ایوارڈ کے ساتھ مختلف ہو سکتا ہے، جو سیاسی، معاشی اور سماجی ترجیحات میں تبدیلیوں کی عکاسی کرتا ہے۔

حالیہ پیش رفت اور مستقبل:

2010 کا NFC ایوارڈ اب بھی نافذ ہے، اور جب کہ اس نے اپنے مقاصد کو کافی حد تک پورا کر لیا ہے، ایک نئے ایوارڈ کے لیے بات چیت جاری ہے، جو اکثر سیاسی اختلافات اور قومی اقتصادی صورتحال میں تبدیلیوں کی وجہ سے رکاوٹ بنتی ہے۔ مستقبل کے این ایف سی ایوارڈز میں پاکستان کے ترقیاتی منظر نامے کو درپیش جدید چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ماحولیاتی تبدیلی، وسائل کے انتظام اور اقتصادی اصلاحات جیسے عوامل پر غور کیا جا سکتا ہے۔

این ایف سی ایوارڈ پاکستان کے صوبوں کے درمیان مالی توازن برقرار رکھنے اور مساوات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگرچہ اس عمل نے صوبوں کی مالی پوزیشن کو بہتر کیا ہے اور ترقی میں اپنا حصہ ڈالا ہے، لیکن اسے موثر محصولات، سیاسی اختلاف اور علاقائی تفاوت سے متعلق چیلنجوں کا بھی سامنا ہے۔ معاشی اور سماجی ضروریات کے مطابق این ایف سی ایوارڈ کے مسلسل ارتقاء کو یقینی بنانا مستقبل میں قومی یکجہتی اور پائیدار ترقی کے فروغ کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

3.3 حکومت کا ڈھانچہ

1973 کے آئین میں اسلام کو ریاست کا مذہب تسلیم کرتے ہوئے پاکستان کو ایک وفاقی جمہوریہ کے طور پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ پاکستان کو چار وفاقی اکائیوں، پنجاب، سندھ، کے پی کے اور بلوچستان کا فیڈریشن بننا تھا۔ آئین پارلیمانی تھا، مرکز میں دو ایوانوں والی مقننہ کے ساتھ دو ایوانوں، قومی اسمبلی اور سینیٹ پر مشتمل تھا۔ اگرچہ 1973 کا آئین 1970 کی دہائی کے آخر / 1980 کی دہائی کے اوائل میں فوجی حکمرانی کے دوران التواء کا شکار رہا اور آج تک اس میں 19 بار ترمیم کی جا چکی ہے، فی الحال یہ ریاست پر حکومت کرنے والا آئین ہے۔ آئین میں 81 ویں ترمیم، جو اپریل 2010 میں منظور کی گئی تھی، نے فوجی حکومتوں کے دوران متعارف کرائی گئی زیادہ تر آئینی تبدیلیوں کو ختم کر دیا، اور ساتھ ہی ساتھ شمال مغربی سرحدی صوبے کا نام باضابطہ طور پر تبدیل کر کے خیبر پختونخواہ رکھ دیا، اور صوبوں کو زیادہ خود مختاری دی گئی۔

آئین ایک نازک چیک اینڈ بیلنس فراہم کرتا ہے۔ اختیارات کی تقسیم کا ایگزیکٹو کے درمیان، قانون سازی اور عدالتی حکومت کی شاخیں، یہ پاکستان میں حکومت کی تین شاخیں ہیں اور ہر شاخ اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ایگزیکٹو

1973 کے آئین میں کہا گیا تھا کہ صدر مملکت کا سربراہ ہونا تھا۔ صدر کو پاکستان کے وزیر اعظم کے مشورے پر عمل کرنا تھا اور انہیں جسمانی یا ذہنی معذوری کی بنیاد پر ہٹایا جا سکتا تھا یا پارلیمنٹ کے ارکان کے دو تہائی ووٹ کے ذریعے آئین کی خلاف ورزی یا سنگین بدانتظامی کے الزام میں مواخذہ کیا جا سکتا تھا۔ (CIDOB, 2012)

صدر

پاکستان کے صدر کا انتخاب سینیٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین پر مشتمل الیکٹورل کالج کے ذریعے خفیہ رائے شماری کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ کوئی شخص جو مسلمان ہو اور اس کی عمر 45 سال سے کم نہ ہو اور وہ قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کا اہل ہو وہ صدارتی انتخاب لڑ سکتا ہے۔ صدر کا انتخاب 5 سال کی مدت کے لیے ہوتا ہے اور وہ اٹارنی جنرل، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے ججز اور چیف الیکشن کمشنرز کی تقرری کا مجاز ہوتا ہے۔ صوبائی حکومت میں، ہر صوبے میں صدر کی طرف سے ایک گورنر مقرر کرنا تھا۔ وہ دوبارہ منتخب ہو سکتا تھا لیکن دو مدت سے زیادہ عہدہ نہیں رکھ سکتا تھا (CIDOB, 2012)۔

وزیر اعظم

وزیراعظم کا تقرر صدر قومی اسمبلی کے اراکین میں سے کرتا ہے اور اسے ایوان میں اکثریت کی حمایت کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے۔ وزیر اعظم کی مدد وفاقی کابینہ کرتی ہے، وزراء کی ایک کونسل جس کے اراکین کا تقرر صدر وزیر اعظم کے مشورے پر کرتے ہیں۔ وفاقی کابینہ وزراء، وزرائے مملکت اور مشیروں پر مشتمل ہے۔

مقننہ

دو ایوانوں والی وفاقی مقننہ مجلس شوریٰ (مشورہ کی کونسل) ہے، جو سینیٹ (ایوان بالا) اور قومی اسمبلی (ایوان زیریں) پر مشتمل ہے۔ قومی اسمبلی کے اراکین قومی اسمبلی کا انتخاب عالمگیر بالغ رائے دہی (پاکستان میں اٹھارہ سال سے زائد عمر کے) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی کی 336 نشستیں ہیں، جن میں سے 272 کا انتخاب پہلے، بعد کے بعد کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ جو امیدوار کسی ایک حلقے میں ووٹوں کی اکثریت حاصل کرتا ہے اسے قومی یا صوبائی اسمبلی کا منتخب رکن نامزد کیا جاتا ہے۔ باقی 70 نشستوں میں سے 60 خواتین کے لیے اور 10 غیر مسلم اقلیتوں کے لیے مخصوص ہیں۔ انہیں متناسب نمائندگی کی بنیاد پر ان جماعتوں کو مختص کیا جاتا ہے جو براہ راست منتخب کردہ نشستوں میں سے 5% سے زیادہ جیتی ہیں۔

آبادی کی بنیاد پر چاروں صوبوں، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں اور اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری میں سے ہر ایک کو نشستیں مختص کی جاتی ہیں۔ قومی اسمبلی کے اراکین پارلیمانی مدت کے لیے خدمات انجام دیتے ہیں، جو کہ پانچ سال ہے، الا یہ کہ وہ مر جائیں یا جلد استعفیٰ دے دیں، یا جب تک کہ قومی اسمبلی تحلیل نہ ہو جائے۔

سینیٹ

سینیٹ ایک مستقل قانون ساز ادارہ ہے جس میں چاروں صوبوں میں سے ہر ایک سے مساوی نمائندگی ہوتی ہے، جسے ان کے متعلقہ صوبائی اسمبلیوں کے اراکین منتخب کرتے ہیں۔ سینیٹ کا چیئرمین، آئین کے تحت، صدر کے طور پر کام کرنے کے لیے اگلا ہے اگر عہدہ خالی ہو جائے اور جب تک نیا صدر باضابطہ طور پر منتخب نہ ہو جائے۔ وفاق کے زیر انتظام قبائل

ایریاز (فاٹا) اور اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری میں بھی سینیٹ میں پیش کرنے والے نمائندے ہوتے ہیں، 2 جس کے کل 100 ممبر ہوتے ہیں، جن میں سے 14 ممبران ہر صوبائی اسمبلی کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں، 8 ممبران وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) سے ان علاقوں کے ممبران قومی اسمبلی کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں، 2 ممبران، 1 خاتون اور 1 صوبائی اسمبلی کا ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوتا ہے۔ ہر صوبائی اسمبلی کے ممبران اسمبلی، 4 خواتین اور 4 ٹیکنوکریٹس کا انتخاب کرتے ہیں۔ سینیٹ کے ارکان کی مدت 6 سال ہے۔

سینیٹ اور قومی اسمبلی دونوں ہی قانون سازی شروع کر سکتے ہیں اور پاس کر سکتے ہیں سوائے منی بلز کے، جہاں قومی اسمبلی کو سینیٹ پر برتری حاصل ہے، خصوصی طور پر رقم کے معاملات پر قانون سازی کرتی ہے۔ وفاقی بجٹ اور تمام منی بلز کی منظوری صرف قومی اسمبلی ہی دے سکتی ہے۔ رقم کے معاملات کو چھوڑ کر، تاہم، دونوں ایوان قانون سازی کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔

وفاقی قانون سازی کی فہرست سے متعلق بل کسی بھی ایوان میں شروع ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک ایوان اکثریتی ووٹ سے بل پاس کرتا ہے، تو اسے دوسرے ایوان میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اگر دوسرا ایوان اسے ترمیم کے بغیر منظور کر لیتا ہے، تو اسے منظوری کے لیے صدر کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر بل، دوسرے ایوان میں منتقل کیا جاتا ہے، نوے دنوں کے اندر پاس نہیں ہوتا ہے یا اسے مسترد کر دیا جاتا ہے، تو اس پر پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں غور کیا جاتا ہے، جس ایوان میں بل کی ابتدا ہوئی تھی، کی درخواست پر صدر کو طلب کیا جائے گا۔ اگر بل دونوں ایوانوں کے ارکان کی اکثریت کے ووٹوں سے، ترمیم کے ساتھ یا اس کے بغیر، مشترکہ اجلاس میں منظور کیا جاتا ہے، تو اسے منظوری کے لیے صدر کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

صدر کو دس دنوں کے اندر دونوں ایوانوں سے منظور شدہ بلوں کی منظوری دینی ہوتی ہے۔ تاہم، فنانس بل کے علاوہ تمام بلوں میں، صدر بل کو پارلیمنٹ کو ایک پیغام کے ساتھ واپس بھیج سکتے ہیں جس میں درخواست کی گئی ہے کہ بل پر دوبارہ غور کیا جائے اور پیغام میں بیان کردہ ترمیم پر غور کیا جائے۔ پارلیمنٹ کو مشترکہ اجلاس میں بل پر دوبارہ غور کرنا ہے۔ اگر بل کو ترمیم کے ساتھ یا اس کے بغیر، موجود اور ووٹنگ کرنے والے زیادہ تر اراکین کے ووٹ سے دوبارہ منظور کیا جاتا ہے، تو اسے صدر کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور صدر کو دس دنوں کے اندر اپنی منظوری دینی ہوتی ہے۔ جس میں ناکامی کی صورت میں اس طرح کی منظوری دی گئی سمجھی جاتی ہے۔

عدلیہ

1973 کے آئین میں ایک آزاد اور خودمختار عدلیہ فراہم کی گئی۔ آئین شہریوں کو قانون کے ذریعے تحفظ حاصل کرنے کے حق کی ضمانت دیتا ہے، اور ان پر دو فرائض عائد کرتا ہے، جمہوریہ کے ساتھ وفاداری اور قانون کی اطاعت۔ کوئی بھی شخص جو آئین کو منسوخ کرنے یا اسے ختم کرنے کی کوشش یا سازش کرتا ہوا پایا گیا تو اسے سنگین غداری کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ آئین نے لوگوں کو کئی طرح کے بنیادی حقوق عطا کیے ہیں جیسے زندگی کا حق، آزادی، مساوات اور آزادی اظہار، تجارت اور انجمن۔ آئین نے بنیادی حقوق سے متصادم یا توہین آمیز قوانین کو بھی کالعدم قرار دیا ہے۔

عدلیہ میں سپریم کورٹ، صوبائی ہائی کورٹس، اور دیوانی اور فوجداری دائرہ اختیار استعمال کرنے والی دیگر کم عدالتیں شامل ہیں۔ سپریم کورٹ پاکستان کے عدالتی درجہ بندی میں سپریم کورٹ ہے، جو قانونی اور آئینی تنازعات کا حتمی ثالث ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان ایک چیف جسٹس پر مشتمل ہے اور صدر کی طرف سے مقرر کردہ 16 سے زیادہ جج نہیں ہیں۔ ہائی کورٹ کے جج کے طور پر 5 سال کا تجربہ یا ہائی کورٹ کے وکیل کے طور پر 15 سال کا تجربہ رکھنے والا شخص سپریم کورٹ کا جج مقرر ہونے کا اہل ہے۔

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا تقرر صدر کرتا ہے۔ سپریم کورٹ کے دیگر ججوں کا تقرر صدر چیف جسٹس سے مشاورت کے بعد کرتے ہیں۔ چیف جسٹس

اور سپریم کورٹ کے جج پینسٹھ سال کی عمر تک عہدے پر رہ سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ کے پاس اصل، اپیل اور مشاورتی دائرہ اختیار ہے۔ صوبائی ہائی کورٹس کے ججوں کا تقرر صدر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے ساتھ ساتھ صوبے کے گورنر اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے مشاورت کے بعد کرتے ہیں جن کی تقرری کی جا رہی ہے۔ ہائی کورٹس کے پاس اصل اور اپیل کا دائرہ اختیار ہے۔

پاکستان ایک وفاقی جمہوریہ ہے جس میں حکومت کے تین درجے ہیں: قومی، صوبائی اور مقامی۔ لوکل گورنمنٹ کو آئین کے آرٹیکل 32 اور 140-A میں تحفظ حاصل ہے اور ہر صوبے کے پاس لوکل گورنمنٹ اور اس پر عمل درآمد کے لیے ذمہ دار وزارتوں کے لیے قانون سازی بھی ہے۔ ڈسٹرکٹ کونسلز اور میٹروپولیٹن کارپوریشنز بالترتیب صوبوں میں مقامی حکومت کے اعلیٰ ترین دیہی اور شہری درجے ہیں۔ خیبرپختونخوا کے علاوہ تمام صوبوں میں شہری اور دیہی دونوں مقامی حکومتیں دو یا تین درجوں پر مشتمل ہیں، جہاں کونسلوں کی شناخت شہری یا دیہی کے طور پر نہیں کی جاتی ہے۔ پورے ملک میں 129 ضلعی کونسلیں ہیں۔

چار صوبے، ایک سٹی ڈسٹرکٹ پر مشتمل 619 شہری کونسلیں، چار میٹروپولیٹن کارپوریشنز، 13 میونسپل کارپوریشنز، 96 میونسپل کمیٹیاں، 148 ٹاؤن کونسلز، 360 شہری یونین کمیٹیاں، اور 1,925 دیہی کونسلیں ہیں۔ مقامی ریونیو بڑھانے کی صلاحیت صوبائی قانون سازی کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ ضلعی کونسلوں اور میٹروپولیٹن کارپوریشنوں کی اہم ذمہ داریاں ہوتی ہیں، اکثر یا تو اعلیٰ صوبائی حکومت کے ساتھ مشترکہ طور پر - مثلاً پولیسنگ (یونین گارڈز)، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، سڑکیں اور مقامی اقتصادی ترقی - یا مقامی حکومت کی نچلی سطح کے ساتھ - جیسے پانی اور صفائی، عجائب گھر اور لائبریریاں اور ماحولیاتی تحفظ۔ (<https://www.clgf.org.uk/regions/clgf-asia/pakistan/>) (CLGF, 2024)

پاکستان میں ڈیولپمنٹ پلان

پاکستان میں بلدیاتی نظام کی ایک طویل تاریخ ہے۔ مقامی حکومت کا نظام برطانوی ہندوستان سے وراثت میں ملا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں مختلف اوقات میں مختلف بلدیاتی نظام اپنی کامیابی اور حدود کے ساتھ لائے گئے۔ جدید ترین بلدیاتی نظام جنرل پرویز مشرف نے پاکستانی شہریوں کو بااختیار بنانے کے لیے نیشنل ری کنسٹرکشن بیورو (NRB) کے قیام کے ذریعے لایا تھا۔ 2000 میں، NRB نے لوکل باڈی کا مجوزہ منصوبہ جاری کیا جس کے نتیجے میں پاکستان کے چار صوبوں میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 نافذ ہوا۔ (مقامی حکومتی نظام کی تاریخ کے لیے، براہ کرم ڈیولوشن رو: پاکستان کے 2001 کے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا ایک جائزہ بذریعہ میکرو میزیرا، صفیہ آفتاب اور سائبر یوسف (2010) اور چیمہ، اے، خواجہ، اے آئی، اور قادر، اے (2006) میں پاکستان کے مقامی حکومتی مواد کے مطابق) پڑھیں۔ ترقی پذیر ممالک میں وکندریقت اور مقامی گورننس: A

تقابلی تناظر۔ ایڈز ڈی مکھرجی اور پی بردھن، کیمبرج، ما: ایم آئی ٹی پریس، جولائی 2006۔ ہارورڈ کینیڈی سکول: ایویڈنس فار پالیسی ڈیزائن۔

تاہم، موجودہ بلدیاتی نظام اپریل 2010 میں آئین (81ویں ترمیم) ایکٹ کی توثیق کے ساتھ آیا۔ اس ترمیم کے ساتھ، پاکستان صوبوں کو بااختیار بنانے کے لیے صوبائی خود مختاری کی طرف بڑھ گیا ہے۔ اس ترمیم نے پاکستان کے 1973 کے آئین میں تبدیلیاں متعارف کرائیں اور ایک انتہائی مرکزیت سے بڑے پیمانے پر وکندریقت فیڈریشن میں پیرا ڈائم شفٹ کے ذریعے ملک کی ساختی تبدیلی لائی۔ اس نئے آئینی فریم ورک کے ذریعے، پاکستان نے بہت سے عوامی اور سماجی اداروں سے متعلق وسیع تر اختیارات، وسائل اور ذمہ داریوں کو منتقل کر کے ایک کثیر الجہتی حکومتی نظام کو مضبوط کیا ہے۔

بلوچستان، خیبرپختونخوا، پنجاب اور سندھ سمیت صوبوں کے لیے خدمات (کاگز، 2017)

پاکستان میں موجودہ بلدیاتی نظام کو گورننس کو غیر مرکزیت دینے اور مقامی حکومتوں کو مقامی معاملات کے انتظام کے لیے بااختیار بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ تاہم، منتقلی کی حد اور بلدیاتی اداروں کی مخصوص ساخت مختلف صوبوں کے درمیان نمایاں طور پر مختلف ہو سکتی ہے۔ پاکستان میں اس وقت بلدیاتی نظام کی خرابی یہ ہے:

بلدیاتی نظام کا جائزہ

پاکستان میں مقامی حکومتی نظام کا مقصد حکمرانی کو لوگوں کے قریب لانا ہے، جس سے وہ فیصلہ سازی میں حصہ لے سکیں اور مقامی ترقی کو مؤثر طریقے سے منظم کر سکیں۔ اس میں مختلف درجات شامل ہیں، جیسے میونسپل کارپوریشن، ضلع کونسل، ٹاؤن کمیٹیاں، اور یونین کونسل، جو اپنے کاموں اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے مختلف ہیں۔

لوکل باڈی سسٹم کی اہم خصوصیات

اس نظام کا مقصد صوبائی اور وفاقی سطحوں سے لے کر مقامی سطح تک طاقت کو وکندریقت بنانا ہے۔ بلدیاتی ادارے منتخب عہدیداروں کے زیر انتظام ہیں جن میں میئر، چیئرمین، وائس چیئرمین اور کونسل ممبران شامل ہیں۔ بلدیاتی اداروں کی ذمہ داریوں میں عام طور پر میونسپل سروسز کا انتظام کرنا (مثلاً، پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی، فضلہ کا انتظام)، مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال، اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹس میں معاونت شامل ہیں۔

صوبائی تغیرات

2010 کی 81 ویں ترمیم کے تحت اختیارات کی منتقلی کی وجہ سے بلدیاتی نظام صوبے سے دوسرے صوبے میں مختلف ہیں، جس نے صوبوں کو اپنے مقامی حکومتی ڈھانچے کی تشکیل میں زیادہ خود مختاری دی ہے۔

پنجاب: پنجاب میں بلدیاتی نظام میں کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں، جس میں سب سے حالیہ نظام پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت نافذ کیا گیا ہے۔ یہ تین درجوں پر مشتمل ہے: ضلع کونسل، تحصیل (ٹاؤن) کونسل، اور یونین کونسل۔

سندھ: سندھ کا اپنا لوکل گورنمنٹ فریم ورک ہے، جسے سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2013 کے ذریعے ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ نظام کچھ حد تک پنجاب سے ملتا جلتا ہے، جس میں سٹی کارپوریشنز، ڈسٹرکٹ کونسلز، ٹاؤن کمیٹیاں، اور یونین کونسلز شامل ہیں۔

خیبر پختونخوا (کے پی): کے پی نے بلدیاتی اصلاحات کے لیے زیادہ فعال انداز اپنایا ہے، خاص طور پر خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2013 اور اس کی ترامیم کے ساتھ۔ اس نظام میں ضلع، تحصیل اور ویلج کونسلیں شامل ہیں۔

بلوچستان: بلوچستان میں بلدیاتی نظام بلوچستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010 پر مبنی ہے، جو ضلع کونسلوں اور یونین کونسلوں کے لیے فراہم کرتا ہے۔

لوکل باڈی سسٹم کے کلیدی کام اور ذمہ داریاں

بنیادی خدمات: مقامی حکومتیں ضروری خدمات فراہم کرنے کی ذمہ دار ہیں جیسے پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی، فضلہ کا انتظام، اور مقامی سڑکوں کی دیکھ بھال۔

صحت عامہ اور تعلیم: زیادہ تر صوبوں میں، بلدیاتی ادارے نچلی سطح پر صحت عامہ کی سہولیات اور تعلیمی اداروں کے انتظام میں کردار ادا کرتے ہیں۔

مقامی ترقی: مقامی حکومتوں کو مقامی بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں اور کمیونٹی پروگراموں کے ذریعے اقتصادی اور سماجی ترقی کو فروغ دینے کا کام سونپا جاتا ہے۔

ریونیو جنریشن: اگرچہ بلدیاتی ادارے لوکل ٹیکسز اور چارجز کے ذریعے ریونیو پیدا کر سکتے ہیں، لیکن وہ اب بھی اہم فنڈنگ کے لیے صوبائی اور وفاقی منتقلی پر انحصار کرتے ہیں۔

لوکل گورنمنٹ فریم ورک کو درپیش چیلنجز

مالی انحصار: مقامی حکومتیں آزادانہ طور پر کام کرنے کی اپنی صلاحیت کو محدود کرتے ہوئے صوبائی مختص پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں۔

سیاسی مداخلت: مقامی حکمرانی اکثر صوبائی سیاست سے متاثر ہوتی ہے، جو فیصلہ سازی اور وسائل کی تقسیم کو متاثر کر سکتی ہے۔

صلاحیت کے مسائل: مقامی اداروں میں محدود انتظامی اور انتظامی صلاحیت خدمات اور منصوبوں کے موثر نفاذ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

انتخابات اور نمائندگی کا فرق: بلدیاتی انتخابات کے انعقاد میں تاخیر یا مقامی حکومت کے قوانین میں تبدیلیاں مقامی طرز حکمرانی کے تسلسل میں خلل ڈال سکتی ہیں۔

مالیاتی ڈی سینٹرائزیشن:

پاکستان میں، وفاقی حکومت کا مالیاتی نظام پر خاصا کنٹرول ہے۔ جب کہ صوبائی حکومتیں ہیں، ان کی مالی خودمختاری محدود ہے اور وہ اپنے محصولات کے کافی حصے کے لیے وفاقی حکومت پر انحصار کرتی ہیں۔ مرکزی حکومت آمدنی کے بڑے ذرائع کا انتظام کرتی ہے، جیسے انکم ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی، اور کارپوریٹ ٹیکس۔ مزید برآں، وفاقی حکومت کی طرف سے جمع کیے گئے ریونیو کا ایک اہم حصہ قومی مالیاتی کمیشن (NFC) ایوارڈ میں بیان کردہ فارمولے کے ذریعے صوبوں میں دوبارہ تقسیم کیا جاتا ہے، جیسا کہ اس یونٹ کے اوپر والے حصے میں بیان کیا گیا ہے۔

اس نظام کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ صوبوں کے پاس کچھ مالی اختیارات ہیں، لیکن ان کی آمدنی بڑھانے کی صلاحیتیں محدود ہیں، اور وہ وفاقی حکومت کی جانب سے مختص رقم پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ وسائل کی تقسیم اور مالیاتی ذمہ داریوں کا خاکہ پاکستان کے آئین میں دیا گیا ہے، جو وفاقی حکومت کو ٹیکس وصولی اور معاشی انتظام کی بنیادی ذمہ داری دیتا ہے، بعض اختیارات صوبوں کو تفویض کیے گئے ہیں۔

جیسا کہ ہم اب تک جانتے ہیں کہ جب کوئی نیا یا دوبارہ متعین نظام آتا ہے تو ہمیشہ چیلنجز ہوتے ہیں۔ اسی سلسلے میں، موجودہ بلدیاتی نظام کو بہت سے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، خاص طور پر اپنے ابتدائی سالوں میں۔ مسائل یہ تھے: مقامی حکومتوں کے انتخابات میں روایتی دشمنی برقرار رہی یا مزید مضبوط ہو گئی، امیدواروں کی غیر جانبداری، منتخب اداروں کے درمیان چیک اینڈ بیلنس کا فقدان، صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے ساتھ مفادات کا تصادم، پدرانہ ذہنیت کی وجہ سے جیتنے کے باوجود سرکاری میٹنگز میں خواتین کی موجودگی کا فقدان، دوسروں کے درمیان سست رویہ۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ تمام تر مشکلات اور چیلنجز کے باوجود مقامی حکومتیں اتار چڑھاؤ کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ وہ موجود ہیں اور جدید طریقوں سے مقامی ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

3.4 حکومت کے پارلیمانی ڈھانچے کی اہم خصوصیات

پاکستان میں حکومت کا پارلیمانی ڈھانچہ دنیا بھر کے پارلیمانی نظام کے لیے کئی اہم خصوصیات کا حامل ہے، لیکن اس میں کچھ منفرد خصوصیات بھی ہیں۔ پاکستان میں حکومت کے پارلیمانی ڈھانچے کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

دو ایوانی مقننہ: پاکستان میں دو ایوانوں والی مقننہ ہے جو قومی اسمبلی (ایوان زیریں) اور سینیٹ (ایوان بالا) پر مشتمل ہے۔ قومی اسمبلی کے اراکین کا انتخاب عوام کے ذریعے کیا جاتا ہے، جبکہ سینیٹ کے اراکین کا انتخاب صوبائی اسمبلیوں کے ذریعے کیا جاتا ہے، جس کی وضاحت مندرجہ بالا حصے میں کی گئی ہے۔

وزیر اعظم بطور سربراہ حکومت: وزیر اعظم پاکستان میں حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ عام طور پر قومی اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کے رہنما ہوتے ہیں اور ان کا تقرر صدر کرتے ہیں۔

صدر مملکت کے سربراہ کے طور پر: پاکستان کا صدر رسمی سربراہ مملکت کے طور پر کام کرتا ہے۔ صدر کا انتخاب قومی اسمبلی، سینیٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پر مشتمل الیکٹورل کالج کے ذریعے بالواسطہ طور پر کیا جاتا ہے۔

کابینہ کا نظام: پاکستان ایک کابینہ کے نظام کی پیروی کرتا ہے جہاں وزیر اعظم اور دیگر اہم وزراء کابینہ تشکیل دیتے ہیں۔ کابینہ پالیسی فیصلے کرنے اور قوانین کے نفاذ کی ذمہ دار ہے۔

پارلیمانی کمیٹیاں: بہت سے پارلیمانی نظاموں کی طرح، پاکستان کی پارلیمنٹ میں مختلف کمیٹیاں ہیں جو قانون سازی کی جانچ پڑتال، سرکاری محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور مخصوص مسائل پر انکوائری کرنے کے لیے ذمہ دار ہیں۔

اعتماد کا ووٹ: پاکستان میں وزیر اعظم کی قیادت میں حکومت کو قومی اسمبلی کا اعتماد برقرار رکھنا چاہیے۔ عدم اعتماد کا ووٹ قومی اسمبلی کے ارکان کی طرف سے شروع کیا جا سکتا ہے، اور اگر کامیاب ہوتا ہے، تو یہ وزیر اعظم کے استعفیٰ اور قومی اسمبلی کی تحلیل کا باعث بن سکتا ہے۔

سیاسی جماعتوں کا کردار: پاکستان کے پارلیمانی نظام میں سیاسی جماعتیں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ارکان عام طور پر سیاسی جماعتوں سے وابستہ ہوتے ہیں اور حکومت میں استحکام برقرار رکھنے کے لیے پارٹی ڈسپلن ضروری ہے۔

سوال کا وقت: قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اجلاس ہوتے ہیں جہاں اراکین حکومتی وزراء سے ان کی پالیسیوں اور اقدامات کے بارے میں سوال کر سکتے ہیں۔ یہ حکومت کے فیصلہ سازی کے عمل میں شفافیت اور جوابدہی کا طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔

صوبائی اسمبلیاں: وفاقی پارلیمان کے علاوہ، پاکستان کے ہر صوبے میں صوبائی اسمبلیاں ہیں۔ ان اسمبلیوں کو اپنے دائرہ اختیار میں معاملات پر قانون سازی کرنے کا اختیار حاصل ہے، جیسا کہ پاکستان کے آئین میں بیان کیا گیا ہے (ملک؛ 2020 ایشیا سوسائٹی، 2024)۔

مقامی حکومت اور اس کے ڈھانچے کی بھی مندرجہ بالا سیکشن میں وضاحت کی گئی ہے۔ یہ خصوصیات پاکستان میں حکومت کے پارلیمانی ڈھانچے کی مجموعی طور پر وضاحت کرتی ہیں، جو ملک کی تاریخ، ثقافت اور آئینی ڈھانچے سے متاثر ہے۔

3.5 ایگزیکٹو، مقننہ اور عدلیہ کے اختیارات اور افعال

پاکستان میں، ایگزیکٹو، مقننہ اور عدلیہ کے اختیارات اور افعال کی وضاحت آئین پاکستان کے ذریعے کی گئی ہے۔ تاہم، "اختیارات کی علیحدگی" سے مراد یہ خیال ہے کہ ریاست کے بڑے اداروں کو فعال طور پر خود مختار ہونا چاہیے اور کسی فرد کو ایسے اختیارات نہیں ہونے چاہئیں جو ان دفاتر میں پھیلے ہوں۔ پرنسپل اداروں کو عام طور پر ایگزیکٹو، مقننہ اور عدلیہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ یہاں ہر شاخ کے اختیارات اور افعال کا ایک جائزہ ہے:

ایگزیکٹو برانچ

صدر: پاکستان کا صدر مملکت کا رسمی سربراہ ہوتا ہے اور اس کا انتظام محدود ہوتا ہے۔

اختیارات، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ صدر کے اختیارات میں وزیر اعظم کی تقرری، قومی اسمبلی کی تحلیل (مخصوص حالات میں) اور قانون میں بلوں پر دستخط شامل ہیں۔ صدر کا انتخاب بالواسطہ طریقے سے ایک وقت میں پانچ سال کے لیے ہوتا ہے، الیکٹورل کالج سینیٹرز، اراکین قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

صدر دوبارہ منتخب ہو سکتا ہے لیکن لگاتار دو میعادوں سے زیادہ عہدے پر نہیں رہ سکتا۔ وہ تمام دستیاب آئینی اختیارات سے لطف اندوز ہوتا ہے اور انہیں براہ راست استعمال کرتا ہے یا ماتحتوں کے سپرد کرتا ہے۔

پاکستان کے صدر کے پاس معافی دینے یا سزا کم کرنے کا اختیار بھی برقرار ہے۔ وہ پاکستان میں کسی بھی بااختیار ادارے کی طرف سے دی گئی سزا کو بحال کر سکتا ہے، مہلت دے سکتا ہے، معطل کر سکتا ہے یا اس میں کمی کر سکتا ہے۔ صدر وزیر اعظم، اس کی کابینہ، یا قانون ساز پارلیمنٹ کی مداخلت سے آزادانہ طور پر کسی کو معاف کر سکتا ہے، حالانکہ وہ اپنے انتظامی اقدامات کے لیے وزیر اعظم کے مشورے پر عمل کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔

وزیر اعظم: وزیر اعظم حکومت کا سربراہ ہے اور اہم ایگزیکٹو اختیارات رکھتا ہے۔ وزیر اعظم حکومتی پالیسیوں کی تشکیل اور نفاذ، کابینہ کے اجلاسوں کی صدارت کرنے اور ملکی اور بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی نمائندگی کے ذمہ دار ہیں۔ وہ پارلیمان میں براہ راست انتخابات کے ذریعے مقبول طور پر منتخب ہوتے ہیں اور کابینہ کی تقرری کے ساتھ ساتھ دیگر اہم تقرریوں جیسے وفاقی سیکریٹریز، صوبوں کے چیف سیکریٹریز، پاکستان کی مسلح افواج میں انتظامی اور فوجی اہلکار، اور دوسرے ممالک کے سفیروں اور ہائی کمشنروں کے لیے ذمہ دار ہیں۔

کابینہ: وزیر اعظم کی سربراہی میں کابینہ پالیسی فیصلے کرنے اور قوانین کو نافذ کرنے کی ذمہ دار ہے۔ کابینہ کے وزراء کا تقرر وزیر اعظم کرتے ہیں اور عام طور پر قومی اسمبلی یا سینیٹ کے ممبر ہوتے ہیں۔ کابینہ پارلیمنٹ کے 50 ارکان (بشمول وزیراعظم) پر مشتمل ہوتی ہے۔ کابینہ کے وزراء کابینہ کی سربراہی کرتے ہیں اور ان کی مدد پاکستان کے کابینہ سیکرٹری کرتے ہیں۔

قانون ساز شاخ

قومی اسمبلی: قومی اسمبلی پاکستان کی دو ایوانوں والی پارلیمنٹ کا ایوان زیریں ہے۔ یہ قانون بنانے، بجٹ کی منظوری اور حکومت کی کارکردگی کی نگرانی کے لیے ذمہ دار ہے۔ قومی اسمبلی کے اراکین (ایم این اے) عوام کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں۔

سینیٹ: سینیٹ دو ایوانوں والی پارلیمنٹ کا ایوان بالا ہے۔ یہ پاکستان کے صوبوں اور علاقوں کی نمائندگی کرتا ہے اور قومی اسمبلی سے منظور شدہ قانون سازی کے لیے ایک نظرثانی چیمبر کے طور پر کام کرتا ہے۔ سینیٹرز کا انتخاب صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کرتے ہیں۔ کابینہ کے وزراء کے تمام ارکان (بشمول وزیراعظم) پارلیمنٹ کے ممبران (ایم پیز) ہونے چاہئیں۔ وزیر اعظم اور کابینہ کے ارکان پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہیں۔

افعال: پاکستان میں مقننہ قانون سازی، حکومتی پالیسیوں کی جانچ پڑتال، بجٹ منظور کرنے اور عوام کے مفادات کی نمائندگی کرنے کی ذمہ دار ہے۔

عدلیہ

سپریم کورٹ: سپریم کورٹ آف پاکستان ملک کی اعلیٰ ترین عدالتی اتھارٹی ہے۔ اس میں اصل، اپیل اور مشاورتی دائرہ اختیار ہے۔ سپریم کورٹ آئین کی تشریح، ریاست کے اعضاء کے درمیان تنازعات کو حل کرنے اور بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہے۔

ہائی کورٹس: پاکستان میں متعدد ہائی کورٹس ہیں، جن میں سے ہر ایک کا دائرہ اختیار ایک مخصوص صوبے یا علاقے پر ہے۔ ہائی کورٹس نچلی عدالتوں کی اپیلوں کے ساتھ ساتھ آئینی اور دیوانی معاملات سے متعلق اپنے اپنے دائرہ اختیار میں مقدمات کا نمٹاتی ہیں۔

افعال: پاکستان میں عدلیہ قوانین کی تشریح، بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے، تنازعات کا فیصلہ کرنے اور قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے کی ذمہ دار ہے۔

خان اور ایاز (2016) کے ذریعہ "طاقتوں کی علیحدگی کی تشخیص: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی" (2013-2007) پر تحقیق نے پاکستان میں تمام اہم اداروں کی طاقت کی علیحدگی کے بارے میں تفصیل سے بحث کی۔ یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ پاکستان کے سیاسی نظام میں اختیارات کی مکمل علیحدگی مشکل ہے کیونکہ ویسٹ منسٹر طرز حکومت کے تحت ایگزیکٹو پارلیمنٹ کا حصہ ہے۔ اختیارات کی جزوی علیحدگی کا انحصار عدلیہ کی آزادی پر ہے۔ پاکستان میں، عدلیہ کی آزادی، جو کہ اختیارات کی علیحدگی کے لیے ایک لازمی جزو ہے، فوجی صدر کے دور میں 20 جولائی 2007 کو چیف جسٹس کی پہلی بحالی کے وقت نظر آتی ہے۔ مزید یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ آئین تینوں اداروں کے الگ الگ کردار اور افعال فراہم کرتا ہے۔

بدقسمتی سے حکومت کی عدالتی شاخ ایک آزاد ادارے کے طور پر اپنا کردار ادا نہیں کر سکی۔ عملاً آزاد ادارے کا درجہ حاصل کرنے کے لیے عدلیہ کو چیف جسٹس کی معطلی کی صورت میں ایگزیکٹو کی جانب سے سخت اقدامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سول سوسائٹی کے ساتھ قانونی برادری کی جدوجہد نے عدلیہ کو اے

طاقتور ادارہ (خان اینڈ ایاز، 2016)۔

حکومت کی یہ شاخیں چیک اینڈ بیلنس کے نظام کے اندر کام کرتی ہیں، ہر شاخ کے پاس طاقت کے ارتکاز کو روکنے اور جوابدہی کو یقینی بنانے کے لیے مخصوص اختیارات اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔

خود تشخیص کے سوالات

پاکستانی معاشرے کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔ اس معاشرے کی خصوصیات کیا ہیں؟

ریاست اور حکومت ایک دوسرے سے کیسے مختلف ہیں؟ قوم کی تعمیر میں ریاست اور حکومت کا کیا کردار ہے؟ تفصیل سے بات کریں۔

پاکستانی حکومت کا ڈھانچہ کیا ہے؟ مختلف اداروں کی طرف سے کیا مختلف کردار ادا کیے جاتے ہیں؟

پاکستان میں منتقلی کے منصوبے کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

پاکستان میں ایگزیکٹو، مقننہ اور عدلیہ کے اختیارات اور افعال لکھیں۔

نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ پر تفصیلی نوٹ لکھیں اور اس کی اہمیت۔

مزید پڑھنا

education/pakistan-political-history (2024) کی تاریخ
<https://asiasociety.org/>

-(2012) CIDOB پاکستان کا سیاسی نظام اور ریاستی ڈھانچہ۔ پاکستان کا کٹری پروفاٹل۔
بین الاقوامی سالانہ کتاب۔

اقبال، ڈبلیو۔ (2020)۔ حقوق، فرائض اور اختیارات: پاکستان کے آئینی فریم ورک کے تحت۔ فریڈرک نعمان فاؤنڈیشن، اسلام آباد۔

خان، ایم، اور ایاز، ایم۔ (2016)۔ اختیارات کی علیحدگی کا اندازہ: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی (2007-
2013) ساؤتھ ایشین اسٹڈیز: اے ریسرچ جرنل آف ساؤتھ ایشین اسٹڈیز، (1) 31 پی پی۔ 274 - 257

ملک، آر زیڈ۔ (2020)۔ پارلیمانی نظام اور 1973 کے آئین کی تشکیل: قومی اسمبلی کے اندر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مقابلہ۔ (2020) پاکستان کے
تناظر، (1) 25

SSRN پر دستیاب ہے: <https://ssrn.com/abstract=3697858>

میزرا، ایم، آفتاب، ایس، اور یوسف، ایس۔ (2010)۔ منتقلی کی قطار: پاکستان کے 2001 کے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا جائزہ۔ کنفلکٹ ریسرچ
یونٹ، نیدرلینڈز انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل ریلیشنز۔

قومی تعمیر نو بیورو۔ (2001)۔ ایس بی این پی لوکل گورنمنٹ آرڈیننس۔ 2001

صابری، (2022) MI "ریاست-سوسائٹی تعلقات کی ادارہ جاتی ابتدا۔" فلبرائٹ ریویو آف اکنامکس اینڈ پالیسی، (2) 2 صفحہ 161-183۔ <https://doi.org/10.1108/161-183-2022-0032>

-(2021) Tunio, FH, & Nabi, AA کوچنٹ 7(1) میں سیاسی وکندریقت، مالی مرکزیت، اور اس کے نتائج 2021.1924949۔ <https://doi.org/10.1080/23311886.2021.1924949>
سائنسز، سماجی، پاکستان، کیس

یونٹ 4

جمہوریت اور اچھی
گورننس

یونٹ رائٹر: محترمہ علینہ سیف یونٹ جائزہ لینے
والی: ڈاکٹر اسماء خالد

مشمولات

صفحہ نمبر

تعارف

7.2 مقاصد

7.3 جمہوریت اور گڈ گورننس کو سمجھنا

7.4 جمہوریت کی بنیادی اقدار

7.4 جمہوریت کو استعمال کرنے کے طریقے: اصل اور

جمہوریت کے طریقہ کار کے نظریات

7.6 جمہوریت اور انتخابات

7.8 گڈ گورننس

7.9 گڈ گورننس میں خواتین کا کردار

7.9 شہری اور معاشرتی اقدامات میں خواتین کی قیادت

7.8 گڈ گورننس اور جمہوریت کا رشتہ

4.9 پاکستانی معاشرے میں جمہوریت اور گڈ گورننس 81

84 خود تشخیص کے سوالات

85 مزید پڑھنا

تعارف

حکومت قانون سازی، عوامی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے اور نظم و نسق کو برقرار رکھنے کے لیے مرکزی اتھارٹی کے طور پر ذمہ دار ہے، جب کہ گڈ گورننس سے مراد شفافیت، جوابدہی، جوابدہی، اور جامعیت کے اصول ہیں جو حکومت کے اعمال کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ سب مل کر ایک مستحکم معاشرے کی بنیاد بناتے ہیں۔ موثر انتظامیہ اور مساوی ترقی کو فروغ دینے کے لیے حکومت کے کردار اور گڈ گورننس کے تصور کو سمجھنا ضروری ہے۔ گورننس کے کلیدی اصولوں کی کھوج سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فریم ورک کس طرح اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کرتے ہیں کہ حکومتیں موثر، منصفانہ اور تمام شہریوں کی فلاح و بہبود کی طرف متوجہ ہوں۔ اس کے علاوہ، حکومت اور گڈ گورننس کے درمیان تعلقات کا تجزیہ سماجی مقاصد کے حصول کے لیے ہم آہنگی کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

اس تناظر میں، حکومت اور حکمرانی میں خواتین کا کردار تیزی سے اہم ہو جاتا ہے کیونکہ ان کی شرکت سے جمہوری اقدار کو تقویت ملتی ہے اور صنفی مساوات کو فروغ ملتا ہے۔ پاکستان کے معاملے میں، حکمرانی اور حکومت کے باہمی تعامل کا جائزہ لینے سے درپیش چیلنجوں اور حکمرانی کے طریقوں کو بہتر بنانے کے ممکنہ حل کے بارے میں بصیرت ملتی ہے۔

مقاصد

اس یونٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے:

- جمہوریت کے تصور اور اس کے مختلف نظریات کو سمجھیں۔
- اچھی حکمرانی اور اس کی خصوصیات کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔
- انتخابات کے تصور اور ان کی اہمیت کو جانیں • خواتین کی قیادت اور جمہوریت میں اس کی اہمیت کے بارے میں جانیں • پاکستان میں جمہوریت کے بارے میں جانیں

اہم موضوعات

- 4.1 جمہوریت کو سمجھنا
- 4.2 جمہوریت کی بنیادی اقدار
- 4.3 جمہوریت کے استعمال کے طریقے: جمہوریت کے بنیادی اور طریقہ کار کے نظریات 4.4 جمہوریت اور انتخابات 4.5 اچھی حکمرانی
- 4.6 گڈ گورننس میں خواتین کا کردار 4.7 شہری اور معاشرتی اقدامات میں خواتین کی قیادت 4.8 گڈ گورننس اور جمہوریت کا رشتہ 4.9 پاکستانی معاشرے میں جمہوریت اور گڈ گورننس

4.1 جمہوریت اور گڈ گورننس کو سمجھنا

جمہوریت ایک ایسا نظام حکومت ہے جہاں طاقت شہریوں کو حاصل ہوتی ہے، جو یا تو فیصلہ سازی میں براہ راست (براہ راست جمہوریت) یا منتخب عہدیداروں کے ذریعے حصہ لیتے ہیں، جو فیصلہ سازی (نمائندہ جمہوریت) میں عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جمہوریت کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ حکومتی فیصلے عوام کی مرضی کی عکاسی کریں اور ان کے حقوق کا تحفظ کریں۔

4.1.1 جمہوریت کے بنیادی اصول

یہ اصول جمہوری نظام کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور حکمرانی کی منصفانہ، احتساب اور جامعیت کو یقینی بناتے ہیں۔

a پاپولر خودمختاری

حکومت کا اختیار عوام کی رضامندی سے، ان کے منتخب نمائندوں کے ذریعے بنایا اور برقرار رکھا جاتا ہے۔ شہریوں کے پاس حتمی طاقت ہے، اور حکومتوں کو اپنے مفادات میں کام کرنا چاہیے۔ انتخابات وہ طریقہ کار ہے جس کے ذریعے اس رضامندی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

b قانون کی حکمرانی

اصول یہ ہے کہ تمام افراد اور ادارے قانون کے تابع اور جوابدہ ہیں۔ یہ اصول من مانی حکمرانی کو روکتا ہے اور قانون کے سامنے برابری کو یقینی بناتا ہے۔ یہ معاشرے میں عدل و انصاف کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ آزاد عدلیہ نظام ایسی جمہوریت کی ایک اہم خصوصیت ہے جو تمام شہریوں کے لیے یکساں طور پر آئین اور قوانین کو برقرار رکھتی ہے۔

c اختیارات کی علیحدگی

کسی ایک گروہ کو بہت زیادہ طاقت حاصل کرنے سے روکنے کے لیے حکومتی ذمہ داریوں کو الگ الگ شاخوں (ایگزیکٹو، قانون ساز اور عدالتی) میں تقسیم کرنا۔ چیک اینڈ بیلنس کا یہ نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طاقت حکومت کی ایک شاخ میں مرکوز نہ ہو اور احتساب کو فروغ دیتا ہے۔ بہت سے جمہوری نظاموں میں، قانون ساز شاخ قوانین بناتی ہے، ایگزیکٹو ان کا نفاذ کرتی ہے، اور عدلیہ ان کی تشریح کرتی ہے۔

d سیاسی شرکت

شہریوں کو سیاسی عمل میں حصہ لینے کا حق ہے، عام طور پر ووٹنگ اور شہری مصروفیت کے ذریعے۔ شرکت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ حکومت عوام کی مرضی کی عکاسی کرتی ہے اور مختلف آراء کی نمائندگی کرتی ہے۔ لوگ انتخابات میں ووٹ ڈالنے، عہدے کے لیے انتخاب لڑنے، عوامی مباحثوں میں حصہ لینے، یا سول سوسائٹی کی تنظیموں میں شامل ہونے کے ذریعے سیاسی نظام میں حصہ لیتے ہیں۔

۱۰ اقلیتی حقوق کے ساتھ اکثریت کا راج

جب کہ اکثریت کا فیصلہ غالب ہے، اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور احترام کیا جاتا ہے۔ یہ اصول اکثریت کی طرف سے ظلم کو روکتا ہے اور ایک متوازن نظام کو یقینی بناتا ہے جہاں تمام گروہوں کو خواہ وہ کسی بھی سائز کے ہوں، اپنی آواز سن سکتے ہیں۔ مذہبی آزادی کی حفاظت کرنے والے قوانین اس طرح کی نمائندگی کی ایک مثال ہیں، چاہے اقلیتی مذہب آبادی کا ایک چھوٹا سا حصہ اس پر عمل پیرا ہو۔

۱۱ آزاد اور منصفانہ انتخابات

انتخابات غیر جانبدارانہ طور پر، زبردستی یا دھوکہ دہی کے بغیر، اور تمام اہل شہریوں کے لیے کھلے ہونے چاہئیں۔ یہ اصول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ حکومتیں نمائندہ ہوں اور قیادت میں عوام کی مرضی کی حقیقی عکاسی ہو۔ اکثر، انتخابات کی نگرانی بین الاقوامی انتخابی مبصرین کرتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ جمہوری معیارات پر پورا اترتے ہیں۔

۱۲ جی تکثیریت

ایسی حالت جس میں متعدد سیاسی جماعتیں، گروہ، یا مفادات معاشرے میں ایک ساتھ رہتے ہیں اور انہیں طاقت اور اثر و رسوخ کے لیے مقابلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ تکثیریت نظریات کے تنوع کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور کسی ایک نظریے یا جماعت کو سیاسی اقتدار پر اجارہ داری سے روکتی ہے۔ مثال کے طور پر، بہت سی جمہوریتوں میں کثیر الجماعتی نظام پارلیمان یا کانگریس میں وسیع پیمانے پر سیاسی آراء کی نمائندگی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

4.2 جمہوریت کی بنیادی اقدار

جمہوری اقدار جمہوریت میں شہریوں اور رہنماؤں کے طرز عمل کی رہنمائی کرتی ہیں، انصاف، جامعیت اور مساوات کو فروغ دینا۔

۱ مساوات

تمام افراد کو مساوی حقوق اور مواقع حاصل ہیں، قطع نظر ان کی جنس، نسل، مذہب، یا سماجی حیثیت۔ مساوات اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہر شہری کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جائے اور وہ معاشرے میں بلا تفریق اپنا حصہ ڈال سکے۔ مثال کے طور پر، امتیازی سلوک کے خلاف قوانین جو افراد کو ملازمت یا عوامی خدمات میں غیر منصفانہ سلوک سے بچاتے ہیں۔

۲ ب آزادی

غیر ضروری مداخلت یا تحمل کے بغیر عمل کرنے، بولنے یا سوچنے کی صلاحیت۔ آزادی کی درج ذیل اقسام ہو سکتی ہیں۔

اظہار رائے کی آزادی: سینسر شپ کے بغیر رائے کے اظہار کا حق۔

اسمبلی کی آزادی: احتجاج یا جلسوں کے لیے پرامن طریقے سے جمع ہونے کا حق۔

پریس کی آزادی: میڈیا کا حق ہے کہ وہ حکومتی کنٹرول کے بغیر خبریں اور آراء شائع کرے۔

آزادی افراد کو کھلی بحث اور اختراع کو فروغ دینے کے لیے اپنے خیالات اور عقائد کا اظہار کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ جمہوریت میں شہری ظلم و ستم کے خوف کے بغیر حکومت پر تنقید کر سکتے ہیں یا اپوزیشن پارٹیاں بنا سکتے ہیں۔

۳ انصاف

قانون کے تحت منصفانہ سلوک، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ حقوق کی پاسداری کی جائے اور غلطیاں غیر جانبداری سے دور کی جائیں۔ انصاف اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ افراد شکایات کے ازالے کی تلاش کر سکتے ہیں اور یہ کہ معاشرتی قوانین کا منصفانہ اطلاق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، عدالتیں اس بات کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں کہ جرائم کے ملزم افراد کو منصفانہ ٹرائل ملے اور یہ کہ قوانین کا مسلسل اطلاق ہو۔

داحتساب

سرکاری افسران اور اداروں کو عوام کے سامنے جوابدہ اور اپنے اعمال کے ذمہ دار ہونا چاہیے۔ احتساب اختیارات کے ناجائز استعمال اور کرپشن کو روکتا ہے۔ احتساب کے طریقہ کار میں انتخابات، فیصلہ سازی میں شفافیت اور آزاد اداروں کی نگرانی شامل ہیں۔ پارلیمانی انکوائری اور حکومتی فیصلوں یا اخراجات کی تحقیقات احتساب کی مثالیں ہیں۔

eانسانی حقوق کا احترام

افراد کے لیے عزت اور آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے انسانی حقوق ضروری ہیں۔ ان میں شہری، سیاسی، اقتصادی اور سماجی حقوق شامل ہیں۔ اور جمہوریتیں تمام افراد کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کی حفاظت کرتی ہیں، جیسے زندگی کا حق، آزادی اور تحفظ؛ تشدد سے آزادی؛ اور تعلیم کا حق۔

fروداداری

روداداری مختلف آراء، عقائد اور طرز عمل کو قبول کرنے اور ان کا احترام کرنے کی خواہش ہے۔ یہ متنوع معاشروں میں پرامن بقائے باہمی کو فروغ دیتا ہے اور تنازعات کو روکتا ہے۔ جمہوری معاشروں میں، افراد کسی بھی مذہب پر عمل کرنے، مختلف سیاسی جماعتیں بنانے، یا اختلافی خیالات کا اظہار کرنے کے لیے آزاد ہیں۔

جی شہری ذمہ داری

یہ شہریوں کے فرائض ہیں کہ وہ جمہوری عمل میں شامل ہوں اور مشترکہ بھلائی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ ایک فعال جمہوریت فعال، باخبر شہریوں پر انحصار کرتی ہے جو انتخابات میں حصہ لیتے ہیں، جیوری میں خدمات انجام دیتے ہیں، اور قانون کی حکمرانی کا احترام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، انتخابات میں ووٹ دینا، ٹیکس دینا، اور قوانین کی پابندی جمہوری معاشرے میں بنیادی ذمہ داریاں ہیں۔

4.2.3 جمہوری اصولوں اور اقدار کے درمیان تعلق

جمہوریت کے اصول، جیسے قانون کی حکمرانی، اختیارات کی علیحدگی، اور سیاسی شرکت، وہ ساختی عناصر ہیں جو جمہوریت کے کام کی حمایت کرتے ہیں۔ جمہوریت کی اقدار، جیسے آزادی، مساوات اور انصاف، اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ جمہوریت اس طریقے سے چلتی ہے جو انفرادی وقار کا احترام کرتی ہے اور اجتماعی بہبود کو فروغ دیتی ہے۔ یہ اصول اور اقدار مل کر ایک ایسا نظام حکومت بنانے کے لیے کام کرتے ہیں جو تمام شہریوں کی ضروریات کے لیے جامع، جوابدہ اور جوابدہ ہو۔

4.3 جمہوریت کو استعمال کرنے کے طریقے: کے بنیادی اور طریقہ کار کے نظریات جمہوریت

جمہوریت کو دو بڑے طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے، جو مختلف فلسفیانہ خیالات کی عکاسی کرتی ہے۔ نقطہ نظر: بنیادی جمہوریت اور طریقہ کار جمہوریت، ذیل میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے:

4.3.1 جمہوریت کا طریقہ کار

جمہوریت کا طریقہ کار اس بات پر مرکوز ہے کہ فیصلے کیسے کیے جاتے ہیں اور وہ عمل جو لیڈروں اور پالیسیوں کے انتخاب کا باعث بنتے ہیں۔ طریقہ کار جمہوریت کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں: طریقہ کار جمہوریت آزادانہ، منصفانہ اور مسابقتی انتخابات کرانے پر مرکوز ہے جہاں شہری اپنے نمائندوں کا باقاعدہ/ متواتر بنیادوں پر انتخاب کر سکتے ہیں۔

فیصلہ سازی اکثریت کی مرضی پر مبنی ہے۔ مختلف نظام، جیسے کہ پہلے ماضی کی پوسٹ یا متناسب نمائندگی، اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ ووٹ کس طرح سیاسی طاقت میں تبدیل ہوتے ہیں۔

غلط استعمال کو روکنے کے لیے طاقت کو حکومت کی مختلف شاخوں (ایگزیکٹو، قانون ساز اور عدالتی) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ قانونی فریم ورک اس بات پر حکمرانی کرتے ہیں کہ فیصلے کیسے کیے جاتے ہیں اور طاقت کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے۔

شہریوں کو ووٹ دینے، عہدے کے لیے انتخاب لڑنے، یا شہری سرگرمیوں میں مشغول ہونے کا موقع ملتا ہے۔ سیاسی جماعتیں ووٹرز کے لیے انتخاب فراہم کرتی ہیں اور انتخابی مقابلوں کا اہتمام کرتی ہیں۔

تاہم، طریقہ کار جمہوریت پر اکثر اس بات پر تنقید کی جاتی ہے کہ اس عمل پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کی جاتی ہے (مثال کے طور پر، انتخابات) اور اس بات پر کافی نہیں کہ آیا جمہوری حکمرانی انصاف، مساوات، اور شہریوں کی فلاح و بہبود جیسی بنیادی ضروریات کو پورا کر رہی ہے۔ طریقہ کار جمہوریت کو یقینی بنانے کے نتیجے میں اکثریت کی حکومت ہو سکتی ہے جو اقلیتوں کے حقوق یا وسیع تر سماجی انصاف پر غور کیے بغیر اپنی مرضی مسلط کر سکتی ہے۔

4.3.2 جمہوریت کا اصل نظریہ

جمہوریت کا اصل نقطہ نظر جمہوری نتائج کے معیار پر مرکوز ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ حکومت بنیادی حقوق، سماجی انصاف اور مساوات کا احترام کرتی ہے اور اسے فروغ دیتی ہے۔ اصل جمہوریت کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

حکومت نہ صرف طریقہ کار کے اصولوں پر عمل کرتی ہے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بناتی ہے کہ بنیادی انفرادی حقوق جیسے کہ آزادی اظہار، پریس، مذہب اور اسمبلی کا تحفظ کیا جائے۔

اصل جمہوریت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ جمہوری عمل معاشرے کے لیے منصفانہ اور منصفانہ نتائج کا باعث بنتے ہیں، سماجی، اقتصادی اور سیاسی عدم مساوات کو دور کرتے ہیں، اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ہر شخص کو تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور رہائش جیسی ضروری خدمات تک رسائی حاصل ہو۔

اصل جمہوریت اس بات کو یقینی بنانے پر مرکوز ہے کہ اقلیتی گروہوں کو اکثریت کے ظلم سے محفوظ رکھا جائے۔ حکومتی ادارے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں، اور پالیسیاں صرف اکثریت کے نہیں بلکہ سب کے مفادات کی عکاسی ہونی چاہئیں۔

اصل جمہوریت وسیع، اکثر سائیکس معیار جیسے "انصاف" اور "انصاف" پر انحصار کرتی ہے، جس کی مقدار درست کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ نتائج پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، کچھ لوگ بحث کر سکتے ہیں کہ اگر نتائج کو زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے تو حقیقی جمہوریت جمہوری طریقہ کار کو محدود کرنے کا جواز فراہم کر سکتی ہے۔

4.3.3 جمہوریت کے لیے چیلنجز

بدعنوانی طریقہ کار کی شفافیت (دھاندلی کے انتخابات) اور ٹھوس نتائج (وسائل کی غیر مساوی تقسیم) دونوں کو نقصان پہنچاتی ہے جیسا کہ پاکستان کے سیاسی نظام کا معاملہ ہے۔ آمرانہ رہنماؤں میں اضافہ (مثلاً مارشل لاء حکومت) دونوں طریقہ کار کے پہلوؤں (انتخابات کو محدود کر کے) اور حقیقی جمہوریت (حقوق کو محدود کر کے) کو ختم کر سکتا ہے۔ لوگوں کی طرف سے براہ راست کارروائی طریقہ کار کے اصولوں کو چیلنج کر سکتی ہے، ممکنہ طور پر ادارہ جاتی جانچ کو کمزور کر سکتی ہے، جبکہ اقلیتوں کے حقوق جیسے بنیادی خدشات کو نظر انداز کر سکتی ہے۔

مثال کے طور پر پاکستان کے جمہوری نظام میں نسلی، نسلی اور معاشی مساوات جیسے ٹھوس نتائج کو چیلنج کیا جاتا ہے۔ جاگیرداری، خاندانی سیاست، اور صنفی تفاوت جیسے مسائل اکثر منصفانہ نمائندگی کو کمزور کرتے ہیں، خاص طور پر پسماندہ گروہوں کے لیے۔

مزید برآں، ووٹر ٹرن آؤٹ اور دیہی علاقوں میں رسائی تمام شہریوں کے لیے مساوات کے حصول پر جمہوری عمل کے اثرات کو محدود کر سکتی ہے۔

4.4 جمہوریت اور انتخابات

انتخابات ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے شہری اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں اور ان پر حکومت کرنے والی پالیسیوں اور قوانین میں رائے رکھتے ہیں۔ انتخابات عوام کی مرضی کی عکاسی کرتے ہوئے حکومتی اداروں کو قانونی حیثیت فراہم کرتے ہیں۔ وہ اقتدار کی پرامن منتقلی کو یقینی بناتے ہیں۔

مسابقتی سیاسی جماعتوں یا رہنماؤں کے درمیان۔ انتخابات کے ذریعے، شہری سیاست دانوں کو دوبارہ منتخب کر کے یا انہیں عہدے سے ہٹا کر ان کا احتساب کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، انتخابات اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ معاشرے کے متنوع مفادات کو حکومت میں نمائندگی دی جائے۔

جمہوریت میں انتخابی عمل کو یقینی بنانا چاہیے کہ شہری حکومت یا دوسرے گروہوں کی طرف سے زبردستی، دھمکی یا بھرا پھیری کے بغیر ووٹ ڈالیں۔ انتخابات کو غیر جانبدارانہ انتخابی عمل کے ساتھ تمام امیدواروں اور جماعتوں کو مقابلہ کرنے کے یکساں مواقع فراہم کرنے چاہئیں۔ انتخابی عمل کی قانونی حیثیت کو یقینی بنانے کے لیے ملکی اور بین الاقوامی مبصرین کے مشاہدے اور جانچ کے لیے کھلا ہونا چاہیے۔

4.4.1 جمہوریت میں انتخابات کی اقسام

جمہوری نظام میں، انتخابات درج ذیل مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔

عام انتخابات: وہ انتخابات جن میں شہری قومی رہنماؤں کو منتخب کرنے کے لیے ووٹ دیتے ہیں، جیسے کہ پارلیمنٹ کے اراکین یا صدر (مثلاً، پاکستان میں عام انتخابات۔ 2023)

مقامی انتخابات: مقامی حکومتوں کی سطح پر ہونے والے انتخابات، جیسے میئر، کونسلرز، یا گورنرز کے لیے ضلع، تحصیل (سب ڈسٹرکٹ) اور یونین کونسل کی سطح پر نمائندے منتخب کرنے کے لیے۔

ضمنی انتخابات: خالی اسمبلیوں کو پر کرنے کے لیے خصوصی انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں جو باقاعدہ انتخابات کے درمیان پیدا ہوتے ہیں۔ پاکستان میں ضمنی انتخابات اس وقت ہوتے ہیں جب قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں، یا مقامی حکومتوں میں کوئی نشست کسی نشست رکن کی موت، استعفیٰ یا نااہلی جیسی وجوہات کی بنا پر خالی ہو جاتی ہے۔

ریفرنڈم: شہریوں کی طرف سے کسی امیدوار کے بجائے کسی مخصوص مسئلے یا پالیسی پر براہ راست ووٹ۔ مثال کے طور پر جنرل پرویز مشرف نے 2002 میں صدارتی ریفرنڈم کرایا تھا جس کا مقصد اپنی صدارت کو مزید پانچ سال کے لیے بڑھانا تھا۔ سرکاری نتائج نے مشرف کے حق میں بھاری اکثریت ظاہر کی، لیکن اس عمل کو بے ضابطگیوں، شفافیت کے فقدان اور ووٹروں کی کم تعداد کے الزامات کے لیے بڑے پیمانے پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔

پرائمری انتخابات: کچھ جمہوریتوں میں، یہ انتخابات سیاسی جماعتیں عام انتخابات کے لیے امیدواروں کو منتخب کرنے کے لیے کراتی ہیں۔ پرائمری انتخابات پاکستان کے انتخابی نظام کی عام خصوصیت نہیں ہیں۔ تاہم، پارٹی کے اندرونی انتخابات بعض اوقات اسی طرح کام کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے 2012 میں اندرونی انتخابات کرائے، جس میں پارٹی کے اراکین کو قائدانہ عہدوں اور قومی اور صوبائی انتخابات کے لیے ممکنہ امیدواروں کو ووٹ دینے کی اجازت دی گئی۔ یہ عمل پارٹی کے امیدواروں کے انتخاب میں شفافیت اور میرٹ کریسی لانے کی کوشش تھی۔

4.4.2 انتخابی نظام

انتخابی نظام سے مراد قواعد و ضوابط کا مجموعہ ہے جو اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ ووٹ کس طرح ڈالے جاتے ہیں، ان کی گنتی کی جاتی ہے اور قانون ساز ادارے یا اقتدار کی حیثیت، جیسے صدارت کی نشستوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ یہ انتخابات کے انعقاد کے عمل کو کنٹرول کرتا ہے، نمائندوں کا انتخاب کیسے کیا جاتا ہے، اور سیاسی طاقت کو کس طرح تقسیم کیا جاتا ہے۔

انتخابی نظام کی درج ذیل شکلیں ہو سکتی ہیں۔

فرسٹ پاسٹ دی پوسٹ (FPTP)

اس نظام میں، کسی حلقے میں سب سے زیادہ ووٹ لینے والا امیدوار جیت جاتا ہے، چاہے وہ قطعی اکثریت حاصل نہ کر سکے۔ مثال کے طور پر، 2018 کے عام انتخابات میں، قومی اسمبلی کی نشست NA-53 اسلام آباد-II کے لیے FPTP سسٹم کے تحت انتخاب لڑا گیا۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے چیئرمین عمران خان نے سب سے زیادہ ووٹ لے کر یہ نشست جیت لی،

متعدد دیگر امیدواروں کو شکست دے کر۔ ڈالے گئے تمام ووٹوں کی اکثریت نہ ہونے کے باوجود، انہیں اس لیے فاتح قرار دیا گیا کیونکہ اس حلقے میں ان کے پاس کسی دوسرے امیدوار سے زیادہ ووٹ تھے۔

اس نظام کو اس کی سادگی اور واضح نتائج کی وجہ سے سراہا جاتا ہے اور عام طور پر یہ واحد پارٹی حکومتوں کی طرف جاتا ہے، جو استحکام کو یقینی بنا سکتی ہے۔ تاہم، اس کے نتیجے میں غیر متناسب نمائندگی ہو سکتی ہے، جہاں پارٹیاں اپنے ووٹ کے حصہ سے زیادہ نشستیں جیتتی ہیں۔

متناسب نمائندگی (PR)

اس نظام میں، مقننہ میں نشستیں سیاسی جماعتوں کو ان کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے تناسب سے مختص کی جاتی ہیں۔ پاکستان میں متناسب نمائندگی (PR) کی ایک مثال سینیٹ کے ارکان کے انتخاب میں دیکھی جا سکتی ہے جس کے تحت پارٹیوں کو صوبائی اسمبلیوں میں ان کی نشستوں کی تعداد کے تناسب سے نشستیں مختص کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی سیاسی جماعت کسی صوبائی اسمبلی کی 40% نشستوں پر قابض ہے، تو اسے اس صوبے کو تفویض کردہ سینیٹ کی تقریباً 40% نشستیں دی جاتی ہیں۔ اس کے بعد پارٹیاں ان تناسب کی بنیاد پر امیدوار نامزد کرتی ہیں۔

یہ نظام یقینی بناتا ہے کہ سینیٹ میں سیاسی جماعتوں کی نمائندگی صوبائی اسمبلیوں میں ان کی مجموعی طاقت کی عکاسی کرتی ہے۔ سینیٹ میں متناسب نمائندگی چھوٹے صوبوں اور پارٹیوں کے سیاسی اثر و رسوخ کو متوازن کرنے میں مدد دیتی ہے، جس سے انہیں قومی سطح پر زیادہ مساوی نمائندگی ملتی ہے۔ تاہم، یہ نظام مخلوط حکومتوں کے قیام کا باعث بن سکتا ہے، جو فیصلہ سازی میں غیر مستحکم یا سست ہو سکتی ہے۔

4.4.3 جمہوری انتخابات کے لیے چیلنجز

رائے دہندگان کو دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ لوگوں کے بعض گروہوں کو اکثر امتیازی قوانین یا طریقوں کے ذریعے ووٹ ڈالنے سے روکا جاتا ہے۔ انتخابی عمل میں دھوکہ دہی اور بیلٹ بھرنے، ووٹ خریدنا، یا ووٹنگ مشینوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ جیسی سرگرمیاں بھی ہو سکتی ہیں جو انتخابات کی سالمیت کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ اکثر جبری میڈٹرنگ کو ایک سیاسی جماعت یا گروپ کے حق میں انتخابی ضلع کی حدود میں بھرا پھیری کرنے کے لیے ایک تکنیک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، انتخابی نتائج کو مسخ کرنا۔ جب شہری اپنا ووٹ نہیں ڈالتے ہیں تو ووٹروں کا کم ٹرن آؤٹ انتخابی عمل کی قانونی حیثیت کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ یہ بے حس، مایوسی، یا ووٹنگ میں رکاوٹوں کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، انتخابات کے دوران غلط معلومات کا پھیلاؤ ووٹرز کی رائے میں بھرا پھیری اور نتائج کو خراب کر سکتا ہے۔

4.5 گڈ گورننس

گڈ گورننس سے مراد وہ عمل اور ادارے ہیں جو معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وسائل کا بہترین استعمال کرتے ہیں۔ گڈ گورننس کے اہم اصول درج ذیل ہیں:

• حکومتی اداروں کو عوام اور ادارہ جاتی اسٹیک ہولڈرز کے سامنے جوابدہ ہونا چاہیے، جب کہ قانون کی نظر میں سب کو برابر ہونا چاہیے۔

• عمل اور اداروں کو وسائل کا بہترین استعمال کرتے ہوئے نتائج پیدا کرنے چاہییں۔

ایک مناسب وقت کے اندر تمام اسٹیک ہولڈرز کی خدمت کرنا۔

• فیصلے کھلے عام کیے جانے چاہئیں، معلومات کو عوام تک رسائی حاصل ہونی چاہیے، اور تمام مردوں اور عورتوں کو فیصلہ

سازی میں ایک آواز ہونی چاہیے، یا تو براہ راست یا قانونی درمیانی اداروں کے ذریعے۔

• گڈ گورننس مختلف مفادات کی ثالثی کرتی ہے تاکہ اس بات پر وسیع اتفاق رائے تک پہنچ سکے کہ گروپ کے بہترین مفاد میں کیا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ معاشرے کے تمام ارکان، خاص طور پر سب سے زیادہ کمزور، کو اپنی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے یا برقرار رکھنے کا موقع ملے۔

گڈ گورننس کے ڈھانچے میں حکومتی ادارے شامل ہیں جو قوانین اور پالیسیوں کو نافذ کرتے ہیں۔ پبلک سیکٹر وسائل کا موثر استعمال کرتا ہے، احتساب کو یقینی بناتا ہے۔

ردعمل انسداد بدعنوانی کے اقدامات بھی تیار کیے گئے ہیں جو بدعنوانی کو روکنے اور ان سے نمٹنے میں مدد کرتے ہیں۔

4.6 گڈ گورننس میں خواتین کا کردار

حکمرانی میں خواتین کی بہت اہمیت ہے۔ وہ حکمرانی کے لیے متنوع نقطہ نظر لاتے ہیں، خاص طور پر پالیسی کے شعبوں جیسے کہ تعلیم، صحت اور سماجی بہبود میں۔ ان کی شرکت زیادہ جامع فیصلہ سازی اور معاشرے کے لیے بہتر نتائج کا باعث بنتی ہے۔

شفافیت کو فروغ دینا اور بدعنوانی کو کم کرنا

خواتین زیادہ خطرے سے بچنے والی اور اخلاقی طور پر باشعور ہوسکتی ہیں، جس کی وجہ سے قواعد و ضوابط کی بہتر پابندی ہوتی ہے۔ قیادت کے عہدوں پر ان کی موجودگی احتساب اور شفافیت کے کلچر کو فروغ دینے سے منسلک ہے۔ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ خواتین اکثر مردوں کے مقابلے بدعنوانی میں کم ملوث ہوتی ہیں۔ ورلڈ بینک کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جن ممالک کی حکومت میں خواتین کی زیادہ نمائندگی ہوتی ہے وہاں بدعنوانی کی سطح کم ہوتی ہے۔

ادارہ جاتی اعتماد کو بہتر بنانا

حکمرانی میں خواتین کی شرکت کا تعلق اکثر شہریوں کے لیے جوابدہی اور جوابدہی سے ہوتا ہے، جس سے حکومتی اداروں پر عوام کا اعتماد بڑھتا ہے۔ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ اداروں پر عوامی اعتماد ان ممالک میں زیادہ ہوتا ہے جہاں خواتین کی قیادت زیادہ ہوتی ہے۔ او ای سی ڈی کی طرف سے کی گئی تحقیق سے پتا چلا ہے کہ پارلیمانوں میں خواتین کی نمائندگی میں اضافہ انصاف پسندی اور شمولیت کے تصور کو بڑھا کر گورننس پر اعتماد کو بہتر بناتا ہے۔

شمولیتی پالیسیوں کو فروغ دینا

خواتین رہنما خواتین، بچوں اور بزرگوں سمیت پسماندہ گروہوں کی وکالت کرتے ہوئے جامع طرز حکمرانی پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ان کی شمولیت سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ فیصلہ سازی کے عمل میں متنوع نقطہ نظر شامل ہوں۔ کونسل آن فارن ریلیشنز کی ایک رپورٹ سے پتا چلا ہے کہ خواتین کی زیادہ نمائندگی والی حکومتیں ایسی پالیسیاں بناتی ہیں جو وسیع تر سماجی اور معاشی مسائل جیسے کہ غربت میں کمی، صحت کی دیکھ بھال تک رسائی اور صنفی مساوات کو حل کرتی ہیں۔

جمہوری طرز حکمرانی کو مضبوط بنانا

خواتین رہنما اکثر قیادت کے مختلف انداز لاتی ہیں جو تعاون، سمجھوتہ اور مکالمے پر زور دیتی ہیں، جو جمہوری طرز حکمرانی کے لیے اہم ہیں۔ انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیموکریسی اینڈ الیکٹورل اسسٹنس (IDEA) کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ خواتین کی سیاسی شرکت جمہوری طرز حکمرانی کو مضبوط کرتی ہے۔ جن ممالک میں قیادت کے عہدوں پر خواتین کی تعداد زیادہ ہوتی ہے ان میں مضبوط جمہوریت اور بہتر انسانی ترقی کے اشارے ہوتے ہیں۔

تنازعات کا حل اور امن کی تعمیر

خواتین تنازعات اور تنازعات کے بعد بحالی کے بارے میں منفرد نقطہ نظر لاتی ہیں، اکثر مصالحت، بحالی، اور برادریوں کی تعمیر نو پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ قیام امن میں خواتین کے کردار کے بارے میں اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (یو این ڈی پی) کا ایک مطالعہ اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ گورننس اور تنازعات کے حل کے عمل میں خواتین کی شمولیت زیادہ پائیدار امن معاہدوں کا باعث بنتی ہے۔ اس نے پایا کہ خواتین کی شمولیت کے ساتھ امن معاہدے کے کم از کم 15 سال تک رہنے کا امکان 35 فیصد زیادہ ہے۔

پبلک سروس ڈیلیوری کو بہتر بنانا

خواتین اکثر خاندانوں اور برادریوں کی ضروریات کے مطابق ہوتی ہیں، جو روزمرہ کی زندگی کو متاثر کرنے والے شعبوں میں بہتر فیصلہ سازی کا باعث بن سکتی ہیں۔ ہندوستان میں گاؤں کی کونسلوں (پنچایتوں) میں خواتین کی قیادت پر کی گئی تحقیق سے پتا چلا ہے کہ خواتین کی زیرقیادت کونسلوں نے عوامی اشیا، جیسے پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرائی میں زیادہ سرمایہ کاری کی، جو مقامی کمیونٹیز کے لیے اہم ہیں۔

4.7 شہری اور معاشرتی اقدامات میں خواتین کی قیادت

خواتین نے تاریخی طور پر سماجی انصاف کو فروغ دینے، مقامی گورننس کو بہتر بنانے اور سماجی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے معروف شہری اور کمیونٹی اقدامات میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ شہری قیادت سے مراد وکالت، پالیسی سازی اور سماجی تنظیم سازی جیسی سرگرمیوں کے ذریعے اپنی برادریوں کی حکمرانی میں شہریوں کی شرکت ہے۔ ان علاقوں میں خواتین کی قیادت منفرد نقطہ نظر لاتی ہے، اکثر شمولیت، ہمدردی اور تعاون پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔

ماحولیاتی انصاف

خواتین نے نچلی سطح کی تحریکوں، سماجی اور ماحولیاتی انصاف کے لیے کمیونٹیز کو متحرک کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بھارت میں چپکو موومنٹ، جہاں خواتین کی زیر قیادت کمیونٹیز نے جنگلات کی کٹائی کے خلاف احتجاج کیا، ماحولیاتی سرگرمی میں خواتین کی قیادت کی بہترین مثال ہے۔

گرین بیلٹ موومنٹ کے بانی، ونگاری ماتھائی نے کینیا میں کمیونٹی پر مبنی ماحولیاتی تحفظ کی کوششوں کی قیادت کی۔ اس کی قیادت نے نہ صرف پائیداری کو فروغ دیا بلکہ دیہی خواتین کو معاشی اور سماجی طور پر بھی باختیار بنایا۔

سماجی بہبود کے پروگرام

خواتین اکثر سماجی بہبود پر توجہ مرکوز کرنے والے اقدامات کی قیادت کرتی ہیں، جیسے کہ صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو بہتر بنانا، لڑکیوں کے لیے تعلیم، اور غربت کے خاتمے کے پروگرام۔ مثال کے طور پر، بنگلہ دیش میں گرامین بینک جیسے مائیکرو فنانس اقدامات نے خواتین کو باختیار بنایا ہے کہ وہ اپنی برادریوں میں معاشی ترقی کی قیادت کریں۔

صحت عامہ کے اقدامات

خواتین اکثر صحت عامہ کی مہموں میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، خاص طور پر دیہی اور پسماندہ کمیونٹیز میں۔ ان میں زچگی کی صحت کے پروگرام، ویکسینیشن ڈرائیو، اور صفائی کے منصوبے شامل ہیں۔ مثال کے طور پر، افریقی ممالک میں، خواتین رہنماؤں نے ملیریا اور HIV/AIDS جیسی بیماریوں سے لڑنے کے لیے کمیونٹی پر مبنی صحت کی دیکھ بھال کے پروگراموں کی قیادت کی ہے۔

تعلیم اور خواندگی

خواتین رہنماؤں نے لڑکیوں اور بالغ خواتین کے لیے تعلیم تک بہتر رسائی کی وکالت کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، انہیں شہری زندگی میں حصہ لینے کے لیے باختیار بنایا ہے۔ پاکستان کی وادی سوات میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے ملالہ یوسفزئی کی سرگرمی نے انہیں جابرانہ ثقافتی اصولوں کے خلاف مزاحمت کی عالمی علامت بنا دیا۔ اس نے ہر لڑکی کے تعلیم حاصل کرنے کے حق کی وکالت کرنے والی ایک تحریک کی قیادت کی۔

امن کی تعمیر اور تنازعات کا حل

خواتین قیام امن اور تنازعات کے حل میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں، اکثر منفرد نقطہ نظر اور نقطہ نظر لاتی ہیں جو دیرپا امن اور استحکام میں کردار ادا کرتی ہیں۔ تحقیق اور پالیسی کے فریم ورک میں ان کی شمولیت کو تیزی سے تسلیم کیا گیا ہے، خاص طور پر تنازعات کے بعد کی ترتیبات میں۔ افریقہ میں پہلی منتخب خاتون سربراہ کے طور پر، ایلن جانسن سرلیف نے قیادت کی۔

امن، مفاہمت اور کمیونٹی کی تعمیر نو پر توجہ مرکوز کر کے لائبریا کو تباہ کن خانہ جنگی سے باہر نکالا۔

صنعتی مساوات کی وکالت

خواتین رہنما اکثر ایسے اقدامات کی قیادت کرتی ہیں جو صنعتی بنیاد پر تشدد، معاشی عدم مساوات اور تولیدی حقوق جیسے مسائل کو حل کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، #MeToo موومنٹ کی بانی، ترانا برک کی جنسی تشدد سے بچ جانے والوں کی وکالت کرنے کی قیادت نے عالمی سطح پر سماجی بیداری اور خواتین کو بااختیار بنانے پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ نیز، لاطینی امریکہ میں خواتین کے گروپوں کی کوششوں نے گھریلو تشدد، صنعتی امتیاز اور تولیدی صحت سے متعلق قوانین میں بڑی اصلاحات کی ہیں۔

گڈ گورننس میں حصہ لینے میں خواتین کو درپیش چیلنجز

پاکستان جیسے بہت سے معاشروں میں، روایتی صنعتی کردار اور دقیانوسی تصورات سیاست اور حکمرانی میں خواتین کی شرکت کو محدود کرتے ہیں۔ خواتین کو عوامی کرداروں پر خاندانی ذمہ داریوں کو ترجیح دینے کے لیے سماجی توقعات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہیں پدرانہ ڈھانچے، محدود وسائل اور سیاسی حمایت کی کمی کی وجہ سے حکمرانی میں قائدانہ کردار تک رسائی میں اکثر رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خواتین اکثر معاشی طور پر پسماندہ ہوتی ہیں، جو کہ حکومتی کرداروں میں مکمل طور پر شامل ہونے کی ان کی صلاحیت کو محدود کرتی ہیں۔ یہ تعلیم، مالی وسائل، یا روزگار کے مواقع تک رسائی کی کمی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ سیاست اور حکمرانی میں خواتین کو براساں کیے جانے، دھمکیوں اور تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس سے حکمرانی کے عمل میں ان کی شرکت کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

4.8 گڈ گورننس اور جمہوریت کا رشتہ

جبکہ جمہوریت نظام حکومت کے بارے میں ہے، اچھی حکمرانی کے بارے میں ہے۔ عوامی امور کے انتظام کا معیار

ایک طرف، جمہوریت اپنے شہریوں کو حکمرانی کے عمل میں حصہ لینے کا حق اور ذمہ داری دے کر اچھی حکمرانی کو بڑھاتی ہے، اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ حکومت جوابدہ اور جوابدہ ہے۔ اس شرکت سے پالیسیوں کو عوامی مفادات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے اور شمولیت کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔

باقاعدہ انتخابات کے ذریعے، جمہوریتیں رہنماؤں کو ان کے اعمال کے لیے جوابدہ ٹھہراتی ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ حکومتیں عوام کے مفاد میں کام کریں۔ جمہوری حکومتیں شفاف طریقے سے کام کرنے کا زیادہ امکان رکھتی ہیں کیونکہ وہ قانونی حیثیت برقرار رکھنے کے لیے عوامی اعتماد پر بھروسہ کرتی ہیں۔ شہری معلومات تک رسائی کا مطالبہ کر سکتے ہیں، فیصلہ سازی کے عمل میں کھلے پن میں حصہ ڈالتے ہیں۔

جمہوریتیں انسانی حقوق کے تحفظ پر زور دیتی ہیں، گڈ گورننس کا ایک بنیادی پہلو، اس بات کو یقینی بنانا کہ حکومتیں شہری آزادیوں اور اقلیتوں کے حقوق کا احترام کریں۔

دوسری طرف، اچھی حکمرانی اس بات کو یقینی بنا کر جمہوریت کو مضبوط کرتی ہے کہ حکومت شہریوں کی ضروریات، جیسے کہ صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، اور بنیادی ڈھانچے کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے، جمہوریت میں عوامی اعتماد کو بہتر بناتی ہے۔ جب گورننس شفاف اور ذمہ دار ہوتی ہے، تو شہری جمہوری اداروں پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں، جو زیادہ سیاسی استحکام اور شرکت کا باعث بنتا ہے۔ گڈ گورننس قانون کی حکمرانی کو غیر جانبداری سے نافذ کرتی ہے، جو جمہوریت کو اس بات کو یقینی بنا کر مضبوط کرتی ہے کہ تمام شہریوں کے ساتھ، قطع نظر کسی بھی حیثیت کے، قانون کے تحت یکساں سلوک کیا جائے۔

اتفاق رائے کی تعمیر اور شمولیت کو فروغ دے کر، اچھی حکمرانی جمہوریتوں کو سیاسی تنازعات کو تشدد کے بغیر حل کرنے میں مدد دیتی ہے، ایک مستحکم سیاسی ماحول کو فروغ دیتی ہے۔

4.9 پاکستانی معاشرے میں جمہوریت اور گڈ گورننس

1947 میں اپنی آزادی کے بعد سے، پاکستان نے جمہوری اور فوجی حکمرانی کے امتزاج کا تجربہ کیا ہے۔ ملک نے جمہوری حکمرانی کے ادوار دیکھے ہیں جس کے بعد فوجی مداخلتیں ہوئی ہیں، جس کے نتیجے میں جمہوری نظام میں اتار چڑھاؤ آتا ہے۔

آزادی کے بعد، پاکستان نے ایک جمہوری ڈھانچہ اپنایا، لیکن سیاسی عدم استحکام اور کمزور اداروں کے نتیجے میں 1958 میں ایوب خان کی قیادت میں پہلی فوجی بغاوت ہوئی۔ یہ دور فوجی آمریت، اقتصادی اصلاحات اور اقتدار کی مرکزیت کی طرف سے نشان زد کیا گیا تھا۔ 1970 کی دہائی کے دوران اپنی سولین حکومت میں، ذوالفقار علی بھٹو نے جمہوری نظام قائم کرنے کی کوشش کی، لیکن سیاسی کشمکش اور معاشی چیلنجز برقرار رہے۔ اس کے بعد 1977 میں جنرل ضیاء الحق کی جانب سے اسلامائزیشن پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے فوجی آمریت کا ایک اور دور شروع ہوا۔

1990 کی دہائی ایک جمہوری دور تھا جس میں پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) اور پاکستان مسلم لیگ نواز (پی ایم ایل-این) کے درمیان اقتدار کی تبدیلی دیکھی گئی، جو بدعنوانی اور گورننس کے مسائل سے دوچار تھی۔ مشرف دور کی اصلاحات: (2001) اختیارات کو ضلع اور میونسپل کی سطح پر منتقل کرنے کے لیے لوکل گورنمنٹ ریفارمز متعارف کروائی گئیں، جس کا مقصد نچلی سطح پر گورننس کو بڑھانا تھا، لیکن اس دور میں عدلیہ کی معطلی اور جمہوری عمل پر قدغن جیسے متنازعہ اقدامات بھی شامل تھے۔

2008 کے انتخابات کے بعد سے، پاکستان نے مسلسل سولین حکمرانی دیکھی ہے، انتخابات کے ذریعے اقتدار کی منتقلی کے ساتھ، اگرچہ جمہوری استحکام کے لیے چیلنجز بدستور موجود ہیں۔ باقاعدہ انتخابات، اگرچہ اکثر بدانتظامی اور بے ضابطگیوں کے لیے تنقید کا نشانہ بنتے ہیں، لیکن اس نے شہریوں کو سیاسی عمل میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا ہے۔

4.9.1 پاکستان میں گڈ گورننس

پاکستان میں گڈ گورننس جاری بحث کا موضوع رہا ہے، جو تمام انتظامیہ کے لیے ایک چیلنج بن کر ابھرتا ہے۔ بدعنوانی پاکستان میں گڈ گورننس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک ہے۔ عدالتی اور قانون نافذ کرنے والے ادارے بدعنوانی کے عالم میں قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، جس کی وجہ سے انصاف میں تاخیر، قانون کی ناقص نفاذ، اور احتساب کی کمی جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ عدلیہ، انتخابی کمیشن اور مقامی حکومتوں جیسے اہم اداروں کو صلاحیت، آزادی اور سیاسی مداخلت کے مسائل کا سامنا ہے۔

پاکستان کے بیوروکریٹک ڈھانچے پر اکثر تنقید کی جاتی ہے کہ وہ ناکارہ، فرسودہ اور تبدیلی کے خلاف مزاحم ہے، جس کی وجہ سے سروس کی ناقص فراہمی ہے۔ جب حکومتی اقدامات عوام کی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں تو عوام کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ معاشی تفاوت، صنفی امتیاز، اور تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال تک غیر مساوی رسائی مختلف خطوں اور برادریوں میں مساوی طرز حکمرانی کو روکتی ہے۔ پاکستان میں گڈ گورننس کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ حکومت میں متواتر تبدیلیاں ہیں۔ کمزور سیاسی جماعتوں اور اتحادیوں پر مبنی طرز حکمرانی نے جمہوری عمل کو نقصان پہنچاتے ہوئے عدم استحکام میں کردار ادا کیا ہے۔ فوج نے پاکستانی سیاست میں غالب کردار ادا کیا ہے، یا تو ملک پر براہ راست حکومت کرتی ہے یا پس پردہ سولین حکومتوں کو متاثر کرتی ہے۔ پاکستان میں سول ملٹری تعلقات اور سیاسی رقابتوں نے عدم استحکام پیدا کیا ہے، جو طویل مدتی پالیسی کے نفاذ اور گورننس اصلاحات میں رکاوٹ ہے۔ بلوچستان اور خیبرپختونخوا جیسے خطوں میں معاشی عدم مساوات اور پسماندگی جمہوری شراکت اور گورننس کی تائید کو کمزور کرتی ہے۔ چند سیاسی خاندانوں اور جاگیردارانہ ڈھانچوں کے اندر طاقت کے ارتکاز نے وسیع تر جمہوری شرکت اور حکمرانی کے احتساب کو محدود کر دیا ہے۔ گورننس سے متعلق مختلف بین الاقوامی اشاریوں میں پاکستان کا نمبر کم ہے، جیسا کہ ٹرانسپیرینسی انٹرنیشنل کا کرپشن پرسپیشن انڈیکس (سی پی آئی) اور ورلڈ وائیڈ گورننس انڈیکس (ڈبلیو جی آئی)، جو سیاسی استحکام، حکومت کی تاثیر، اور ریگولیٹری معیار جیسے پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے۔

تاہم پاکستان میں گورننس کو بہتر بنانے کے لیے کچھ کوششیں کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر جاری عدالتی اصلاحات جیسے تنازعات کے حل کے متبادل میکانزم کا قیام اور عدالتی عمل کو ڈیجیٹائز کرنے کا مقصد عدالتی نظام کو مزید موثر اور شفاف بنانا ہے۔ پاناما پیپرز اسکینڈل، جس کی وجہ سے اس وقت کے وزیر اعظم نواز شریف کو نااہل قرار دیا گیا، جیسے معاملات میں سپریم کورٹ کا کردار حکمرانی میں احتساب کی ایک اہم مثال ہے۔ شفافیت کو بہتر بنانے کے لیے دیگر عوامی خدمات جیسے ٹیکس فائلنگ، پبلک سروس تک رسائی کے نظام، اور شہری شکایت کے پورٹلز کو بھی ڈیجیٹائز کیا گیا ہے۔

اور کارکردگی۔ پاکستان کے آئین میں 81 ویں ترمیم (2010) نے بہت سے اختیارات وفاق سے صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دیے، بلدیاتی اداروں کو زیادہ کنٹرول دیا اور نچلی سطح پر گورننس کو بہتر بنایا۔ قومی احتساب بیورو (نیب) ایک انسداد بدعنوانی ادارہ ہے جو 1999 میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ بدعنوان اہلکاروں اور عوامی شخصیات کے خلاف تحقیقات اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتا ہے۔ تاہم، نیب کو خود سیاسی تعصب اور نااہلی کے الزامات کا سامنا ہے۔

پائیدار ترقی اور سماجی مساوات کو فروغ دینے کے لیے حکومت اور گڈ گورننس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ گڈ گورننس کے اصول، جیسے کہ شفافیت اور احتساب، موثر حکومتی کام کے لیے ستون کے طور پر کام کرتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ عوامی ادارے لوگوں کی ضروریات کے لیے جوابدہ رہیں۔ حکومت اور گڈ گورننس کے درمیان تعلق ریاستی اقدامات کو سماجی بہبود کے وسیع تر اہداف کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ گورننس میں خواتین کی شمولیت تنوع کو شامل کر کے اور صنفی حساس پالیسیوں کو فروغ دے کر ان مقاصد میں مزید اضافہ کرتی ہے۔ پاکستان میں، گڈ گورننس کو درپیش چیلنجز بشمول بدعنوانی، احتساب کا فقدان، اور ادارہ جاتی نااہلی، فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ تاہم، ایک جامع نقطہ نظر اپنانے سے جس میں اداروں کو مضبوط کرنا، قانون کی حکمرانی کو بڑھانا، اور شہری مصروفیت کو فروغ دینا شامل ہے، اچھی حکمرانی کو فروغ دینے اور اپنے لوگوں کی خدمت میں حکومت کے کردار کو مضبوط کرنے کے حل تلاش کیے جا سکتے ہیں۔

خود تشخیص کے سوالات

اچھی حکمرانی کے اہم اصول کیا ہیں؟ وہ حکومت کے مؤثر کام کرنے میں کس اصول کو استعمال کرتے ہیں؟

سوال نمبر: 20 حکومت اور گڈ گورننس کے درمیان تعلق کی وضاحت کریں۔
ایک دوسرے کی کامیابی کو کیسے متاثر کرتا ہے؟

سوال نمبر: 30 حکومتی کرداروں میں خواتین کی شمولیت گڈ گورننس کے حصول میں کس طرح معاون ثابت ہوتی ہے؟
صنفی نمائندگی کی اہمیت پر بحث کریں۔

سوال نمبر: 40 گورننس میں حصہ لینے میں خواتین کو کن رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور گڈ گورننس کو بڑھانے کے لیے ان رکاوٹوں کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر: 50 پاکستان میں گڈ گورننس کی حالت کا جائزہ لیں۔ ملک کو گورننس کا بنیادی چیلنج کیا ہے؟

مزید پڑھنا

عباسی، اے ایم، اور جبین، این۔ (2017) پاکستان میں گورننس ریفارمز: موجودہ گورننس فریم ورک کا تجزیہ۔ پاکستان جرنل آف پبلک ایڈمنسٹریشن، 23-35، 10(1)

احسن، آئی، اور علی، ایس۔ (2018) پاکستان میں گورننس اور پبلک سیکٹر میں اصلاحات۔ ڈائیلاگ، 201-219، 13(2)

بش، ایس ایس، اور گاندھی، جے۔ (2018) آمرانہ حکومت کی اقسام اور خواتین کی نمائندگی: پدرانہ آمریت میں تغیر کی وضاحت۔ تقابلی سیاسی مطالعہ، 287-322، 51(3). <https://doi.org/10.1177/0010414017695337>

Chêne, M., & Hodess, R. (2017). انسداد بدعنوانی اور گڈ گورننس: سول سوسائٹی کا کردار۔ ٹرانسپیرینسی انٹرنیشنل ورکنگ پیپر، 1-24، 9

فوکویاما، ایف۔ (2020) گورننس: ہم کیا جانتے ہیں، اور ہم اسے کیسے جانتے ہیں؟ سیاسیات کا سالانہ جائزہ، 050718-033314 polisci-23(1)، 89-108. [https://doi.org/10.1146/annurev-](https://doi.org/10.1146/annurev-23(1), 89-108)

گرائنڈل، ایم ایس۔ (2017) گڈ گورننس، RIP: ایک تنقید اور متبادل۔ گورننس، 17-22، 30(1). <https://doi.org/10.1111/gove.12223>

Kaufmann, D., & Kraay, A. (2018). حکمرانی کے اشارے: ہم کہاں ہیں، ہمیں کہاں جانا چاہیے؟ ورلڈ بینک ریسرچ آبزور، 1-30، 33(1). <https://doi.org/10.1093/wbro/lkx007>

Rothstein, B., & Teorell, J. (2008). حکومت کا معیار کیا ہے؟ غیر جانبدار حکومتی اداروں کا نظریہ۔ گورننس: پالیسی، انتظامیہ اور اداروں کا ایک بین الاقوامی جریدہ، 21(2) صفحہ 165-190

یونٹ 5

برادری اور معاشرہ

یونٹ رائٹر: ڈاکٹر عاطفہ ناصر
یونٹ کا جائزہ لینے والا: ڈاکٹر عاصمہ خالد

مشمولات

صفحہ نمبر	
88	تعارف
89	مقاصد
90	کمپونٹی کی تعریف
94	5.2 کمپونٹی کی نوعیت اور اہمیت
95	5.3 انفرادی، خاندان اور برادری
96	5.4 معاشرے کی تعریف
97	5.5 اور معاشرے کے درمیان تعلق
98	5.6 معاشرہ اور ریاست
100	5.7 معاشرہ اور ریاست
102	خود تشخیص کے سوالات
103	مزید پڑھنا

تعارف

کمیونٹی، سماج اور ریاست کے تصورات انسانی سماجی ڈھانچے کو سمجھنے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ کمیونٹیز سماجی تجربے کی پہلی پرت تشکیل دیتی ہیں، جس میں مشترکہ شناخت، اقدار اور نیٹ ورک شامل ہوتے ہیں جو افراد کو اکٹھا کرتے ہیں۔ یہاں سے، افراد کا تعلق معاشرے سے ہے، ایک وسیع ڈھانچہ جو افراد کو مشترکہ اصولوں، اداروں اور اہداف کے تحت منظم کرتا ہے۔ معاشرہ، بدلے میں، ریاست کے اندر ایک منظم سیاسی ادارہ چلاتا ہے جو قوانین، حکمرانی، اور اجتماعی بہبود کو قائم کرتا ہے۔ یہ عناصر مل کر ہماری شناخت، حقوق اور ذمہ داریوں کو تشکیل دیتے ہیں، اور سماجی تعاون اور حکمرانی کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ یہ باب انسانی زندگیوں میں برادری کی اہمیت، افراد اور معاشرے کے درمیان بنیادی تعلقات اور سماجی نظم کو برقرار رکھنے میں ریاست کے کردار کا جائزہ لیتا ہے۔ اس تلاش کے ذریعے، آپ ان پیچیدہ رابطوں کے بارے میں بصیرت حاصل کریں گے جو افراد کو بڑے سماجی ڈھانچے سے منسلک کرتے ہیں، ذاتی ایجنسی اور اجتماعی بہبود کے درمیان تعامل کو اجاگر کرتے ہیں۔

مقاصد

یونٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ قابل ہو جائیں گے:

• کمیونٹی، سماج، اور ریاست کے درمیان مخصوص سماجی کے طور پر وضاحت اور تفریق کریں۔
ڈھانچے

• افراد، کمیونٹیز، اور کے درمیان تعلقات اور باہمی انحصار کا جائزہ لیں۔
معاشرہ

• سماجی ڈھانچے کو منظم کرنے، معاونت کرنے اور تشکیل دینے میں ریاست کے کردار کا تجزیہ کریں۔
ایک معاشرے کے اندر۔

اہم موضوعات

- 5.1 کمیونٹی کی تعریف کرنا
- 5.2 کمیونٹی کی نوعیت اور اہمیت
- 5.3 انفرادی، خاندان اور برادری
- 5.4 معاشرے کی تعریف
- 5.5 فرد اور معاشرے کے درمیان تعلق
- 5.6 معاشرہ اور ریاست
- 5.7 فرد، معاشرہ اور ریاست

5.1 کمیونٹی کی تعریف کرنا

لوگوں کا ایک گروپ جس کی مشترکہ خصوصیت یا دلچسپی ایک بڑے معاشرے میں ایک ساتھ رہتی ہے۔ مثال کے طور پر، ریٹائرڈ لوگوں کی ایک کمیونٹی یا عام اور خاص طور پر پیشہ ورانہ مفادات کے لوگوں کا ایک گروپ جو ایک بڑے معاشرے میں بکھرا ہوا ہے۔



5.1:

ماخذ:

گوگل کی تصویر بنائیں

(https://www.google.com/search?q=defining+community&rlz=1C1GCEU_enPK1074PK1075&oq)

سماجیات کے مرکز میں اس بات کا مطالعہ ہے کہ انسان کیسے تعامل کرتے ہیں اور ان تعاملات کے ذریعے وہ جو ڈھانچہ بناتے ہیں۔ اصطلاح "کمیونٹی" اس میدان میں ایک سنگ بنیاد ہے، پھر بھی اس کے معنی کی متعدد پرتیں ہیں۔ آئیے اس تصور کو ممتاز ماہرین سماجیات کی نظروں سے الگ کریں جنہوں نے ہماری سمجھ کو تشکیل دیا ہے کہ کسی کمیونٹی سے تعلق رکھنے کا کیا مطلب ہے۔

5.1.1 کمیونٹی کا تصور

"کمیونٹی" کا تصور انسانی تعاملات کی بڑھتی ہوئی پیچیدگیوں اور مشترکہ مفادات اور اقدار کے کردار کو حاصل کرنے کے لیے تیار ہوا ہے۔ کمیونٹی کو اب خالصتاً جغرافیائی گروہ بندی کے طور پر کم اور تعلقات، مشترکہ اہداف اور اجتماعی شناختوں پر مشتمل ایک متحرک سماجی تعمیر کے طور پر زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ ایک جدید تفہیم ایک تجربہ اور نتیجہ دونوں کے طور پر کمیونٹی پر مرکوز ہے: یہ مشترکہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اکٹھے ہونے والے افراد سے پیدا ہوتی ہے۔

اور اعتماد، تعلق، اور مشترکہ ذمہ داری کے ذریعے باہمی بہبود کی حمایت کرتے ہیں۔ سماجیات میں، "کمیونٹی" کا تصور بنیادی اور کثیر جہتی ہے، جو انسانی وابستگی، تعامل، اور مشترکہ شناخت کی مختلف شکلوں کو مجسم کرتا ہے۔ کمیونٹیز کی تعریف جغرافیائی حدود، سوشل نیٹ ورکس، مشترکہ مفادات یا مشترکہ اقدار سے کی جا سکتی ہے۔

5.1.2 روایتی تعریفیں

تاریخی طور پر، ماہرین سماجیات نے برادری کے تصور کو مختلف زاویوں سے دیکھا ہے۔ Tönnies اپنے بنیادی کام (1887) "Gemeinschaft und Gesellschaft" میں، "Gemeinschaft" (کمیونٹی) اور "Gesellschaft" (معاشرہ) کے درمیان امتیاز کرتا ہے۔ Gemeinschaft سے مراد قریبی ذاتی اور خاندانی رشتوں پر مبنی سماجی تعلقات ہیں، جو دیہی اور روایتی معاشروں کی مخصوص ہے۔ یہ جذباتی بندھنوں، مشترکہ اقدار اور باہمی تعاون پر زور دیتا ہے۔ اس کے برعکس، Gesellschaft سماجی تنظیم کی ایک قسم کی نشاندہی کرتا ہے جس کی خصوصیت غیر ذاتی، رسمی، اور مقصد پر مبنی تعلقات ہیں، جو اکثر شہری اور صنعتی معاشروں میں پائے جاتے ہیں۔

5.1.3 عصری تناظر

جدید ماہرین سماجیات نے ان روایتی تعریفوں کو وسعت دی ہے تاکہ کمیونٹیز کی مختلف شکلوں کو شامل کیا جا سکے جو جغرافیائی اور خاندانی حدود سے باہر ہیں۔ بینیڈکٹ اینڈرسن کا "تصویر شدہ کمیونٹیز" کا تصور ان افراد کے درمیان تعلق کا احساس پیدا کرنے میں مشترکہ میڈیا اور اجتماعی تخیل کے کردار کو نمایاں کرتا ہے جو شاید کبھی آمنے سامنے نہیں ملتے ہیں۔ یہ خیال ڈیجیٹل دور میں پروان چڑھنے والی قومی شناختوں اور ورچوئل کمیونٹیز کو سمجھنے کے لیے بہت اہم ہے۔

برادریوں کی بھی تیزی سے تعریف کثرت سے ہوتی ہے اور اوورلیپ افراد اپنی شناخت کے مختلف پہلوؤں (مثلاً ثقافتی، پیشہ ورانہ یا دلچسپی پر مبنی) کی بنیاد پر کئی برادریوں سے تعلق رکھتے ہیں، جو جدید سماجی زندگی میں تنوع کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ تعریف ایک گلوبلائزڈ، ڈیجیٹل دنیا کے موافقت کی عکاسی کرتی ہے، جہاں کمیونٹی کا تصور عالمی نیٹ ورکس اور دلچسپی پر مبنی گروپس کو شامل کرنے کے لیے مقامی محلوں سے باہر پھیلا ہوا ہے۔ "کمیونٹی" کی تعریف مختلف معروف ماہرین عمرانیات نے تشکیل دی ہے، ہر ایک منفرد نقطہ نظر کا اضافہ کرتا ہے۔

Ferdinand Tönnies (1887) جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا ہے Tönnies نے Gemeinschaft (کمیونٹی) اور Gesellschaft (معاشرہ) میں فرق کیا ہے۔ اس نے Gemeinschaft کو ذاتی بندھن، مشترکہ اقدار اور اجتماعی مفادات پر مبنی ایک قریبی برادری کے طور پر بیان کیا، جو اکثر خاندانوں یا چھوٹے گاؤں میں دیکھا جاتا ہے۔ دوسری طرف، Gesellschaft جدید شہروں اور کاروباروں کی مخصوص رسمی، غیر شخصی انجمنوں کی خصوصیت ہے۔ (Tönnies, 1955) یہ تضاد دیہی، ذاتی تعلقات سے شہری، معاہدہ تعلقات میں تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔

ایمیل ڈرکھیم (1893) اپنے کام دی ڈویژن آف لیبر ان سوسائٹی میں، ڈرکھیم نے مکینیکل اور آرگینک یکجہتی کے تصورات کو متعارف کرایا۔ اس نے مکینیکل یکجہتی کو یکسانیت اور مضبوط اجتماعی ضمیر کے ساتھ سادہ معاشروں کی مخصوص حیثیت کے طور پر دیکھا، جب کہ نامیاتی یکجہتی جدید، پیچیدہ معاشروں کی وضاحت کرتی ہے جہاں افراد ایک دوسرے کے خصوصی کردار پر انحصار کرتے ہیں۔ Durkheim کے لیے، ایک کمیونٹی مشترکہ اخلاقیات اور سماجی ہم آہنگی کے ذریعے ترقی کرتی ہے، یہاں تک کہ تخصص کے باوجود۔

اپنی کتاب **سماجی سرمایہ** (2000) میں، رابرٹ پٹنم نے "سماجی سرمایہ" کے بارے میں بات کی ہے۔ وہ روابط، مشترکہ اقدار اور اعتماد جو لوگوں کو کمیونٹیز میں مل کر کام کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

¹ سماجی سرمایہ سے مراد وہ قدر ہے جو کسی کمیونٹی کے اندر رشتوں، نیٹ ورکس اور اعتماد کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں لوگوں کے درمیان بانڈز اور روابط شامل ہیں جو ان کے لیے مل کر کام کرنا، ہر ایک کی مدد کرنا آسان بناتے ہیں۔

پٹنم کا خیال ہے کہ یہ سماجی سرمایہ صحت مند برادریوں کے لیے ضروری ہے۔ تاہم، وہ خبردار کرتا ہے کہ امریکہ میں سماجی سرمائے میں کمی آ رہی ہے، کیونکہ لوگ کمیونٹی گروپس، تنظیموں اور یہاں تک کہ سماجی سرگرمیوں میں بھی کم شامل ہو رہے ہیں۔ وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے "اکیلے گیند بازی" کی مثال استعمال کرتا ہے کہ لوگ اب دوسروں کے ساتھ کام کرنے کے بجائے خود سے کیسے کام کر رہے ہیں، جو کہ کمیونٹی کنکشن پر انفرادیت میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔

Giddens (1990) Anthony Giddens نے اس بات پر تبادلہ خیال کیا کہ کس طرح "جدیدیت" کمیونٹی کو نئے سرے سے ڈھالتی ہے، عالمگیریت اور تیز رفتار سماجی تبدیلی کے ساتھ روایتی کمیونٹی ڈھانچے کو تبدیل کر دیتا ہے۔ The Consequences of Modernity میں، وہ بیان کرتا ہے کہ کس طرح جدید معاشرے تجریدی نظاموں اور "منقسم" رشتوں پر انحصار کرتے ہیں، جن میں کمیونٹیز جغرافیہ سے کم اور ٹیکنالوجی کے ذریعے مشترکہ مفادات اور تعاملات سے زیادہ ہیں۔

Benedict Anderson (1983) Anderson, Imagined Communities میں، تجویز کیا کہ کمیونٹیز "تصور شدہ" ہیں کیونکہ زیادہ تر ممبران کبھی نہیں ملیں گے لیکن ایک مشترکہ شناخت یا تعلق کے احساس کا اشتراک کریں گے، خاص طور پر قوم پرستی میں واضح ہے۔ یہ تصور وسیع پیمانے پر لاگو ہوتا ہے، کیونکہ جدید کمیونٹیز اکثر براہ راست تعامل کے بجائے مشترکہ نظریات یا شناخت کے ذریعے بنتی ہیں۔

یہ تعریفیں اجتماعی طور پر یہ واضح کرتی ہیں کہ "کمیونٹی" کی جڑیں مشترکہ جغرافیہ، دلچسپیوں، یا یہاں تک کہ ورچوئل کنکشنز میں بھی ہوسکتی ہیں، جو روایتی، قریبی گروپوں سے زیادہ پیچیدہ، دلچسپی پر مبنی، یا تصوراتی اجتماعات میں تبدیل ہوتی ہیں۔ یہ توسیع شدہ تعریف کمیونٹی کو ایک سیال، جامع اور بعض اوقات غیر محسوس تصور کے طور پر اپنی گرفت میں لے لیتی ہے، اس بات پر زور دیتی ہے کہ جسمانی قربت اب کمیونٹی کی تشکیل میں ایک وضاحتی عنصر نہیں ہے۔

5.1.4. قیمنسٹ پیراڈائم میں کمیونٹی

حقوق نسواں کے نظریہ میں، کمیونٹی کے تصور کو اکثر یکجہتی، شمولیت، اور اجتماعی عمل کے ذریعے تلاش کیا جاتا ہے، جس میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کس طرح افراد، خاص طور پر خواتین، پدرانہ ڈھانچے کو چیلنج کرنے اور باہمی تعاون اور باختیار بنانے کے لیے جگہیں پیدا کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔

دیگر، اور مسائل کو حل۔ سماجی سرمایہ تعاون، مشترکہ اصولوں اور تعلق کے احساس کو فروغ دے کر کمیونٹیز کو مضبوط کر سکتا ہے، مجموعی طور پر کمیونٹی کی صحت اور لچک کو بہتر بنانے میں مدد کرتا ہے۔



ماخذ:

گوگل فگر: 5.2 تصویر

(https://www.google.com/search?q=social+capital&sca_esv=e058c774e46ad98b&rlz=1C1GCEU_enPK1074PK1075&udm)

• یکجہتی اور مشترکہ تجربہ

حقوق نسواں کے علمبردار اور کارکن جیسے بیل بکس (2000) دلیل دیتے ہیں کہ حقوق نسواں میں کمیونٹی کی جڑیں جبر کے مشترکہ تجربات، خاص طور پر صنفی جبر سے جڑی ہوئی ہیں۔ ایک حقوق نسواں برادری صرف ایک دوسرے کے قریب رہنے والے لوگوں کا ایک گروپ نہیں ہے، بلکہ یکجہتی اور صنفی ناانصافیوں کو چیلنج کرنے کے عزم سے تشکیل دیا گیا ہے۔ بیل بکس (2000) پر زور دیتا ہے۔

نظامی عدم مساوات کو ختم کرنے کے لیے "فیمینسٹ یکجہتی" کی اہمیت۔ وہ ان کمیونٹیز کی وضاحت کرتی ہے جہاں ممبران خاص طور پر پسماندہ خواتین جبر کے خلاف مزاحمت کرنے اور باہمی نگہداشت اور افہام و تفہیم کے لیے جگہیں پیدا کرنے کے لیے اکٹھی ہوتی ہیں۔

• تقاطع کا کردار

حقوق نسواں کی فکر، خاص طور پر کمبرلی کرینشا (1989) کا نظریہ انتفاضہ کا نظریہ، کمیونٹی کے بارے میں ایک باریک بینی بھی فراہم کرتا ہے۔ اس تناظر میں، حقوق نسواں کی جماعت کوئی یک سنگی گروہ نہیں ہے، بلکہ وہ ایک گروہ ہے جو جبر کی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی شکلوں کو تسلیم کرتی ہے جس کا لوگ سامنا کرتے ہیں (مثلاً، نسل، طبقہ، جنسیت، قابلیت، اور جنس)۔ یہ باہمی نقطہ نظر کمیونٹی کے ایک زیادہ جامع اور متنوع وژن کو فروغ دیتا ہے جہاں مختلف آوازوں اور تجربات کی قدر اور حمایت کی جاتی ہے۔ کرین شا کا کام اس بات پر زور دیتا ہے کہ کس طرح پسماندہ خواتین شناخت کے مختلف محوروں میں مخصوص اور مشترکہ جدوجہد دونوں سے نمٹنے کے لیے کمیونٹیز کی تعمیر کرتی ہیں۔

• خواتین کی ایجنسی کے لیے جگہیں بنانا

سارہ احمد (2014) فیمینسٹ فینومینالوجی پر اپنے کام میں اس بات کی کھوج کرتی ہے کہ کس طرح کمیونٹی کے خیال کو ایسی جگہیں بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو خواتین کی ایجنسی اور ان کے بیانیے کی تشکیل میں شرکت کی اجازت دیتی ہے۔ فیمینسٹ کمیونٹیز، اس لحاظ سے، ایک غیر فعال، یکساں گروپ کے طور پر کمیونٹی کے روایتی تصور کے خلاف کام کرتی ہیں، اور اس کے بجائے ایجنسی، مساوات، اور اجتماعی عمل کو فروغ دینے کے لیے ان جگہوں کی تشکیل اور دوبارہ وضاحت میں خواتین کے فعال کردار کو اجاگر کرتی ہیں۔

* کمیونٹی بطور مزاحمت

انجیلا ڈیوس (1981) اور آڈرے لارڈ (1984) جیسی حقوق نسواں برادری کو مزاحمت کی ایک شکل کے طور پر بحث کرتی ہے۔ وہ استدلال کرتے ہیں کہ کمیونٹی کی تعمیر ایک سیاسی عمل ہے خاص طور پر جب رنگ کی کمیونٹیز اور دیگر پسماندہ گروہ جبر کے خلاف مزاحمت اور انصاف کو فروغ دینے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ ان نظریہ سازوں کے لیے، کمیونٹی ایک منظم اصول ہے جو اجتماعی عمل اور سماجی تبدیلی کو فروغ دیتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ، برادری کی حقوق نسواں کی تعریفیں کثیر جہتی ہیں، جن میں ظلم کے خلاف مشترکہ جدوجہد سے لے کر یکجہتی کے معاون نیٹ ورکس کی تشکیل تک شامل ہیں۔ حقوق نسواں کی کمیونٹیز اجتماعی ایجنسی، شمولیت، اور مزاحمت پر زور دیتی ہیں، اور ذاتی بااختیار بنانے اور وسیع تر سماجی تبدیلی دونوں کے لیے ضروری ہیں۔

5.2 کمیونٹی کی نوعیت اور اہمیت

سماج کی نوعیت اور اہمیت سماجیات میں ضروری عنوانات ہیں، کئی نامور ماہرین عمرانیات اس بارے میں بصیرت پیش کرتے ہیں کہ کمیونٹیز کیسے بنتی ہیں، کام کرتی ہیں اور کیسے بدلتی ہیں۔

5.2.1 کمیونٹی کی نوعیت

* سماجی ہم آہنگی اور مشترکہ شناخت

Gesellschaft اور (کمیونٹی) Tönnies (1955), Gemeinschaft کے اپنے تصورات کے ذریعے (معاشرہ)، ہم آہنگی، روایتی کمیونٹیز کی تشکیل میں قریبی، ذاتی تعلقات کی اہمیت پر زور دیا، جدید، غیر شخصی انجمنوں سے متضاد جو شہری معاشروں کی خصوصیت رکھتی ہیں۔ (Tönnies, 1955) اسی طرح، Emile Durkheim نے استدلال کیا کہ مکینیکل یکجہتی کے ساتھ کمیونٹیز جہاں ممبران کردار اور اقدار میں مماثلت رکھتے ہیں، ایک مضبوط اجتماعی ضمیر رکھتے ہیں، اتحاد اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ (Durkheim, 1997)

متنوع ڈھانچے اور افعال: آج کل کمیونٹیز سختی سے جغرافیائی نہیں ہیں۔ وہ مجازی یا عالمی ہوسکتے ہیں، جسمانی قربت کے بجائے مشترکہ اقدار یا مفادات کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ تصور جدید معاشرے میں انتہونی گڈنز کے "منتشر" رشتوں کے نظریہ سے ہم آہنگ ہے، جہاں تکنیکی اور سماجی تبدیلیاں کمیونٹیز کو مقام کی بجائے مشترکہ اہداف کی بنیاد پر تشکیل دینے کے قابل بناتی ہیں (گڈنز، 1990)۔

Giddens ظاہر کرتا ہے کہ جدیدیت کمیونٹیز کو جسمانی حدود سے تجاوز کرنے کی اجازت دیتی ہے، ایسی جگہیں تخلیق کرتی ہے جہاں افراد قربت کی بجائے دلچسپی کی بنیاد پر جڑے ہیں۔

* سماجی سرمایہ اور اعتماد: رابرٹ پٹنم نے اس بات پر زور دیا کہ سماجی سرمائے کا اعتماد، تعاون، اور سماجی نیٹ ورکس کمیونٹی کی صحت اور لچک کے لیے اہم ہیں۔ امریکہ میں سماجی مصروفیت کے زوال پر ان کے کام نے فرقہ وارانہ طاقت اور تعاون کے لیے سماجی بندھنوں کو برقرار رکھنے کی اہمیت کو اجاگر کیا (پٹنم، 2000) یہ باہمی تعاون فراہم کرنے اور اراکین کے درمیان شناخت اور تعلق کے مضبوط احساس کو فروغ دینے میں سماجی روابط کے کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔

5.2.2 کمیونٹی کی اہمیت

o حمایت اور بہبود

کمیونٹیز اہم جذباتی، سماجی اور عملی مدد فراہم کرتی ہیں، جو کہ فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے۔ Durkheim نے نوٹ کیا کہ مضبوط برادری کے تعلقات تنہائی کو روکنے میں مدد کرتے ہیں اور a

اجتماعی اخلاقی رہنمائی کا فریم ورک، جو ذہنی اور جذباتی استحکام کو فروغ دیتا ہے۔ کمیونٹیز کے اندر تعلق اور مشترکہ مقصد کا احساس اراکین کی مجموعی صحت میں حصہ ڈالتا ہے۔

ثقافتی اور شناخت کا تحفظ

ثقافتی شناخت کے تحفظ اور تعلق کو فروغ دینے کے لیے کمیونٹی بہت اہم ہے، خاص طور پر نسلی یا مذہبی گروہوں میں۔ اینڈرسن کا "تصویر شدہ کمیونٹیز" کا تصور اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ لوگ جو کبھی نہیں مل سکتے ہیں وہ مشترکہ ثقافت، زبان، یا نظریے کے ذریعے اب بھی ایک مضبوط رشتہ محسوس کر سکتے ہیں۔ یہ ڈائیسپورا کمیونٹیز میں دیکھا جاتا ہے، جہاں ثقافتی طریقوں سے فاصلوں پر شناخت برقرار رہتی ہے (اینڈرسن، 1983)

سماجی ترتیب اور تعاون

برادریاں اصولوں اور اقدار کو قائم کرنے، تعاون کو فروغ دینے اور تنازعات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ڈرکھیم کا خیال تھا کہ کمیونٹیز ایک اخلاقی ڈھانچہ فراہم کرتی ہیں، جو کہ سماجی نظم کے لیے بہت ضروری ہے۔ (Durkheim, 1997) صحیح اور غلط کا مشترکہ احساس پیدا کر کے، کمیونٹیز اراکین کے درمیان ہم آہنگی برقرار رکھنے میں مدد کرتی ہیں۔

اقتصادی اور سیاسی اثر و رسوخ

کمیونٹیز کے اکثر اہم سیاسی اور معاشی کردار ہوتے ہیں، مقامی پالیسی کو متاثر کرنے سے لے کر سماجی مشغولیت کو فروغ دینے تک۔ سماجی سرمائے پر پٹنم کا کام اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کس طرح کمیونٹی نیٹ ورکس شہری شرکت اور باہمی تعاون کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اراکین کو باختیار بناتے ہیں اور عوامی زندگی کو تقویت دیتے ہیں (پٹنم، 2000)

یہ ماہرین عمرانیات اس بات کا ایک جامع نظریہ پیش کرتے ہیں کہ کمیونٹی کس طرح سماجی زندگی کو تشکیل دیتی ہے، جذباتی، ثقافتی اور معاشی فوائد کی پیشکش کرتے ہیں جو افراد اور معاشروں دونوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ ان کے نظریات اجتماعی طور پر یہ واضح کرتے ہیں کہ کمیونٹی انسانی تنظیم کا ایک متحرک اور اہم پہلو ہے، جو جدید تبدیلیوں کے جواب میں قریبی، ذاتی نیٹ ورکس سے زیادہ سیال، دلچسپی پر مبنی گروہوں تک تیار ہوتی ہے۔

5.3 انفرادی، خاندان، اور برادری

فرد، خاندان، اور کمیونٹی گہرے طور پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، ہر سطح کی تشکیل ہوتی ہے۔ اور دوسروں کو مختلف طریقوں سے متاثر کرنا۔

5.3.1 بنیادی اکائی کے طور پر فرد

فرد سماجی ڈھانچے کی بنیادی اکائی ہے، جو خاندانوں اور برادریوں دونوں کے تعمیراتی بلاک کے طور پر کام کرتا ہے۔ افراد کی سماجی کاری عام طور پر خاندان کے اندر شروع ہوتی ہے، جہاں وہ ضروری مہارتیں، اقدار اور اصول سیکھتے ہیں۔ برونفنبرنر کے ماحولیاتی نظام کے نظریہ 2 کے مطابق، خاندان کا "مائیکروسسٹم" وہ ہے جہاں افراد پہلے ایسے رشتوں کا تجربہ کرتے ہیں جو ان کی نشوونما اور شناخت کو تشکیل دیتے ہیں۔ اس کے بعد افراد اپنے ذاتی تجربات، اقدار اور مہارتوں کو وسیع تر کمیونٹی میں لاتے ہیں، جہاں وہ اجتماعی شناخت اور سماجی ہم آہنگی میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔

5.3.2 خاندان فرد اور برادری کے درمیان ایک پل کے طور پر

خاندان افراد اور کمیونٹی کے درمیان ایک سماجی پل کا کام کرتا ہے۔ یہ سماجی کاری کی جگہ ہے، جہاں لوگ سب سے پہلے اپنی ثقافت کے رسم و رواج، زبان اور اقدار سیکھتے ہیں۔ ڈرکھم نے خاندان کو سماجی استحکام کے لیے ایک بنیادی ادارے کے طور پر دیکھا، جو ایسے سماجی اصولوں کو منتقل کرتا ہے جو خاندان اور برادری دونوں کے اندر ہم آہنگی میں معاون ہوتے ہیں۔ خاندان کمیونٹی میں افراد کے کردار پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں، انہیں ابتدائی مدد اور رہنمائی پیش کرتے ہیں جو وسیع تر سماجی ڈھانچے کے ساتھ ان کے مشغول ہونے کے طریقے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ خاندان اکثر برادری کی اقدار اور روایات کو مجسم کرتے ہیں، انہیں گھر کے اندر مضبوط کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، خاندانی اجتماعات اور رسومات اکثر اجتماعی تعلق کے احساس کو فروغ دیتے ہوئے، کمیونٹی کے اندر مشترکہ ثقافتی طریقوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس کردار کے ذریعے خاندان نہ صرف افراد کی تشکیل کرتا ہے بلکہ معاشرے میں ثقافتی طریقوں کے تسلسل کو بھی یقینی بناتا ہے۔

5.3.3 خاندانوں اور افراد کے لیے سیاق و سباق اور سپورٹ سسٹم کے طور پر کمیونٹی

کمیونٹیز سماجی، اقتصادی اور ثقافتی سیاق و سباق فراہم کرتی ہیں جس کے اندر خاندان اور افراد کام کرتے ہیں۔ وہ وسائل پیش کرتے ہیں جیسے کہ اسکول، صحت کی دیکھ بھال، سماجی نیٹ ورکس، اور تفریحی جگہیں جو افراد اور خاندان دونوں کی بھلائی اور ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ سماجی سرمائے کا رابرٹ پٹنم کا تصور اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ کس طرح کمیونٹیز، مشترکہ نیٹ ورکس اور باہمی تعاون کے ذریعے، خاندانوں کے درمیان رشتوں کو مضبوط بنا سکتی ہیں اور انفرادی فلاح و بہبود کو بڑھا سکتی ہیں۔

مزید برآں، کمیونٹیز ایسے اصولوں کو قائم کرنے اور نافذ کرنے میں مدد کرتی ہیں جو خاندانی طریقوں اور انفرادی رویے کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، پڑوسی تنظیمیں، مذہبی گروہ، اور سماجی ادارے سبھی اقدار کو برقرار رکھنے اور خاندانوں اور افراد کے لیے توقعات قائم کرنے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ بدلے میں، منسلک خاندان اور افراد سماجی تقریبات میں حصہ لے کر، رضاکارانہ طور پر، اور اراکین کے درمیان اعتماد اور تعاون کو فروغ دے کر ایک متحرک کمیونٹی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

5.3.4 باہمی انحصار اور باہمی اثر و رسوخ

فرد، خاندان، اور کمیونٹی کے درمیان تعلق علامتی ہے: ہر ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتا ہے اور متاثر ہوتا ہے۔ خاندان افراد کی پرورش کرتے ہیں، جو اس کے بعد کمیونٹی میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں، جو بدلے میں وہ مدد اور ماحول فراہم کرتا ہے جس کی افراد اور خاندان دونوں کو ترقی کی منازل طے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ باہمی انحصار معاشرے کے استحکام اور تسلسل کو یقینی بناتا ہے، کسی ایک سطح پر تبدیلیوں کے ساتھ چاہے خاندانی ڈھانچے، انفرادی رویے، یا کمیونٹی کے اصولوں میں تبدیلیاں دوسری سطحوں پر اثر انداز ہوں۔

5.4 معاشرے کی تعریف

سماجیات میں، "معاشرہ" کو سماجی تعلقات، ڈھانچے اور اداروں کے ایک پیچیدہ نظام کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جو افراد کے تعاملات، طرز عمل اور شناخت کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہاں کلیدی سماجی نقطہ نظر ہیں۔

ایمیل ڈرکھیم (1997) نے معاشرے کو ایک اخلاقی وجود کے طور پر دیکھا، جو اس کے ارکان کی تعداد سے بڑا ہے۔ اس نے استدلال کیا کہ معاشرے کے اپنے اصولوں، اقدار اور "اجتماعی ضمیر" کا اپنا ایک سیٹ ہے، جو افراد کو متحد کرنے والی قوت کا استعمال کرتا ہے۔ Durkheim کے مطابق، معاشروں کی تشکیل ان کے سماجی بندھنوں کی پیچیدگی کے لحاظ سے "مکینیکل" یا "نامیاتی یکجہتی" کے ذریعے کی جاتی ہے۔

مکینیکل یکجہتی یکسانیت اور مشترکہ اقدار کے ساتھ آسان معاشروں کی خصوصیت کرتی ہے،

جبکہ نامیاتی یکجہتی زیادہ پیچیدہ، صنعتی معاشروں کی وضاحت کرتی ہے جہاں افراد باہمی انحصار اور تخصص پر انحصار کرتے ہیں۔

میکس ویبر (1978) نے سماجی عمل کے تصور کے ذریعے معاشرے کی تعریف کی، جہاں افراد کے طرز عمل مشترکہ معنی اور مقاصد سے تشکیل پاتے ہیں۔ ویبر کے لیے، معاشرہ تعاملات کا ایک نیٹ ورک ہے جو اقدار، عقائد اور اصولوں سے متاثر ہوتا ہے۔ اس کا تجزیہ انفرادی اعمال، اور محرکات کا مطالعہ کر کے معاشرے کو سمجھنے پر زور دیتا ہے، اور یہ کہ کس طرح مشترکہ افہام و تفہیم کے ذریعے وسیع تر سماجی ڈھانچے کو تخلیق اور تقویت ملتی ہے۔

کارل مارکس (1884، rept. 2010) نے معاشرے کو بنیادی طور پر معاشی تعلقات اور طبقاتی جدوجہد کے نظام کے طور پر دیکھا، جہاں سماجی ڈھانچے اور ادارے حکمران طبقے کے مفادات کی عکاسی کرتے ہیں۔ مارکس کے خیال میں، سماج کی تعریف بورژوازی (جو پیداوار کو کنٹرول کرتے ہیں) اور پرولتاریہ (محنت کش طبقے) کے درمیان تنازعات سے ہوتی ہے۔ یہ متحرک معاشرے کے اندر ایک تقسیم پیدا کرتا ہے، سماجی اداروں اور رشتوں کو ان طریقوں سے تشکیل دیتا ہے جو طبقاتی درجہ بندی اور معاشی استحصال کو برقرار رکھتے ہیں۔

ٹالکوٹ پارسنز (1951) ایک فنکشنل ماہر عمرانیات نے معاشرے کو ایک "سماجی نظام" کے طور پر بیان کیا جو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے حصوں سے بنا ہے جو استحکام اور نظم کو برقرار رکھنے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں، معاشرے کا ہر حصہ جیسا کہ خاندان، معیشت، اور تعلیم ضروری کردار ادا کرتا ہے جو معاشرے کو ہم آہنگی سے چلانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ نقطہ نظر معاشرے کے اندر توازن اور باہمی انحصار پر زور دیتا ہے، جہاں ادارے افراد کو سماجی بنانے اور اجتماعی ضروریات کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ گڈنس نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرہ افراد کے روزمرہ کے تعاملات کے ذریعے تشکیل پاتا ہے اور تشکیل دیتا ہے، ایک تصور جسے ساختی نظریہ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے استدلال کیا کہ معاشرہ جامد نہیں ہے بلکہ افراد کے اعمال، انتخاب اور طرز عمل کے ذریعے مسلسل ارتقا پذیر ہوتا ہے، جو بڑے سماجی اصولوں اور ڈھانچے سے تشکیل پاتے ہیں اور تشکیل پاتے ہیں۔ (1990) Giddens کے لیے، معاشرہ عالمگیریت، ٹیکنالوجی اور جدیدیت سے متاثر، ایک سیال حالت میں موجود ہے۔

اختصار کے ساتھ، ماہرین سماجیات معاشرے کو تعلقات، اداروں اور تعاملات کے ایک منظم اور متحرک نیٹ ورک کے طور پر بیان کرتے ہیں جو انفرادی طرز عمل سے متاثر اور متاثر ہوتے ہیں۔ چاہے سماجی یکجہتی، اقتصادی کشمکش، سماجی عمل، یا فعال باہمی انحصار کے لینز سے دیکھا جائے، معاشرے کو ایک طاقتور فریم ورک کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو انسانی زندگی کو منظم کرتا ہے اور ثقافتی، معاشی اور سماجی تسلسل کو برقرار رکھتا ہے۔

5.5 فرد اور معاشرے کے درمیان تعلق

فرد اور معاشرے کے درمیان تعلق ذاتی شناخت اور اجتماعی سماجی نظم دونوں کو سمجھنے کے لیے باہمی، متحرک اور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ماہرین سماجیات اس تعامل پر متعدد نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔

5.5.1 سماجی کاری اور شناخت کی تشکیل

معاشرہ سماجی کاری کے ذریعے اقدار، اصولوں اور کرداروں کو جنم دے کر افراد کی تشکیل کرتا ہے، یہ ایک تاحیات عمل ہے جہاں افراد اپنے معاشرے کے ثقافتی ڈھانچے کو سیکھتے اور اندرونی طور پر بناتے ہیں۔

Durkheim نے افراد کو سماجی بنانے اور سماجی نظم کو برقرار رکھنے میں معاشرے کے کردار پر زور دیا۔ اس نے استدلال کیا کہ افراد کے طرز عمل، عقائد اور شناخت کا احساس زیادہ تر معاشرے کے "اجتماعی ضمیر" سے متاثر ہوتا ہے، جو مشترکہ اصولوں اور اقدار کو مجسم کرتا ہے جو سماجی زندگی کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ اجتماعی شعور افراد کو اخلاقی فریم ورک کے اندر کام کرنے کے قابل بناتا ہے۔

جو ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔

5.5.2 انفرادی ایجنسی اور سماجی کارروائی

جہاں معاشرہ افراد کی تشکیل کرتا ہے، وہیں افراد بھی اپنے اعمال، عقائد اور انتخاب کے ذریعے معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں۔ میکس ویبر نے "سماجی عمل" کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ افراد ذاتی اقدار اور معانی کی بنیاد پر سماجی ڈھانچے کی تشریح اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ افراد سماجی اصولوں کے غیر فعال وصول کنندہ نہیں ہیں بلکہ فعال ایجنٹ ہیں جو سماجی توقعات کی ترجمانی کرتے ہیں اور یہاں تک کہ اسے تبدیل بھی کرتے ہیں۔ افراد کے درمیان عمل اور تعامل کا یہ عمل وقت کے ساتھ سماجی اداروں اور ثقافتی اصولوں کی تعمیر اور تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔

5.5.3 تنازعہ اور ساختی طاقت

کارل مارکس نے انفرادی سماج کے رشتے کو طاقت اور طبقاتی جدوجہد کی عینک سے دیکھا۔ اس نے دلیل دی کہ معاشرے کا ڈھانچہ، خاص طور پر اس کا معاشی نظام، افراد کے مواقع، طرز زندگی اور شعور کو تشکیل دیتا ہے۔ مارکس نے موقف اختیار کیا کہ افراد اکثر سماجی ڈھانچے کی وجہ سے مجبور ہوتے ہیں، خاص طور پر سرمایہ دارانہ معاشروں میں جہاں حکمران طبقہ وسائل اور اداروں کو کنٹرول کرتا ہے، افراد کی زندگی کے انتخاب اور سماجی نقل و حرکت کو متاثر کرتا ہے۔ یہاں، معاشرہ انفرادی آزادی پر پابندیاں لگا سکتا ہے، خاص طور پر معاشی اور سماجی عدم مساوات کے حوالے سے۔

5.5.4 فنکشنل باہمی انحصار

ٹالکوٹ پارسنز اور دیگر فنکشنلسٹ ماہر عمرانیات افراد اور معاشرے کو باہمی انحصار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ افراد مخصوص کردار (مثلاً کارکنان، والدین، اور طالب علم) کو پورا کر کے معاشرے میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں، جو سماجی افعال کو برقرار رکھتے ہیں۔ بدلے میں، معاشرہ افراد کی مدد کے لیے ڈھانچہ، استحکام اور وسائل فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، تعلیمی نظام افراد کو سماجی بناتا ہے، انہیں معاشرے میں ان کے کردار کے لیے تیار کرتا ہے، جبکہ خاندانی ڈھانچے جذباتی مدد فراہم کرتے ہیں۔ یہ باہمی تعلق اس بات پر زور دیتا ہے کہ کس طرح افراد ادارہ جاتی کردار کی ساخت اور سماجی تبدیلی میں حصہ لے کر سماجی استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔ گڈنس نے ساختی نظریہ کے ذریعے افراد اور معاشرے کے درمیان متحرک تعلقات کی کھوج کی، جس سے پتہ چلتا ہے کہ افراد دونوں شکلیں بناتے ہیں اور معاشرے کے ذریعے تشکیل پاتے ہیں۔ گڈنس نے دلیل دی کہ سماجی ڈھانچے جامد نہیں ہوتے۔ وہ مستقل طور پر افراد کے روزمرہ کے تعاملات کے ذریعہ تخلیق اور دوبارہ بنائے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے، افراد سماجی ارتقاء اور موافقت میں حصہ ڈالتے ہیں، خاص طور پر عالمگیریت، تکنیکی تبدیلی اور جدیدیت کے تناظر میں۔ یہ نقطہ نظر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ معاشرہ سیال ہے اور افراد، اپنے انتخاب اور طرز عمل کے ذریعے، سماجی تبدیلی کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

5.6 معاشرہ اور ریاست

ریاستی معاشرے کے تعلقات کی تعریف DFID3 ASA کے ذریعے کی جاتی ہے 'ریاستی اداروں اور سماجی گروپوں کے درمیان بات چیت کے لیے کہ عوامی اختیار کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اور اسے لوگوں سے کیسے متاثر کیا جا سکتا ہے۔

سوشیالوجی اور پولیٹیکل سائنس میں سماج اور ریاست کے درمیان تعلق بنیادی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ بستیاں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں لیکن الگ الگ ہیں۔ جب کہ معاشرہ سماجی تعلقات، اقدار، اصولوں اور تنظیموں کا ایک وسیع نیٹ ورک ہے، ریاست ایک باضابطہ ادارہ ہے جو ایک متعین علاقے کے اندر قوانین کو چلانے اور نافذ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ ان کے تعلقات کی اہمیت ان طریقوں سے ہے جس میں وہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کی تشکیل کرتے ہیں، خاص طور پر سماجی نظم، حکمرانی اور انفرادی حقوق کے دائروں میں۔ ریاستوں کی حفاظت کی قانونی ذمہ داری ہے اور

سماجی تحفظ کے حق سمیت انسانی حقوق کو فروغ دینا، اور اس بات کو یقینی بنانا کہ لوگ بلا امتیاز اپنے حقوق کا احساس کر سکیں۔

5.6.1 ریاست کی بنیاد کے طور پر سوسائٹی

معاشرہ اس بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے جہاں سے ریاست پیدا ہوتی ہے۔ ریاست ایک منظم سیاسی ادارہ ہے جو معاشرے کے پیچیدہ تعاملات اور ضروریات کو منظم کرنے، نظم و نسق، تحفظ اور وسائل فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ریاست معاشرے کے اجتماعی ضمیر اور اقدار کی عکاسی کرتی ہے، سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے مشترکہ عقائد اور نظریات کو مجسم کرتی ہے۔ معاشرے کے اصول اور اقدار ریاست کی قانونی حیثیت اور اس کی پالیسیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں، ریاست سماجی نظم کو برقرار رکھتی ہے، جو ایک مستحکم معاشرے کے لیے ضروری ہے۔

5.6.2 سوسائٹی کو ریگولیٹ کرنے میں ریاست کا کردار

ریاست قوانین بنانے اور نافذ کرنے، پالیسیاں ترتیب دینے، اور حکمرانی کے لیے ڈھانچے فراہم کر کے سماجی رویے کو منظم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی تعریف ریاست کے طور پر ایک ایسے ادارے کے طور پر کی گئی ہے جس کی "جائز تشدد پر اجارہ داری" ہے، جو کہ رسمی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے سماجی نظم کو برقرار رکھنے میں اس کے منفرد کردار کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ طاقت سماجی تنازعات کے انتظام، حقوق کی حفاظت، اور سماجی تعاون کے لیے حالات پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ قانون کے نفاذ، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، اور فلاحی خدمات میں ریاست کا کردار معاشرے کے اندر افراد اور گروہوں کو استحکام اور سلامتی کے ساتھ کام کرنے کے قابل بناتا ہے۔

5.6.3 ریاست پر معاشرے کا اثر

معاشرہ رائے عامہ کی تشکیل، ووٹنگ کے طرز عمل، اور شہری شرکت کے ذریعے ریاست پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جمہوری معاشروں میں عوام کی مرضی اس بات کا تعین کرتی ہے کہ کون حکومت کرتا ہے اور کون سی پالیسیاں لاگو ہوتی ہیں۔ ریاست معاشرے کے سامنے جوابدہ ہے، خاص طور پر انتخابات، وکالت اور عوامی گفتگو جیسے میکانزم کے ذریعے۔ یہ متحرک قانونی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ جب کوئی ریاست معاشرے کی ضروریات اور اقدار سے منقطع ہو جاتی ہے تو اسے مزاحمت، عدم استحکام یا انقلاب کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ Antonio Gramsci نے اس بات پر زور دیا کہ ریاست کو مؤثر طریقے سے اختیار کا استعمال کرنے کے لیے معاشرے سے "رضامندی" حاصل کرنا چاہیے، یعنی اسے قانونی حیثیت برقرار رکھنے کے لیے ثقافتی اور سماجی توقعات کے مطابق ہونا چاہیے۔

5.6.4 استحکام اور ترقی کے لیے باہمی انحصار

معاشرہ اور ریاست ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ معاشرہ حکمرانی، سماجی خدمات اور تحفظ کے لیے ریاست پر انحصار کرتا ہے، جب کہ ریاست کام کرنے کے لیے سماجی تعاون، اعتماد، اور ٹیکس محصولات پر انحصار کرتی ہے۔ یہ باہمی انحصار استحکام کو یقینی بناتا ہے، معاشی ترقی، سماجی بہبود اور عوامی بنیادی ڈھانچے کو قابل بناتا ہے۔ ریاست کی پالیسیاں سماجی ترقی، تعلیم اور بہبود کی تشکیل کرتی ہیں، جب کہ معاشرے کی بدلتی ہوئی اقدار، اصول اور ضروریات ریاست کو اصلاح اور ترقی کی طرف دھکیلتی ہیں۔ ٹالکوٹ پارسنز نے اس باہمی انحصار کو ایک فعال رشتہ کے طور پر بیان کیا جہاں دونوں ادارے توازن اور سماجی ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ سول سوسائٹی میں ثالث کے طور پر سول سوسائٹی کا کردار، جس میں غیر سرکاری تنظیمیں، وکالت گروپس، اور سماجی تحریکیں شامل ہیں، معاشرے اور ریاست کے درمیان ثالث کے طور پر کام کرتی ہیں۔

سول سوسائٹی افراد اور گروہوں کو اجتماعی مفادات کا اظہار کرنے، تبدیلی کی وکالت کرنے اور ریاست کو جوابدہ ٹھہرانے کے قابل بناتی ہے۔ سول سوسائٹی کی تنظیمیں معاشرے کی ضروریات اور ریاستی پالیسیوں کے درمیان فرق کو ختم کرنے میں مدد کر سکتی ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ پسماندہ گروہوں کی حکومت میں آواز ہو اور سماجی اقدار ریاستی اقدامات میں جھلکتی ہوں۔

ایک متوازن اور فعال سماجی نظام کے حصول کے لیے معاشرے اور ریاست کے درمیان رابطہ بہت ضروری ہے۔ ریاست معاشرے کو منظم کرنے اور خدمت کرنے کے لیے ضروری ڈھانچہ اور اختیار فراہم کرتی ہے،

جب کہ معاشرہ ریاست کے اختیار اور سمت کو مطلع کرتا ہے اور اسے قانونی حیثیت دیتا ہے۔ یہ تعامل استحکام اور موافقت دونوں کو قابل بناتا ہے، جس سے معاشرے اور ریاست کو بدلتی ہوئی ضروریات، اقدار اور چیلنجوں کے جواب میں ترقی کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ ان کے درمیان ہم آہنگی جمہوری شرکت، سماجی انصاف اور مجموعی سماجی بہبود کو فروغ دینے کے لیے بہت ضروری ہے۔

5.7 فرد، معاشرہ اور ریاست

فرد، معاشرہ اور ریاست ایک دوسرے سے جڑے ہوئے اجزاء ہیں جو مل کر سماجی نظم، نظم و نسق اور شناخت کی بنیاد بناتے ہیں۔ ہر ایک کا ایک منفرد کردار ہے، پھر بھی وہ استحکام برقرار رکھنے، حقوق کو یقینی بنانے، اور ترقی کو فروغ دینے کے لیے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔

فرد سب سے چھوٹی سماجی اکائی ہے جس میں ذاتی حقوق، اقدار اور ذمہ داریاں ہیں جو معاشرے اور ریاست دونوں کے لیے ضروری ہیں۔ یہ سماجی عمل کے ذریعے فرد کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، اس بات پر زور دیتا ہے کہ انفرادی رویے اور ارادے اجتماعی ڈھانچے اور تعلقات کو تشکیل دیتے ہیں۔ انفرادی انتخاب، عقائد، اور اعمال معاشرے کے اندر سرایت کرنے والے اصولوں اور اقدار کی تشکیل میں مدد کرتے ہیں، جن کو ریاست بالآخر نظم و نسق کے ذریعے منظم کرنے اور مدد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

معاشرہ رشتوں، روایات اور ثقافتی اصولوں کے نیٹ ورک کی نمائندگی کرتا ہے جو انفرادی رویے کو سیاق و سباق فراہم کرتے ہیں اور سماجی ڈھانچہ قائم کرتے ہیں۔ ڈرکھیم کے لیے، معاشرہ ایک "اجتماعی ضمیر" ہے جو خاندان، تعلیم اور مذہب جیسے سماجی اداروں میں اقدار اور اصولوں کو سرایت کر کے انفرادی رویے کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے افراد اپنی شناخت اور اقدار حاصل کرتے ہیں۔ معاشرہ اجتماعی اقدار اور توقعات کا اظہار کر کے ریاست پر اثر انداز ہوتا ہے، قوانین، پالیسیوں اور حکومتی ڈھانچے کی بنیاد بناتا ہے جو لوگوں کی ضروریات اور ثقافت کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ریاست ایک باضابطہ ادارہ ہے جو حکمرانی، قانون کے نفاذ اور معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے ذمہ دار ہے۔ یہ "جائز تشدد پر اجارہ داری" کے ذریعے کام کرتا ہے، جیسا کہ میکس ویبر نے مشہور دلیل دی، سماجی نظم کو برقرار رکھنے اور انفرادی حقوق کے تحفظ کے لیے۔ قوانین بنانے اور نفاذ کرنے سے، ریاست ایک مستحکم فریم ورک فراہم کرتی ہے جس کے اندر افراد اور معاشرہ کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ریاستیں تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، اور فلاحی نظام کو برقرار رکھتی ہیں جو انفرادی ترقی اور سماجی استحکام دونوں کی حمایت کرتے ہیں۔ ریاست سماجی رویے کو بھی کنٹرول کرتی ہے اور بڑے سماجی فریم ورک کے اندر افراد کی سلامتی اور حقوق کو یقینی بنانے کے لیے تنازعات میں ثالثی کرتی ہے۔

فرد، سماج اور ریاست کے درمیان ربط باہمی اور باہم منحصر ہے:

• افراد اور معاشرہ؛ افراد اپنے رویے اور سماجی کاری کے ذریعے معاشرتی اصولوں اور اقدار میں حصہ ڈالتے ہیں۔ بدلے میں، معاشرہ تعلق، شناخت اور ساخت کا احساس پیش کرتا ہے جو انفرادی رویے کو تشکیل دیتا ہے۔

• افراد اور ریاست؛ ریاست انفرادی حقوق اور فلاح و بہبود کی حفاظت کرتی ہے، جب کہ افراد شہری شرکت اور قوانین کی پابندی کے ذریعے ریاستی اتھارٹی کو قانونی حیثیت دیتے ہیں۔

• معاشرہ اور ریاست؛ معاشرہ ریاست کی اقدار اور توقعات سے آگاہ کرتا ہے، قوانین اور پالیسیوں کو متاثر کرتا ہے۔ ریاست، بدلے میں، سماجی نظم کو برقرار رکھتی ہے اور وسائل فراہم کرتی ہے جو سماجی بہبود کو برقرار رکھتے ہیں۔

یہ باہمی انحصار اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سماجی اور سیاسی ڈھانچے افراد اور معاشرے کی بدلتی ہوئی اقدار، حقوق اور ضروریات کے جواب میں تیار ہوں۔ یہ متحرک استحکام کو فروغ دیتا ہے جبکہ نئے سماجی اور اقتصادی چیلنجوں کے لیے موافقت کی اجازت دیتا ہے،

فلاح و بہبود اور سماجی ترقی۔ سول سوسائٹی ایک ثالث کے طور پر جو کہ غیر سرکاری تنظیموں، وکالت گروپوں اور سماجی تحریکوں پر مشتمل ہے، افراد، معاشرے اور ریاست کے درمیان ایک پل کا کام کرتی ہے۔ سول سوسائٹی کے ذریعے، افراد اجتماعی خدشات کا اظہار کر سکتے ہیں، ریاستی پالیسیوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں اور ریاست کو جوابدہ ٹھہرا سکتے ہیں۔ یہ ربط جمہوری مشغولیت کو فروغ دیتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ معاشرے کے اندر متنوع گروپوں کی آوازوں کی حکمرانی میں نمائندگی ہو، جس سے ریاست کی قانونی حیثیت اور جوابدہی کو تقویت ملے۔ مختصر یہ کہ فرد، معاشرہ اور ریاست ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، ہر ایک ایک ایسا کردار ادا کرتا ہے جو دوسروں کو تقویت دیتا ہے اور توازن رکھتا ہے۔ افراد معاشرتی اصولوں میں حصہ ڈالتے ہیں، معاشرہ انفرادی رویے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے، اور ریاست سماجی نظم اور انفرادی حقوق کو برقرار رکھتی ہے۔ یہ باہمی ربط سماجی ہم آہنگی کے حصول، آزادی کی حفاظت، اور ایک مستحکم لیکن قابل موافق سماجی اور سیاسی منظر نامے کے اندر ترقی کو فروغ دینے کے لیے اہم ہے۔

خود تشخیص کے سوالات

- سوال نمبر: 01 کمیونٹی کی وضاحتی خصوصیات کیا ہیں، اور یہ عناصر اسے دوسرے سماجی گروہوں سے کیسے ممتاز کرتے ہیں؟
- سوال نمبر: 20 ایک کمیونٹی اپنے اراکین کی ذاتی شناخت اور سماجی استحکام میں کس طرح حصہ ڈالتی ہے؟
- سوال نمبر: 30 کن طریقوں سے افراد، خاندان، اور کمیونٹیز ایک دوسرے کی ترقی میں مدد اور اثر انداز ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر: 40 معاشرے کی تعریف کیسے کی جاتی ہے، اور کیا چیز اسے دائرہ کار اور کام کے لحاظ سے کمیونٹی سے مختلف بناتی ہے؟
- سوال نمبر: 50 معاشرہ انفرادی شناخت، اقدار اور طرز عمل کی تشکیل کیسے کرتا ہے؟
- سوال نمبر: 60 کچھ کلیدی راستے کیا ہیں جو افراد معاشرے میں حصہ ڈالتے ہیں، اور معاشرہ بدلے میں افراد کو کیسے متاثر کرتا ہے؟
- سوال نمبر: 70 معاشرہ ریاست سے کیسے مختلف ہے، اور انسانی تعاملات کو منظم کرنے اور اس کی تشکیل میں ہر ایک کیا کردار ادا کرتا ہے؟
- سوال نمبر: 80 معاشرے کے اندر ریاست کی بنیادی ذمہ داریاں کیا ہیں، اور وہ کس طرح نظم و نسق برقرار رکھتی ہے اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود کی حمایت کرتی ہے؟
- سوال نمبر: 09 افراد، معاشرہ اور ریاست ایک متوازن سماجی ڈھانچہ تشکیل دینے کے لیے کس طرح بات چیت کرتے ہیں جو شخصی آزادی اور سماجی ذمہ داری کی حمایت کرتا ہو؟
- سوال نمبر: 01 افراد، معاشرے اور ریاست کے لیے باہمی تعاون پر مبنی تعلقات کو برقرار رکھنا کیوں ضروری ہے، اور جب یہ توازن بگڑ جائے تو اس کے ممکنہ نتائج کیا ہو سکتے ہیں؟

مزید پڑھنا

احمد، ایس۔ (2014) جان بوجھ کر مضامین۔ ڈیوک یونیورسٹی پریس۔

اینڈرسن، بی۔ (1983) تخیل شدہ کمیونٹیز: نیشنلزم کی اصلیت اور پھیلاؤ پر مظاہر۔ کی طرف۔

کرینشا، K. (1989) نسل اور جنس کے ایک دوسرے کو حد سے کم کرنا: انسداد امتیازی نظریہ، حقوق نسواں نظریہ، اور نسل پرستانہ سیاست کی سیاہ فام نسائی تنقید۔ یونیورسٹی آف شکاگو لیگل فورم، 139-167، (1) 1989

ڈیوس، اے وائی۔ (1981) خواتین، نسل، اور طبقہ۔ رینڈم ہاؤس۔

ڈرکھیم، ای۔ (1997) معاشرے میں لیبر کی تقسیم۔ فری پریس۔

Giddens, A. (1990) جدیدیت کے نتائج۔ سٹینفورڈ یونیورسٹی پریس۔

بکس، بی۔ (2000) حقوق نسواں سب کے لیے ہے: پرجوش سیاست۔ ساؤتھ اینڈ پریس۔

لارڈ، اے۔ (1984) سسٹر آؤٹ سائیڈز: مضامین اور تقاریر۔ کراسنگ پریس۔

مارکس، کے۔ (2010) کمیونسٹ منشور (MH Dobb, Ed.) ترقی پبلشرز۔ (اصل کام 1848 میں شائع ہوا)۔

پارسنز، ٹی۔ (1951) سماجی نظام۔ فری پریس۔

پٹنم، آر ڈی۔ (2000) اکیلے بولنگ: امریکی کمیونٹی کا خاتمہ اور بحالی۔ سائمن اینڈ شوستر۔

Tönnies, F. (1955) کمیونٹی اور سوسائٹی (CP Loomis, Trans.) ایسٹ لانسنگ: مشی گن اسٹیٹ یونیورسٹی پریس۔

ویبر، ایم۔ (1978) معیشت اور معاشرہ: تشریحی سماجیات کا خاکہ (G. Roth & C. Wittich, Eds.) یونیورسٹی آف کیلیفورنیا پریس۔ (اصل کام 1922 میں شائع ہوا)۔

یونٹ 6

شہریت

یونٹ رائٹر: ڈاکٹر عدیلہ رحمان
یونٹ کا جائزہ لینے والا: ڈاکٹر عاصمہ خالد

مشمولات

	صفحہ نمبر
تعارف	106
مقاصد	107
6.1 شہریت کا مفہوم	108
6.2 شہریوں کے حقوق	108
6.3 کمیونٹی سروسز میں حصہ لینے کی اہمیت	110
6.4 ایک اچھے شہری کے اوصاف	113
6.5 ریاست میں ایک شہری کی ذمہ داریاں	115
6.6 فرائض اور ذمہ داریاں	116
6.7 حقوق کی اہمیت	118
6.8 ذمہ داریوں کے ساتھ حقوق کا توازن	118
خود تشخیص کے سوالات	119
مزید پڑھنا	120

تعارف

اصطلاح "شہریت" ایک فرد اور ریاست کے درمیان تعلقات کو مجسم کرتی ہے، ایک قانونی حیثیت دیتا ہے جو مختلف حقوق اور ذمہ داریاں دیتا ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کوئی شخص کسی سیاسی وجود (ملک) کا ایک تسلیم شدہ رکن ہے اور اس ریاست کی طرف سے فراہم کردہ مراعات اور تحفظات کا حقدار ہے۔ بدلے میں، فرد سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بعض فرائض کو برقرار رکھے، جیسے کہ قوانین کی پابندی کرنا اور بعض صورتوں میں، ٹیکس ادا کرنا یا فوج میں خدمات انجام دینا۔

دوسرے لفظوں میں، ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ شہریت سے مراد کسی فرد اور ملک کے درمیان قانونی تعلق ہے، جو فرد کو کچھ حقوق اور ذمہ داریاں دیتا ہے۔ یہ ایک ایسی حیثیت ہے جو ملک کے قوانین کے لحاظ سے پیدائش، نزول، فطرت، یا دیگر قانونی عمل سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

مقاصد

اس یونٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے:

- شہریت اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس کی اہمیت کے بارے میں جانیں۔
- ایک شہری کے حقوق کی گہرائی سے سمجھ حاصل کریں • ایک شہری کے فرائض، ذمہ داریوں اور خصوصیات کو دریافت کریں
- جانیں کہ حقوق کیوں اہم ہیں • کمیونٹی سروسز کی اہمیت کے بارے میں جانیں • بے وطن لوگوں اور گروہوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

اہم موضوعات

6.1 شہریت کے معنی

6.2 شہریوں کے حقوق

6.3 کمیونٹی سروسز میں حصہ لینے کی اہمیت 6.4 ایک اچھے شہری کی خوبیاں 6.5 ریاست میں ایک شہری کی ذمہ داریاں 6.6 فرائض اور ذمہ داریاں

6.7 حقوق کی اہمیت

6.8 ذمہ داریوں کے ساتھ حقوق کا توازن

6.1 شہریت کے معنی

شہریت ایک فرد اور ریاست کے درمیان قانونی اور سماجی رشتہ ہے، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ یہ فرد کو کچھ حقوق اور ذمہ داریاں دیتا ہے اور ریاست کے ایک تسلیم شدہ رکن کے طور پر ان کی شناخت کرتا ہے۔ شہریت پیدائش، نیچرلائزیشن، یا دیگر قانونی عمل سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ جمہوری نظاموں میں شہریت صرف ایک قانونی حیثیت نہیں ہے بلکہ ملک کی شہری زندگی میں شرکت بھی ہے۔ شہریت قومی اتحاد کو فروغ دینے اور حکمرانی اور سماجی ذمہ داریوں میں فعال شمولیت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ افراد کو ریاست کی طرف سے فراہم کردہ تحفظ اور فوائد سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اپنی کمیونٹی کی ترقی میں حصہ ڈالنے کا اختیار دیتا ہے۔ شہریت کو اکثر فرد اور ریاست کے درمیان قانونی تعلق کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، جس میں افراد کو حقوق اور ذمہ داریاں دی جاتی ہیں (سمتھ، 2018)۔

وسیع طور پر، ہم کہہ سکتے ہیں کہ شہریت کے اہم پہلوؤں میں شامل ہیں:

1. حقوق: ان میں عام طور پر ملک میں رہنے اور کام کرنے کا حق، انتخابات میں ووٹ دینے کا حق، جائیداد کی ملکیت کا حق، اور حکومت سے تحفظ اور مدد حاصل کرنے کا حق شامل ہے۔

2. فرائض اور ذمہ داریاں: شہریوں سے عام طور پر قوانین کی تعمیل، ٹیکس ادا کرنے، بلائے جانے پر جیوری میں خدمات انجام دینے، اور بعض اوقات فوج میں خدمات انجام دینے یا دیگر شہری فرائض انجام دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

3. دوہری یا ایک سے زیادہ شہریت: کچھ ممالک افراد کو شہریت رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

ایک سے زیادہ ملک، جبکہ دوسرے اس پر پابندی لگاتے ہیں۔

4. نیچرلائزیشن: یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے ایک غیر ملکی شہری شہریت حاصل کر سکتا ہے، اکثر مخصوص رہائش، زبان اور قانونی تقاضوں کو پورا کر کے۔

5. شہریت کا نقصان: شہریت کو بعض اوقات منسوخ کیا جا سکتا ہے، یا تو رضاکارانہ طور پر (استقامت) یا غیر ارادی طور پر (مجرمانہ سرگرمیوں، دھوکہ دہی سے حصول وغیرہ کی وجہ سے)۔

اب، ہم تمام کلیدی تصورات پر تفصیل سے بات کرنے جا رہے ہیں۔

6.2 شہریوں کے حقوق

شہریوں کے حقوق ریاست کی طرف سے اپنے ارکان کو فراہم کردہ بنیادی آزادی ہیں۔

ان میں شہری، سیاسی اور سماجی حقوق شامل ہیں۔ شہری حقوق میں زندگی، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق شامل ہے۔ سیاسی حقوق حکومت میں شہریوں کی شرکت کو یقینی بناتے ہیں، جیسے کہ ووٹ ڈالنے کا حق اور عوامی عہدے کے لیے انتخاب لڑنا۔ سماجی حقوق تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور سماجی تحفظ تک رسائی کا احاطہ کرتے ہیں۔

ان حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے، ریاست اپنے تمام شہریوں کے لیے برابری اور وقار کو یقینی بناتی ہے۔ مثال کے طور پر، آزادی اظہار کا حق افراد کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی اجازت دیتا ہے، جو جمہوریت کے لیے بہت ضروری ہے۔ ان حقوق کا استعمال اس امید کے ساتھ آتا ہے کہ شہری دوسروں کے حقوق کا احترام کرتے ہوئے معاشرے میں ہم آہنگی کو فروغ دیں گے۔ حقوق شہریت کی بنیاد ہیں، انفرادی آزادیوں اور اجتماعی ترقی دونوں کو یقینی بناتے ہیں۔ (Jones, 2020)

6.2.1 شہری حقوق

شہری حقوق افراد کی آزادیوں کا تحفظ کرتے ہیں اور قانون کے تحت مساوات کو یقینی بناتے ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

1. زندگی اور ذاتی آزادی کا حق: شہریوں کو غیر قانونی مداخلت کے بغیر آزادی سے جینے کا حق ہے۔ یہ بنیادی حق دیگر تمام حقوق کو تقویت دیتا ہے، کیونکہ زندگی اور ذاتی آزادی کسی بھی قسم کی آزادی کو استعمال کرنے کے لیے ضروری ہیں۔
2. مساوات کا حق: یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام شہریوں کے ساتھ قانون کے سامنے یکساں سلوک کیا جاتا ہے، قطع نظر نسل، جنس، مذہب، یا سماجی حیثیت۔ مثال کے طور پر، امتیازی سلوک کے خلاف قوانین روزگار، تعلیم اور عوامی خدمات میں برابری کو برقرار رکھتے ہیں۔
3. رازداری کا حق: شہری ذاتی رازداری کے حقدار ہیں، اس کے خلاف تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے ان کی نجی زندگیوں میں غیر مجاز نگرانی یا دخل اندازی۔
4. انصاف کا حق: ہر شہری کو منصفانہ ٹرائل اور قانونی نمائندگی کا حق حاصل ہے۔ یہ حق عدالتی نظام پر اعتماد کو برقرار رکھنے اور قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے کے لیے اہم ہے۔

مثال: شہری حقوق افراد کو جبر اور امتیاز سے پاک باوقار زندگی گزارنے کا اختیار دیتے ہیں، جو ایک جمہوری معاشرے کی بنیاد بناتے ہیں۔

شہری حقوق ان بنیادی آزادیوں کی ضمانت دیتے ہیں جو شہریوں کو وقار اور مساوات کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل بناتے ہیں۔ (اسمٹھ، 2020)

6.2.2 سیاسی حقوق

سیاسی حقوق شہریوں کو حکمرانی میں حصہ لینے اور فیصلہ سازی کے عمل کو متاثر کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ یہ حقوق جمہوریت میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ عوام کی آواز سیاسی نظام کی تشکیل کرتی ہے۔

1. ووٹ کا حق: شہری حکومت میں احتساب اور نمائندگی کو یقینی بناتے ہوئے عوامی عہدے کے لیے نمائندوں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہ حق جمہوریت کا جوہر ہے، جو افراد کو اپنی قوم کی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کا اختیار دیتا ہے۔

2. دفتر میں حصہ لینے کا حق: اہل شہری الیکشن لڑ سکتے ہیں اور براہ راست حصہ لے سکتے ہیں۔

فیصلہ سازی کے عمل میں

3. اظہار رائے اور اسمبلی کی آزادی: شہری آزادانہ طور پر اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں اور پرامن احتجاج یا اجلاس منعقد کر سکتے ہیں۔ یہ حقوق سیاسی گفتگو میں عوام کی شرکت اور رہنماؤں کو جوابدہ ٹھہرانے کی صلاحیت کو یقینی بناتے ہیں۔

4. حکومت کو عرضی دینے کا حق: شہریوں کو شکایات کا ازالہ کرنے کا حق ہے یا پالیسیوں میں تبدیلی کی تجویز۔

مثال: سیاسی حقوق ایک جامع نظام تشکیل دیتے ہیں جہاں ہر فرد ریاست کے مستقبل کی تشکیل میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔

سیاسی حقوق شراکتی حکمرانی کی بنیاد ہیں، جو شہریوں کو اپنے رہنماؤں پر اثر انداز ہونے اور چیلنج کرنے کی اجازت دیتے ہیں (اینڈرسن، 2019)

6.2.3. سماجی حقوق

سماجی حقوق ضروری خدمات اور وسائل تک رسائی کو یقینی بناتے ہیں جو فلاح و بہبود اور مساوات کو فروغ دیتے ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

1. تعلیم کا حق: شہریوں کو تعلیم تک رسائی حاصل ہے، جو ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کو قابل بناتا ہے۔ تعلیم افراد کو اپنے حقوق کو مؤثر طریقے سے سمجھنے اور استعمال کرنے کا اختیار دیتی ہے۔

2. صحت کی دیکھ بھال کا حق: طبی خدمات تک رسائی شہریوں کو اپنی جسمانی اور ذہنی صحت کو برقرار رکھنے کو یقینی بناتی ہے، جس سے سماجی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

3. سماجی تحفظ کا حق: اس میں بے روزگاری کے فوائد، پنشن، اور فلاحی خدمات، معاشی مشکلات یا بڑھاپے کے دوران افراد کی حفاظت کے انتظامات شامل ہیں۔

4. کام کرنے کا حق: شہریوں کو بلا امتیاز اور منصفانہ حالات میں ملازمت حاصل کرنے کا حق ہے۔

مثال: سماجی حقوق ہر فرد کے پس منظر سے قطع نظر، مواقع اور وسائل فراہم کر کے عدم مساوات کو ختم کرتے ہیں۔

6.3. کمیونٹی سروسز میں حصہ لینے کی اہمیت

کمیونٹی سروس شہریوں کو اجتماعی ترقی اور یکجہتی کو فروغ دینے، سماجی بہتری میں حصہ ڈالنے کی اجازت دیتی ہے۔ رضاکارانہ خدمات کے ذریعے، افراد مقامی چیلنجوں سے نمٹتے ہیں، جیسے غربت، تعلیمی فرق، اور ماحولیاتی انحطاط۔ کمیونٹی سروسز میں شرکت سماجی تانے بانے کو مضبوط کرتی ہے اور شہری ذمہ داری کو بڑھاتی ہے۔

کمیونٹی کے اقدامات میں فعال مشغولیت ہمدردی، قیادت، اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، وہ شہری جو قدرتی آفات کے امدادی پروگراموں میں رضاکارانہ طور پر کام کرتے ہیں نہ صرف متاثرین کی مدد کرتے ہیں بلکہ مضبوط فرقہ وارانہ تعلقات بھی استوار کرتے ہیں۔ یہ شمولیت انفرادی اعمال اور سماجی ترقی کے باہمی ربط کو ظاہر کرتی ہے۔ کمیونٹی سروس انفرادی صلاحیتوں اور سماجی ضروریات کے درمیان فرق کو ختم کرتی ہے (ٹیلر، 2017)۔ اس تصور کی مزید وضاحت اس طرح کی جا سکتی ہے:

• مہارت کی ترقی: کمیونٹی سروس میں حصہ لینے سے افراد کو نئی مہارتیں پیدا کرنے اور قیمتی تجربہ حاصل کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ اس میں قیادت، ٹیم ورک، مواصلات، مسئلہ حل کرنے، اور تنظیمی مہارتیں شامل ہوسکتی ہیں، جو ذاتی اور پیشہ ورانہ طور پر فائدہ مند ہیں۔

• ہمدردی اور ہمدردی پیدا کرنا: کمیونٹی سروس افراد کو دوسروں کو درپیش چیلنجوں کو سمجھنے اور ان سے ہمدردی کرنے میں مدد کرتی ہے، خاص طور پر پسماندہ یا پسماندہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے۔ یہ ہمدردی اور جذباتی ذہانت کو فروغ دے سکتا ہے۔

اعتماد میں اضافہ: بامعنی کام میں مشغول ہونا، خاص طور پر قیادت یا تنظیمی کرداروں میں، اعتماد اور مقصد کے احساس کو بڑھا سکتا ہے۔ یہ اکثر زیادہ خود اعتمادی اور شناخت کے مضبوط احساس کی طرف جاتا ہے۔

دماغی صحت کے فوائد: تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ رضاکارانہ طور پر تناؤ کو کم کر سکتا ہے، ڈپریشن کا مقابلہ کر سکتا ہے، اور جذباتی تندرستی کو بڑھا سکتا ہے۔ دوسروں کی مدد کرنے سے اکثر کامیابی اور اطمینان کا احساس ہوتا ہے، جو ذہنی صحت کو مثبت طور پر متاثر کرتا ہے۔

جسمانی صحت: سماجی خدمات کی کچھ شکلیں، جیسے ماحولیاتی صفائی یا جسمانی مشقت، جسمانی سرگرمی کو فروغ دے سکتی ہے، جس کے نتیجے میں صحت کے فوائد ہوتے ہیں، بشمول فٹنس کو بہتر بنانا اور دائمی بیماریوں کے خطرے کو کم کرنا۔

• فعال شہریت: کمیونٹی سروس میں شامل ہونے سے، افراد کے جمہوری عمل میں فعال حصہ لینے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ مقامی مسائل کے بارے میں زیادہ باخبر ہیں، ووٹ ڈالنے کے زیادہ امکانات ہیں، اور ایسے اقدامات کرنے کی طرف زیادہ مائل ہیں جو معاشرے کو مثبت طور پر متاثر کرتے ہیں۔

• ذمہ داری کی حوصلہ افزائی: رضاکارانہ کام شہری فرض کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔ جب لوگ اپنی برادریوں کو بہتر بنانے میں اپنا وقت اور وسائل دیتے ہیں، تو وہ اجتماعی بہبود کی ذمہ داری لینے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔

• وکالت اور آگاہی: رضاکار اپنی برادریوں کو متاثر کرنے والے مسائل، جیسے ماحولیاتی انحطاط، سماجی ناانصافی، یا ذہنی صحت کے چیلنجز کے بارے میں بیداری پیدا کر سکتے ہیں۔ وکالت میں شامل ہو کر، رضاکار حمایت کو متحرک کرنے اور دیرپا تبدیلی پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

• اختراع میں کردار: کمیونٹی سروس مقامی مسائل کے تخلیقی حل کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ رضاکار اکثر تازہ نقطہ نظر اور اختراعی نقطہ نظر لاتے ہیں، جس سے کمیونٹیز کو مسلسل بدلتی ہوئی دنیا میں اپنانے اور ترقی کی منازل طے کرنے میں مدد ملتی ہے۔

• دوسروں کو متاثر کرنا: جب افراد کمیونٹی کی خدمت میں مشغول ہوتے ہیں، تو وہ دوسروں، خاص طور پر نوجوان نسلوں کے لیے ایک مثبت مثال قائم کرتے ہیں۔ اس سے دینے اور تعاون کا کلچر بنانے میں مدد ملتی ہے، جہاں دوسروں کی مدد کرنا ایک معمول بن جاتا ہے۔

• سماجی ذمہ داری کی تعلیم: وہ بچے اور نوجوان جو کمیونٹی سروس کا مشاہدہ کرتے ہیں مستقبل میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ رضاکارانہ خدمات بھی تعلیم کا ایک اہم حصہ ہو سکتی ہیں، ہمدردی، احترام اور تعاون کی اقدار سکھاتی ہیں۔

• رکاوٹوں کو توڑنا: کمیونٹی سروس سماجی، اقتصادی اور ثقافتی رکاوٹوں کو توڑنے میں مدد کر سکتی ہے۔ متنوع پس منظر کے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنے سے، رضاکار ایک زیادہ جامع اور مساوی معاشرے کو فروغ دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔

• عدم مساوات کو دور کرنا: رضاکار معاشرے میں عدم مساوات کی بنیادی وجوہات کی شناخت اور ان سے نمٹنے میں مدد کر سکتے ہیں، خواہ تعلیمی پروگرام، ملازمت کی تربیت، یا سماجی وکالت کے ذریعے۔ اس سے سماجی ہم آہنگی مضبوط ہوتی ہے اور کمیونٹیز کے اندر تقسیم کم ہوتی ہے۔

• ماحولیاتی ذمہ داری: بہت سے کمیونٹی سروس پروجیکٹس پائیداری پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، جیسے کہ درخت لگانا، پارکوں کی صفائی کرنا، یا ری سائیکلنگ کو فروغ دینا۔ ان کوششوں میں حصہ لے کر، افراد قدرتی وسائل کے تحفظ اور انسانی سرگرمیوں کے ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ • بیداری پیدا کرنا: ماحولیاتی خدمات میں رضاکار دوسروں کو قدرتی ماحولیاتی نظام کی حفاظت اور فضلہ کو کم کرنے کی اہمیت کے بارے میں تعلیم دینے میں مدد کرتے ہیں، کمیونٹی میں پائیداری کی ثقافت کو فروغ دیتے ہیں۔

یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کمیونٹی سروس نہ صرف ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا ایک طریقہ ہے، بلکہ یہ ذاتی، سماجی اور سماجی تعلقات کو مضبوط کرنے کا ایک لازمی ذریعہ بھی ہے۔ وقت اور کوشش کا حصہ ڈال کر، افراد اپنی فلاح و بہبود کو بڑھاتے ہیں، سماجی ذمہ داری کو فروغ دیتے ہیں، اور ان چیلنجوں سے نمٹنے میں فعال کردار ادا کرتے ہیں جو ان کی برادریوں کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ دیکھ بھال، یکجہتی اور باہمی احترام کی ثقافت پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے، جس سے دنیا کو ہر ایک کے لیے ایک بہتر جگہ بناتی ہے۔

آپ کو مزید سمجھنے کے لیے، آپ کو ایک سرگرمی دی گئی ہے کہ آپ پڑھیں اور عملی طور پر کریں اگر یہ آپ کے گردنواح میں ممکن ہو:

سرگرمی: کمیونٹی پارک کلین اپ اور گرین اسپیس اینہانسمنٹ

مقصد:

مقامی پارک یا سبز جگہ کو صاف کرنے کے لیے، کوڑا کرکٹ بٹائیں، اور مقامی درخت، جھاڑیاں یا پھول لگائیں۔
یہ سرگرمی علاقے کو خوبصورت بنانے میں مدد کرتی ہے، ماحولیاتی صحت کو سپورٹ کرتی ہے، اور کمیونٹی کے فخر اور ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتی ہے۔

ضروری مواد:

•دستانے

•ردی کی ٹوکری کے تھیلے (اگر ممکن ہو تو ری سائیکلنگ بیگ)
•کوڑا اٹھانے والے •بیلچے اور ریک (اگر پودے لگا رہے ہیں)

•مقامی پودے یا بیج (پھول، جھاڑیاں، درخت)

•ہاد یا مٹی

•پانی دینے والے کبن یا نلی
فرسٹ ایڈ کٹ

•ریفریشمنٹ (اختیاری)

مراحل:

1. ایونٹ کی منصوبہ بندی کریں:

o صفائی کی اجازت کو یقینی بنانے کے لیے مقامی حکام یا کمیونٹی سینٹر کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔

o توجہ کی ضرورت میں پارک یا سبز جگہ کا انتخاب کریں۔

o ایک تاریخ اور وقت مقرر کریں جو کمیونٹی کے لیے کام کرے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ a کا انتخاب کریں۔
ہفتے کے آخر میں یا شام جب زیادہ لوگ حصہ لے سکتے ہیں۔
2. رضاکاروں کو مدعو کریں:

o سوشل میڈیا، کمیونٹی پلیٹن بورڈز، اور منہ کی بات کے ذریعے ایونٹ کی تشہیر کریں۔ مقامی اسکولوں، کاروباروں اور پڑوسیوں کو اس میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔

o شرکاء سے آرام دہ کپڑے پہننے اور ذاتی اشیاء جیسے سن اسکرین، ٹوپیاں اور پانی کی بوتلیں لانے کو کہیں۔

3. ایک مختصر تعارف کے ساتھ شروع کریں:

o تمام شرکاء کو جمع کریں اور دن کے اہداف کی وضاحت کریں: پارک کو صاف کرنا، آبائی انواع کے پودے لگانا، اور آنے والی نسلوں کے لیے ماحول کو محفوظ کرنا۔

o کمیونٹی سروس کی اہمیت پر زور دیں اور اس کے لیے مل کر کام کریں۔

مقامی علاقے میں فرق۔

4. ٹیموں میں تقسیم کریں:

o کوڑے کو صاف کرنے والی ٹیم: یہ گروپ ردی کی ٹوکری کو اٹھانے، اور قابل تجدید اشیاء کو غیر ری سائیکل سے الگ کرنے پر توجہ دے گا۔ شرکاء کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ خطرناک اشیاء (مثلاً ٹوٹے ہوئے شیشے) کا خیال رکھیں اور انہیں احتیاط سے سنبھالیں۔

o پودے لگانے اور بیوٹیفیکیشن ٹیم: یہ ٹیم مخصوص جگہوں پر مقامی درختوں، پھولوں یا جھاڑیوں کو لگانے کے لیے ذمہ دار ہو گی، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ انہیں پانی پلایا جائے اور ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے۔

o عام مدد: کچھ رضاکاروں کو علاقے کی نگرانی، سامان کی تقسیم، یا ضرورت کے مطابق کسی بھی فوری کام میں مدد کے لیے تفویض کیا جا سکتا ہے۔

5. کلین اپ شروع کریں:

0 پارک میں چہل قدمی، ردی کی ٹوکری کو اٹھانے، اور اسے مناسب ڈبوں یا تھیلوں میں رکھ کر شروع کریں۔ ری سائیکل ایبل کو غیر ری سائیکل سے چھانٹیں۔

10 اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام رضاکار زخمیوں سے بچنے کے لیے دستانے اور حفاظتی سامان استعمال کریں۔ آلودگی

0 پودے لگانے والی ٹیم کے لیے، مٹی کو تیار کریں، مقامی انواع کا پودا لگائیں، اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ پودے نشوونما کے لیے مناسب جگہ پر ہوں۔

6. لپیٹنا اور عکاسی کرنا:

0 صفائی اور پودے لگانے کے مکمل ہونے کے بعد، سب کو بند کرنے کے لیے جمع کریں۔

دائرہ یا مختصر عکاسی۔

0 سرگرمی کے دوران نظر آنے والے کسی بھی مثبت نتائج یا بہتری کو شیئر کریں۔

شرکاء کو یہ سوچنے کی ترغیب دیں کہ وہ کس طرح ماحول کی دیکھ بھال جاری رکھ سکتے ہیں اور کمیونٹی کی کوششوں

کو آگے بڑھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔

7. جشن منائیں:

10 اگر ممکن ہو تو، رضاکاروں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ریفریشمنٹ یا اسٹیکس فراہم کریں۔

وقت اور کوشش۔

10 ایونٹ کی کامیابی کو حاصل کرنے کے لیے گروپ فوٹو لیں اور انہیں مقامی کمیونٹی کے ساتھ شیئر کریں تاکہ دوسروں کو مستقبل کی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی ترغیب ملے۔

8. فالو اپ:

0 تقریب کے بعد، تمام رضاکاروں کو شکریہ کے پیغامات بھیجیں، بشمول تصاویر اور میڈیا کوریج۔

0 مستقبل میں کمیونٹی سروس کی سرگرمیوں کو منظم کرتے ہوئے رفتار کو جاری رکھیں

یا صفائی کا باقاعدہ شیڈول ترتیب دیں۔

اثر:

• ماحولیاتی فائدہ: پارک یا سبز جگہ صاف ستھرا اور زیادہ پائیدار ہے، نئے پودے یا درخت مقامی ماحولیاتی نظام میں حصہ ڈالتے ہیں۔

• کمیونٹی کی مصروفیت: رضاکاروں کو کامیابی کا احساس ہوتا ہے اور وہ زیادہ ہوتے ہیں۔

مستقبل میں کمیونٹی سروس کی سرگرمیوں میں مصروف رہنے کا امکان ہے۔

• سماجی ہم آہنگی: ایونٹ ٹیم ورک کو فروغ دیتا ہے، روابط استوار کرتا ہے، اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لیے مشترکہ ذمہ داری کو فروغ دیتا ہے۔

یہ فرض کیا جاتا ہے کہ یہ سرگرمی کمیونٹی سروس میں تجربہ پیش کرتی ہے، مقامی عوامی جگہوں کو بڑھاتی ہے، اور ماحولیاتی ذمہ داری کے

بارے میں بیداری پیدا کرتی ہے۔ یہ کمیونٹی کے اراکین کے درمیان فخر اور ملکیت کا احساس بھی فراہم کرتا ہے۔

6.4 اچھے شہری کی خوبیاں

ایک اچھا شہری ایسی خوبیوں اور خصوصیات کو مجسم کرتا ہے جو معاشرے کی ہم آہنگی اور ترقی میں معاون ہوتے ہیں۔ یہ خصوصیات نہ صرف افراد کو فائدہ پہنچاتی ہیں بلکہ ایک فروغ پزیر اور مربوط کمیونٹی کو بھی فروغ دیتی ہیں۔ ذیل میں ایک اچھے شہری کی چند اہم خصوصیات اور ان کی اہمیت کو مثالوں کے ساتھ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

6.4.1 خود نظم و ضبط

خود نظم و ضبط کسی کے رویے کو معاشرتی اصولوں اور قوانین کے ذریعے منظم کرنے کی صلاحیت ہے، یہاں تک کہ بیرونی نفاذ کی غیر موجودگی میں۔ اس میں ذاتی ذمہ داری اور فوری نتائج یا ذاتی خواہشات سے قطع نظر صحیح کام کرنے کا عزم شامل ہے۔

مثال کے طور پر، ایک خود نظم و ضبط والا شہری ٹریفک قوانین کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ جب کوئی حکام موجود نہ ہوں۔ یہ پابندی حادثات کو کم کرتی ہے اور عوامی تحفظ کو یقینی بناتی ہے۔ اسی طرح، وقت پر ٹیکس ادا کرنا مالی نظم و ضبط کی عکاسی کرتا ہے اور ریاست کے کام کاج کی حمایت کرتا ہے۔

خود نظم و ضبط سماجی نظام میں اعتماد کو فروغ دیتا ہے اور انفرادی پیداواری صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔ یہ شہریوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ شخصی آزادی کو سماجی ذمہ داریوں کے ساتھ متوازن رکھیں، ایک منظم اور فعال کمیونٹی کی بنیاد رکھیں۔ خود نظم و ضبط ذمہ دار شہریت کا سنگ بنیاد ہے، اس بات کو یقینی بنانا کہ انفرادی اعمال اجتماعی اہداف کے ساتھ ہم آہنگ ہوں (سمتھ، 2019)۔

6.4.2 دوسروں کے حقوق اور فیصلوں کا احترام

سماجی ہم آہنگی اور باہمی افہام و تفہیم کو برقرار رکھنے کے لیے دوسروں کے حقوق اور فیصلوں کا احترام بہت ضروری ہے۔ اس میں کمیونٹی کے اندر آراء، ثقافتوں اور عقائد کے تنوع کو تسلیم کرنا شامل ہے۔

مثال کے طور پر، ایک جمہوری انتخابات میں، ایک اچھا شہری اکثریت کے فیصلے کو قبول کرتا ہے، چاہے اس کا پسندیدہ امیدوار نہ بھی جیتے۔ یہ احترام جمہوری عمل کی قانونی حیثیت کو یقینی بناتا ہے اور سیاسی استحکام کو فروغ دیتا ہے۔ اسی طرح دوسروں کی تقریر، مذہب اور جائیداد کی آزادی کا احترام شمولیت کو فروغ دیتا ہے اور تنازعات کو کم کرتا ہے۔

اس طرح کا احترام کثیر الثقافتی معاشروں میں بہت ضروری ہے، جہاں مختلف نقطہ نظر اور اقدار ایک ساتھ رہتے ہیں۔ دوسروں کے حقوق اور فیصلوں کی قدر کرتے ہوئے، شہری رواداری اور مساوات کی ثقافت میں حصہ ڈالتے ہیں (براؤن، 2020)۔

6.4.3 دوسروں کی بھلائی کی فکر

دوسروں کی فلاح و بہبود کی فکر ہمدردی اور مشترکہ ذمہ داری کے احساس کی عکاسی کرتی ہے۔ اس میں احسان کے اعمال، بحرانوں کے دوران مدد، اور کمیونٹی کے اندر زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کی کوششیں شامل ہیں۔

مثال کے طور پر، ڈیزاسٹر ریلیف پروگراموں میں رضاکارانہ طور پر کام کرنا، خیراتی کاموں میں عطیہ کرنا، یا ضرورت مند پڑوسیوں کی مدد کرنا ایسے کام ہیں جو دوسروں کے لیے تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ ان اقدامات سے نہ صرف متاثرہ افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے بلکہ فرقہ وارانہ بندھن بھی مضبوط ہوتے ہیں۔

معاشرہ اس وقت پروان چڑھتا ہے جب افراد ذاتی فائدے پر اجتماعی بھلائی کو ترجیح دیتے ہیں۔ دوسروں کے لیے تشویش تعاون کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور تفاوت کو کم کرتی ہے، زیادہ مساوی اور معاون ماحول پیدا کرتی ہے۔ "دوسروں کے لیے ہمدردی اور فعال تشویش ایک صحت مند اور لچکدار معاشرے کی خصوصیات ہیں" (ٹیلر، 2018)۔

6.4.4 رواداری

رواداری تنوع کو قبول کرنے اور قبول کرنے کی صلاحیت ہے، چاہے وہ ثقافت، عقائد، یا رائے میں ہو۔ یہ اس سمجھ کی عکاسی کرتا ہے کہ اختلافات معاشرے کو تقویت دیتے ہیں اور یہ کہ پرانے بقائے باہمی کے لیے قبولیت اور کھلے ذہن کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر، اپنے سے مختلف مذہبی تہواروں یا ثقافتی طریقوں کا احترام رواداری کو ظاہر کرتا ہے۔ کام کی جگہ کی ترتیبات میں، متنوع نقطہ نظر کو شامل کرنا جدت اور تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ گلوبلائزڈ معاشروں میں رواداری خاص طور پر ضروری ہے، جہاں بین الثقافتی تعاملات کثرت سے ہوتے ہیں۔ رواداری پر عمل کرنے سے تعصب کم ہوتا ہے، تخفیف ہوتی ہے۔

تنازعات، اور جامع کمیونٹیز بنانا ہے۔ یہ بات چیت اور باہمی احترام کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، سماجی ہم آہنگی کی بنیاد رکھتا ہے (اینڈرسن، 2021)۔

6.4.5 سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت

سمجھوتہ میں تنازعات کو حل کرنے اور مختلف نقطہ نظر کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے درمیانی بنیاد تلاش کرنا شامل ہے۔ یہ لچک اور ذاتی ترجیحات پر مشترکہ بھلائی کو ترجیح دینے کی خواہش کی عکاسی کرتا ہے۔

مثال کے طور پر، شہری منصوبہ بندی میں، شہریوں کو زوننگ کے ضوابط کو قبول کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے جو ترقی اور ماحولیاتی تحفظ میں توازن رکھتے ہیں۔ خاندان یا کام کی جگہ پر بات چیت میں، سمجھوتہ تنازعات کو حل کر سکتا ہے اور تعلقات کو مضبوط بنا سکتا ہے۔

سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت تعاون کو فروغ دیتی ہے اور سماجی تعطل کو روکتی ہے۔ یہ افراد کو متنوع نقطہ نظر کی قدر کرنا اور مشترکہ اہداف کی طرف اجتماعی طور پر کام کرنا سکھاتا ہے۔

"سمجھوتہ انفرادی ضروریات کو اجتماعی ترقی کے ساتھ متوازن کرنے کا فن ہے، جو پائیدار بقائے باہمی کے لیے ضروری ہے" (جونز، 2020)۔

6.5 ریاست میں ایک شہری کی ذمہ داریاں

اس تصور پر پچھلی اکائیوں اور اس یونٹ میں بھی تفصیل سے بحث کی جا چکی ہے، تاہم ایک مختصر جائزہ کے لیے اس بات کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ شہریت ایسی ذمہ داریوں کے ساتھ آتی ہے جو سماجی بہبود اور قومی ترقی کو یقینی بناتی ہیں۔ ان میں قوانین کی پابندی، ٹیکس ادا کرنا اور انتخابات میں حصہ لینا شامل ہے۔ ذمہ دار شہری حکمرانی کے استحکام میں کردار ادا کرتے ہیں اور جمہوری اصولوں کو برقرار رکھتے ہیں۔

ماحولیاتی ذمہ داری اور کمیونٹی کی شمولیت بھی اہم ذمہ داریاں ہیں۔ مثال کے طور پر، فضلہ کو کم کرنا اور وسائل کا تحفظ ذمہ دارانہ رویے کی مثال دیتا ہے۔ اسی طرح حکمرانی میں فعال شرکت سے جمہوری عمل مضبوط ہوتا ہے۔ "شہریت کی ذمہ داریاں کسی بھی معاشرے کے کام اور استحکام کے لیے بہت ضروری ہیں" (اینڈرسن، 2021)۔

جیسا کہ ہم نے شہریت، شہریوں کے حقوق اور دیگر متعلقہ تصورات پر بات کی ہے، یہ جاننا ضروری ہے کہ بہت سے لوگ کسی بھی ملک کے شہری نہیں ہیں اور انہیں بے وطن لوگ کہا جاتا ہے۔ تعریف کے مطابق، بے وطن افراد "وہ افراد ہیں جن کے پاس کسی بھی ملک کی قومیت یا شہریت نہیں ہے، انہیں کسی بھی قومی قوانین کے تحت قانونی شناخت یا تحفظ کے بغیر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ انہیں اکثر اہم چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بشمول بنیادی حقوق، جیسے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، کام یا سفر تک رسائی حاصل کرنے میں ناکامی، کیونکہ ان کے پاس شہریت کی طرف سے دی گئی قانونی حیثیت اور دستاویزات کی کمی ہے۔"

یہاں بے وطن لوگوں اور گروہوں کی کچھ مثالیں ہیں جنہوں نے تاریخی طور پر بے وطنی کا سامنا کیا ہے یا جاری رکھا ہوا ہے:

1. روبنگیا مسلمان (میانمار)

* پس منظر: روبنگیا میانمار (برما) میں بنیادی طور پر ریاست رخائن میں ایک مسلم اقلیتی گروہ ہیں۔ انہیں کئی دہائیوں تک ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑا، اور 1982 میں، میانمار کی حکومت نے شہریت کے قانون کے ذریعے مؤثر طریقے سے ان کی شہریت چھین لی، جو انہیں ملک کے نسلی گروہوں میں سے ایک کے طور پر تسلیم کرنے میں ناکام رہا۔

• وطنی: بہت سے روبنگیا کو بے وطن سمجھا جاتا ہے کیونکہ انہیں میانمار شہری تسلیم نہیں کرتا۔ اس نے انہیں بنیادی حقوق جیسے کہ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور نقل و حرکت کی آزادی تک رسائی سے محروم کر دیا ہے۔

• موجودہ صورتحال: ہزاروں روبنگیا پناہ گزین پڑوسیوں میں بھاگ گئے ہیں۔
بنگلہ دیش، لیکن وہ بے وطن ہیں، انہیں انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزیوں اور بین الاقوامی حکام کی جانب سے تسلیم نہ کیے جانے کا سامنا ہے۔

2. کرد (مختلف ممالک)

• پس منظر: کرد ایک نسلی گروہ ہے جو مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک بشمول ترکی، عراق، شام اور ایران تک پھیلا ہوا ہے۔ سیاسی وجوہات، تاریخی تنازعات، اور علاقائی تنازعات کی وجہ سے، بہت سے کردوں کو بے وطن یا شہریت دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

• وطنی: شام اور ترکی جیسے ممالک میں کردوں کو اکثر شہریت سے خارج کر دیا گیا ہے یا شہریت کے حصول کے لیے قانونی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔
مثال کے طور پر، شام میں کردوں سے 1960 کی دہائی میں منظم طریقے سے شہریت چھین لی گئی، اور بہت سے لوگ بے وطن رہے۔

• موجودہ صورتحال: بے وطن کردوں کو سیاسی جبر اور تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور روزگار تک محدود رسائی کا سامنا ہے۔ شام میں کرد آبادی کو بھی شام کی خانہ جنگی کے تناظر میں اہم چیلنجز کا سامنا ہے۔

اوپر دی گئی مثالیں صرف آپ کو یہ خیال دلانے کے لیے ہیں کہ اس دنیا میں بہت سے لوگ بے وطن ہیں اور کسی ملک کے شہری نہیں ہیں۔ اس حیثیت کی وجہ سے انہیں قانونی رکاوٹ کا سامنا ہے اور وہ ضروری حقوق اور تحفظات سے محروم ہیں۔ جب کہ اس مسئلے کو حل کرنے کی کوششیں جاری ہیں، عالمی برادری کو قومی قوانین میں اصلاحات کے ساتھ ساتھ بے وطن افراد کے لیے قانونی اور انسانی حقوق کے تحفظات کو بہتر بنانے کی وکالت جاری رکھنی چاہیے۔ بے وطنی انسانی حقوق کا ایک اہم مسئلہ بنی ہوئی ہے جو دنیا بھر میں لاکھوں لوگوں کو متاثر کرتی ہے۔

6.6 فرائض اور ذمہ داریاں

شہریوں کے فرائض اور ذمہ داریاں ملک کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں، لیکن ان میں عام طور پر درج ذیل چیزیں شامل ہوتی ہیں:

6.6.1 قانون کی پابندی کرنا

شہریوں سے مقامی، علاقائی اور قومی ضوابط سمیت ملک کے قوانین کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اس میں تحریری قوانین (قانون) اور غیر تحریری اصول (جیسے سماجی توقعات) دونوں شامل ہیں۔ قوانین مجرمانہ کارروائیوں جیسے چوری یا حملہ سے لے کر ڈرائیونگ، ٹیکس کی ادائیگی، اور کاروبار چلانے کے حوالے سے قواعد و ضوابط تک، رویوں کی ایک وسیع رینج کو کنٹرول کرتے ہیں۔

6.6.2 ٹیکس ادا کرنا

شہریوں کے بنیادی فرائض میں سے ایک ٹیکس ادا کرنا ہے۔ ٹیکس حکومت کی آمدنی کا بنیادی ذریعہ ہیں، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، بنیادی ڈھانچہ، اور عوامی تحفظ جیسی فنڈنگ کی خدمات۔ شہریوں کو ٹیکس ریٹرن فائل کرنا چاہیے اور اپنی آمدنی، جائیداد یا خریداریوں کی بنیاد پر ضروری رقم ادا کرنی چاہیے، جیسا کہ حکومت کی ضرورت ہے۔

6.6.3 ووٹنگ

جمہوری معاشروں میں ووٹ دینا ایک حق بھی ہے اور ذمہ داری بھی۔ ووٹ ڈالنے کی عمر کے شہریوں کو عام طور پر قومی اور مقامی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ لیڈروں کو منتخب کرنے اور عوامی پالیسی کو متاثر کرنے میں مدد ملے۔ یہ شرکت یقینی بناتی ہے کہ حکومت عوام کی مرضی کی نمائندگی کرتی ہے اور اپنی قانونی حیثیت کو برقرار رکھتی ہے۔

6.6.4 جیوری پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

کچھ ممالک میں، شہریوں کو عدالت کی عدالت میں جیوری کی خدمت کے لیے بلایا جا سکتا ہے اگر وہ جیوری ڈیوٹی کے دوران منتخب کیے جاتے ہیں۔ یہ نظام انصاف کا ایک اہم حصہ ہے، جہاں عام شہری مقدمات کے نتائج کا تعین کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ جیوری ڈیوٹی ایک شہری ڈیوٹی ہے، اور شہریوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بلائے جانے پر خدمت کریں جب تک کہ ان کے پاس کوئی معقول عذر نہ ہو۔

6.6.5 ملٹری یا نیشنل سروس

کچھ ممالک، جیسے کہ اسرائیل یا سوئٹزرلینڈ، شہریوں سے فوج میں خدمات انجام دینے یا کسی نہ کسی قسم کی قومی خدمت میں حصہ لینے کا تقاضا کرتے ہیں، خاص طور پر قومی ضرورت کے وقت یا باقاعدہ تربیت کے حصے کے طور پر۔ یہاں تک کہ ان ممالک میں جہاں لازمی فوجی خدمات نہیں ہیں، شہریوں سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ خدمت کی دیگر اقسام کے ذریعے قومی دفاع میں حصہ ڈالیں۔

6.6.6 دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا

شہریت میں ساتھی شہریوں کے حقوق کا احترام کرنے کی ذمہ داری شامل ہے۔ اس کا مطلب ہے اظہار رائے کی آزادی، جائیداد کے حقوق، اور ذاتی آزادیوں کا احترام، اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والے کاموں سے گریز کرنا (مثلاً تشدد، امتیازی سلوک)۔ شہری ذمہ داری میں معاشرے میں انصاف اور شمولیت کے ماحول کو فروغ دینا بھی شامل ہے۔

6.6.7 ماحولیاتی ذمہ داری

کئی جگہوں پر، شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ماحول کی دیکھ بھال کریں۔ اس میں فضلہ کو ٹھکانے لگانے، تحفظ اور قدرتی وسائل کے تحفظ سے متعلق درج ذیل قوانین شامل ہیں۔ شہری ماحولیاتی چیلنجوں جیسے آلودگی اور موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے کمیونٹی کی کوششوں میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

6.6.8 شہری مصروفیت اور شرکت

شہریوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنی برادریوں میں فعال شرکت کریں۔ اس میں رضاکارانہ طور پر کام کرنا، کمیونٹی میٹنگز میں شرکت کرنا، یا ایسے پروجیکٹوں پر کام کرنا شامل ہو سکتا ہے جو ان کے پڑوس میں معیار زندگی کو بہتر بناتے ہیں۔ سول سوسائٹی میں فعال شمولیت سے جمہوری اداروں اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے میں مدد ملتی ہے۔

6.6.9 قومی نشانوں اور اداروں کا احترام

شہریوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ قومی نشانات، جیسے جھنڈے اور قومی ترانے، اور عدلیہ، مقننہ اور ایگزیکٹو جیسے ریاستی اداروں کا احترام کریں۔ یہ احترام قومی یکجہتی کو برقرار رکھنے اور اجتماعی تشخص کے احترام کے لیے ضروری ہے۔

6.6.10 قوم کا دفاع

کچھ ممالک میں، جنگ یا تنازعہ کے وقت شہریوں سے اپنی قوم کا دفاع کرنے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اس میں فوجی خدمات شامل ہو سکتی ہیں، لیکن یہ شراکت کی دیگر اقسام تک بھی بڑھ سکتی ہے، جیسے ضروری خدمات فراہم کرنا یا جنگی کوششوں کی حمایت کرنا۔

ان فرائض کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ شہری ملک کے استحکام، خوشحالی اور اخلاقی سالمیت میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اس کے بدلے میں، شہریوں کو کچھ مراعات اور تحفظات حاصل ہوتے ہیں، جیسے ووٹ ڈالنے کا حق، تقریر کی آزادی، اور اپنی حکومت سے انصاف اور تحفظ حاصل کرنے کا حق۔

6.7 حقوق کی اہمیت

شہریوں کے حقوق الگ تہلگ مراعات نہیں ہیں بلکہ ان کی مجموعی ترقی کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ ایک ریاست، ان میں شامل ہیں:

1. آزادی کو فروغ دیں: آزادی اظہار اور مذہب جیسے حقوق افراد کو یقینی بناتے ہیں۔
- جبر کے خوف کے بغیر مستند طریقے سے رہ سکتا ہے۔
2. مساوات کو فروغ دیں: حقوق امتیازی سلوک کو ختم کرتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تمام افراد برابر ہوں۔ مواقع اور علاج۔
3. شرکت کی حوصلہ افزائی کریں: سیاسی حقوق شہریوں کو حکمرانی، بنانے میں مشغول کرتے ہیں۔ حکومتیں زیادہ جوابدہ اور نمائندہ ہیں۔
4. تحفظ کو یقینی بنائیں: حقوق شہریوں کو بدسلوکی، استحصال اور من مانی کارروائیوں سے تحفظ فراہم کرتے ہیں ریاست یا دوسرے افراد کے ذریعہ۔

6.8 ذمہ داریوں کے ساتھ حقوق کا توازن

جب کہ شہری مختلف حقوق کے حقدار ہیں، انہیں ان کا استعمال ذمہ داری سے کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر، تقریر کی آزادی نفرت انگیز تقریر یا تشدد پر اکسانے کا باعث نہیں بننی چاہیے۔ دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود میں اپنا حصہ ڈالنا ایک ہم آہنگ اور ترقی پسند معاشرے کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ (Jones, 2020) اس سلسلے میں، ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ جان رالز جیسے فلسفیوں نے یہ استدلال کیا ہے کہ ایک انصاف پسند معاشرہ وہ ہوتا ہے جس میں افراد کے حقوق ان کی ذمہ داریوں کے ساتھ اس طرح متوازن ہوتے ہیں جو انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ اس میں اس بات کو یقینی بنانا شامل ہو سکتا ہے کہ جو لوگ بہتر ہیں وہ ان کم خوش نصیبوں کی فلاح و بہبود میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اسی طرح، کچھ اخلاقی فریم ورک، جیسے اخلاقیات، ہمدردی اور احترام جیسی خوبیوں کو فروغ دینے میں افراد کے کردار پر زور دیتے ہیں، جو حقوق اور ذمہ داریوں کے درمیان توازن کی رہنمائی کرتے ہیں۔

دیگر مثالیں ہیں:

• ماحولیاتی حقوق: افراد اور کارپوریشنوں کو قدرتی وسائل استعمال کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن ان کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ ماحولیات کی حفاظت کریں اور موسمیاتی تبدیلیوں کو کم کریں، جو آنے والی نسلوں کے حقوق کو متاثر کرتی ہے۔

• سوشل میڈیا: سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے عروج نے افراد کے آزادی اظہار کے حق اور غلط معلومات یا نقصان دہ مواد کے پھیلاؤ کو روکنے کی ذمہ داری کے درمیان پیچیدہ تناؤ پیدا کر دیا ہے۔

خود تشخیص کے سوالات

شہریت کے بارے میں تفصیل سے لکھیں اور لوگوں کے لیے کسی بھی سوال کے جوابات اور کارآمد شہری بننے کے لیے اس کی اہمیت۔

سوال نمبر: 20 آپ بے وطن اور بے وطن لوگوں کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ اس کے بارے میں مثالوں کے ساتھ تفصیل سے لکھیں۔

سوال نمبر: 30 کمیونٹی سروسز میں شرکت کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔ کیا آپ نے کسی کمیونٹی سروس میں حصہ ڈالا ہے؟ اس یونٹ میں دی گئی مثال کو دیکھ کر اپنا تجربہ تفصیل سے لکھیں۔

سوال نمبر: 40 کردار اور ذمہ داریوں کے درمیان توازن برقرار رکھنا کیوں ضروری ہے؟

سوال نمبر: 50 بے وطن افراد اور گروہوں اور کسی بھی ملک کے شہریوں کے درمیان موازنہ کریں۔ کسی بھی ملک کی شہریت کا ہونا کیوں ضروری ہے؟

مزید پڑھنا

اینڈرسن، جے۔ (2021) شہریت اور ذمہ داریاں: قوم کی تعمیر میں افراد کا کردار۔
کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

براؤن، ٹی۔ (2019) اچھی شہریت: جدید دنیا کے لیے خوبیاں اور طرز عمل۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

Jones, L. (2020) عصری جمہوریتوں میں حقوق اور آزادی۔ روٹلیج۔

مائیگریشن پالیسی انسٹی ٹیوٹ۔ (2023) (MPI) "شہریت اور امیگریشن۔" مائیگریشن پالیسی انسٹی ٹیوٹ۔
یہاں دستیاب ہے: <https://www.migrationpolicy.org/topics/citizenship>

سمتھ، آر۔ (2018) شہریت کو سمجھنا: شہری شناخت کی بنیادیں۔ پالگریو میک ملن۔

ٹیلر، ایس۔ (2017) کمیونٹی کی مصروفیت: ایک بہتر معاشرے کے لیے پل بنانا۔ سیج پبلی کیشنز۔

اقوام متحدہ ہائی کمشنر برائے مہاجرین۔ (2020) (UNHCR) دنیا میں بے وطنی کی حالت۔ یو این ایچ سی آر

یونٹ 7

کمیونٹی مصروفیت

یونٹ رائٹر: ڈاکٹر عاصمہ خالد

یونٹ کا جائزہ لینے والا: ڈاکٹر سید عمران حیدر

مشمولات

صفحہ نمبر	
123	تعارف
124	مقاصد
125	7.1 کمیونٹی میں داخل ہونا / تعارف کروانا
128	7.2 کمیونٹی کے کام سے وابستہ اخلاقیات اور مسائل
129	7.3 کمیونٹی کا نقشہ بنانا/ کمیونٹی کے مسائل کی تلاش
132	7.4 کمیونٹی کی مصروفیت اور اسٹیک ہولڈرز
135	7.5 خواتین کی اہمیت کو سمجھنا
	کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں شرکت
138	7.6 صنفی جوابدہ کمیونٹی پروجیکٹس
143	7.7 ایکویٹی اور کمیونٹی مصروفیت
145	7.8 شراکتی منصوبہ بندی اور ترقی
149	خود تشخیص کے سوالات
150	مزید پڑھنا

تعارف

کمیونٹی مصروفیت "جغرافیائی قربت، خصوصی دلچسپی، یا اسی طرح کے حالات سے وابستہ لوگوں کے گروپوں کے ساتھ اور ان کے ذریعے باہمی تعاون سے کام کرنے کا عمل ہے تاکہ ان لوگوں کی فلاح و بہبود کو متاثر کرنے والے مسائل کو حل کیا جا سکے۔ یہ ماحولیاتی اور طرز عمل میں تبدیلیاں لانے کے لیے ایک طاقتور گاڑی ہے جو کمیونٹی اور اس کے اراکین کی صحت کو بہتر بنائے گی۔ اس میں اکثر شراکت داری اور تعاون کے نظام کو متاثر کرنے میں مدد ملتی ہے۔ شراکت دار، اور پالیسیوں، پروگراموں اور طریقوں کو تبدیل کرنے کے لیے اٹیپریرک کے طور پر کام کرتے ہیں۔ (CDC، 1997)

دوسرے لفظوں میں، ہم کہہ سکتے ہیں کہ کمیونٹی کی مصروفیت میں کمیونٹی کے ممبران کو فیصلہ سازی، تعاون اور ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہونے والی سرگرمیوں میں فعال طور پر شامل کرنا شامل ہے۔ یہ ایک گروپ کے اندر تعلق، شرکت، اور مشترکہ ذمہ داری کے احساس کو فروغ دینے کے بارے میں ہے۔ یہ مصروفیت کئی شکلیں لے سکتی ہے، مسجد کے اجلاسوں اور سروے سے لے کر رضاکارانہ مواقع اور نچلی سطح پر اقدامات تک۔ مؤثر کمیونٹی مصروفیت اکثر اس میں شامل ہر فرد کے لیے مضبوط تعلقات، اعتماد میں اضافہ اور بہتر نتائج کا باعث بنتی ہے۔

کمیونٹی کی مصروفیت کا مرکز کمیونٹی کے اندر موجود تنوع کو پہچاننے اور اسے قبول کرنے میں ہے۔ مشترکہ جغرافیہ، دلچسپیوں، یا وابستگیوں کے ذریعے افراد کو جوڑ کر، کمیونٹی کی شمولیت کے اقدامات مختلف نقطہ نظر کو جمع کر سکتے ہیں اور ان کی فلاح و بہبود کو متاثر کرنے والے مسائل کو حل کرنے میں شمولیت کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

یہ عمل صرف تک پہنچنے کے بارے میں نہیں ہے؛ یہ فیصلہ سازی، مسئلہ حل کرنے، اور ان پر اثر انداز ہونے والے نتائج کی تشکیل میں متنوع آوازوں کو فعال طور پر شامل کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ اس طاقت پر زور دیتا ہے جو اشتراک اور اجتماعی کارروائی سے حاصل ہوتی ہے، کمیونٹی کے اراکین کے درمیان ملکیت اور مشترکہ ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتی ہے۔ یہ شمولیت ایسے حل پیدا کرنے کی کلید ہے جو واقعی اس میں شامل ہر فرد کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

عملی طور پر، کمیونٹی کی مصروفیت سائنس اور آرٹ کا امتزاج ہے۔ سائنس سماجیات، عوامی پالیسی، سیاسیات، ثقافتی بشریات، تنظیمی ترقی، نفسیات، سماجی نفسیات اور دیگر مضامین سے آتی ہے۔ یہ کمیونٹی کی شرکت، کمیونٹی کی ترقی، حلقہ بندی کی تعمیر، اور کمیونٹی نفسیات پر لٹریچر سے اخذ کردہ تصورات کو منظم کرنے سے بھی آتا ہے۔ آرٹ اس فہم، مہارت اور حساسیت سے آتا ہے جو سائنس کو ان طریقوں سے لاگو کرنے اور ڈھالنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جو کمیونٹی اور مخصوص مصروفیت کی کوششوں کے مقاصد کے مطابق ہو۔ ان کوششوں کے نتائج کو مختلف طریقے سے بیان کیا جا سکتا ہے اور ان میں ڈھانچے کی ایک وسیع رینج شامل ہو سکتی ہے (مثال کے طور پر، اتحاد، شراکت داری، تعاون)، لیکن یہ سب کمیونٹی کی شمولیت کے عمومی روبرک کے تحت آتے ہیں اور ہماری بات چیت میں اسی طرح کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ (ATSDR، 2011)

کمیونٹی کی مصروفیت پیچیدہ اور محنت طلب ہوسکتی ہے اور اس کے لیے وقف وسائل کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ وقت، فنڈنگ، اور ضروری مہارت والے افراد۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ بھر میں کمیونٹیز کے شہری اور رہنما، اور درحقیقت دنیا کے بہت سے حصوں میں، کمیونٹیز اور مسائل کے لیے صحیح انتخاب کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ مؤثر حکمت عملیوں کی تعمیر اور ان پر عمل درآمد کے لیے دستیاب بہترین ٹولز، تکنیکوں اور معلومات میں ٹھوس بنیاد کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم اس یونٹ میں کمیونٹی کی شمولیت کے تصور کو مزید دریافت کریں گے۔

مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے:

- کمیونٹی کی مصروفیت اور کمیونٹی کے مسائل کے بارے میں جانیں۔
- اسٹیک ہولڈرز اور کمیونٹی پلاننگ میں ان کی اہمیت کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔
- ترقی
- خواتین کی شرکت اور صنفی ردعمل کی اہمیت کے بارے میں بصیرت حاصل کریں۔
- منصوبوں • کمیونٹی کی ترقی میں مساوات کا کردار سیکھیں۔
- شراکتی منصوبہ بندی اور ترقی کے بارے میں جانیں۔

اہم موضوعات

- 7.1 کسی کمیونٹی سے تعارف / داخل ہونا
- 7.2 اخلاقیات اور معاشرتی کام سے وابستہ مسائل
- 7.3 کمیونٹی کا نقشہ بنانا/ کمیونٹی کے مسائل کی تلاش
- 7.4 کمیونٹی کی مصروفیت اور اسٹیک ہولڈرز
- 7.5 کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں خواتین کی شرکت کی اہمیت کو سمجھنا
- 7.6 صنفی جوابدہ کمیونٹی پروجیکٹس
- 7.7 ایکویٹی اور کمیونٹی مصروفیت
- 7.8 شراکتی منصوبہ بندی اور ترقی

7.1 کسی کمیونٹی سے تعارف / داخل ہونا

کمیونٹی کے ساتھ ابتدائی مصروفیت پورے رشتے کے لیے لہجہ طے کرتی ہے۔ مقامی اصولوں، رسم و رواج اور درجہ بندی کا احترام ایک مثبت اور باعزت تعلق قائم کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

بہت سی ثقافتوں میں، خاص طور پر قریبی یا روایتی برادریوں میں، مقامی رہنماؤں، بزرگوں، یا مذہبی شخصیات سے ملاقات جیسے پروٹوکول کی پابندی سب سے پہلے کمیونٹی کی ساخت اور روایات کے اعتراف کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ ابتدائی قدم ان کی قیادت اور روایات کے لیے آپ کے احترام کی نشاندہی کر سکتا ہے، جس سے مستقبل کے تعاملات کے لیے زیادہ قابل قبول ماحول کو فروغ مل سکتا ہے۔

مقامی معیارات کے مطابق احترام کے ساتھ برتاؤ اور لباس پہننا انضمام کے لیے آپ کی رضامندی اور ان کی ثقافت کے لیے آپ کے احترام کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اکثر پہلا تاثر ہوتا ہے جو نمایاں طور پر متاثر کر سکتا ہے کہ کمیونٹی آپ کو کیسے سمجھتی اور قبول کرتی ہے۔ یہ نقطہ نظر نہ صرف ثقافتی حساسیت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اعتماد اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی بنیاد بھی رکھتا ہے۔ یہ ان کے طرز زندگی کو سمجھنے اور ان کا احترام کرنے میں آپ کی حقیقی دلچسپی کی نشاندہی کرتا ہے، جو کہ کمیونٹی کے اندر بامعنی اور پائیدار تعلقات قائم کرنے میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

اپنے آپ کو متعارف کرانے یا کسی کمیونٹی میں داخل ہونے میں احترام، کھلے پن اور اس کمیونٹی کا حصہ بننے میں حقیقی دلچسپی کا امتزاج شامل ہے۔ اس کو نیویگیٹ کرنے کا طریقہ یہاں ہے:

تحقیق اور سمجھنا: کمیونٹی کے بارے میں جانیں—اس کی اقدار، اصول اور تاریخ۔
ان کے رسوم و رواج کو سمجھنے سے آپ کو ان سے زیادہ احترام کے ساتھ رابطہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔

تقریبات یا میٹنگز میں شرکت کریں: کمیونٹی کے اجتماعات، میٹنگز یا تقریبات میں شرکت کریں۔ یہ آپ کی دلچسپی اور مشغولیت کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔

فعال طور پر سنیں: کمیونٹی کے اراکین سے سننے اور سیکھنے کے لیے وقت نکالیں۔ ان کے نقطہ نظر، خدشات اور خواہشات کو سمجھنا ضروری ہے۔

احترام دکھائیں: کمیونٹی کی ثقافت، عقائد اور طریقوں کا احترام کریں۔ کھلے ذہن بنیں اور اپنی رائے مسلط کرنے سے گریز کریں۔

مدد یا مدد کی پیشکش کریں: رضاکارانہ طور پر کام کریں یا ان طریقوں سے تعاون کریں جو کمیونٹی کی ضروریات کے مطابق ہوں۔ یہ آپ کے مددگار رکن ہونے کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔

تعلقات استوار کریں: بات چیت میں مشغول ہوں، روابط بنائیں، اور آہستہ آہستہ تعلقات استوار کریں۔ مستند رشتوں کو پروان چڑھنے میں وقت لگتا ہے۔

صبر کریں: کمیونٹی میں انضمام میں وقت لگتا ہے۔ مثبت طور پر جڑنے اور تعاون کرنے کی اپنی کوششوں میں صبر اور مستقل مزاج رہیں۔

اپنی مہارت یا علم کا اشتراک کریں: جب مناسب ہو اپنی مہارت یا مہارت پیش کریں۔ یہ کمیونٹی میں معنی خیز حصہ ڈالنے کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔

رہنمائی طلب کریں: کمیونٹی کے موجودہ ممبران سے رہنمائی یا مشورہ طلب کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔ وہ اکثر دلچسپی اور سیکھنے کی خواہش کی تعریف کرتے ہیں۔

یاد رکھیں، کمیونٹی میں داخل ہونے میں عاجزی، احترام اور سمجھ بوجھ شامل ہے۔ یہ ایک دو طرفہ عمل ہے جہاں آپ اپنا حصہ ڈالتے ہیں اور کمیونٹی کی طرف سے پیش کردہ چیزوں کو بھی قبول کرتے ہیں۔ یہاں آپ کو ایک مثال دی گئی ہے تاکہ آپ سمجھ سکیں کہ آپ کمیونٹی میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں اور بیانات دے سکتے ہیں۔ یہ مثال بچوں کے تحفظ کے لیے کام کرنے والی این جی اوز کی ہے۔

"آج ہمارا استقبال کرنے کا شکریہ۔ ہم اس گاؤں کے بچوں اور ان تمام اچھی چیزوں کے بارے میں جاننے آئے ہیں جو لوگ اپنے بچوں کی دیکھ بھال اور انہیں محفوظ رکھنے کے لیے کرتے ہیں۔ ہم ایک انٹرایجنسی لرننگ گروپ کا حصہ ہیں جس میں پلان انٹرنیشنل، سیو دی چلڈرن، ورلڈ ویژن، اور یونیسف جیسی عالمی ایجنسیاں شامل ہیں۔"

"ہم سروے اور فینسی آلات کے ساتھ نہیں آئیں گے۔ اس کے بجائے، ہم بچوں کے بارے میں ان کے خیالات کے بارے میں جاننے کے لیے بچوں سمیت مختلف لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اور بات کرنا چاہیں گے، یہ جاننے کے لیے کہ کون سی چیزیں انہیں نقصان پہنچاتی ہیں، اور کمیونٹی ان کی کس طرح حمایت کرتی ہے۔ ہمارا نقطہ نظر بہت شریک ہوگا، اور ہمیں لگتا ہے کہ یہاں کے لوگ ہمیں اپنے کام کے بارے میں سکھانے میں لطف اندوز ہوں گے۔"

"ہم لوگوں کے لیے کوئی امداد یا مدد فراہم نہیں کریں گے اور نہ ہی اس کا وعدہ کریں گے۔ ہماری توجہ سیکھنے پر ہے، اس لیے ہم مختلف ایجنسیوں اور حکومت کے کام کو مطلع کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ سیکھنے کے جذبے کے تحت، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ سیکھا ہے اسے ہم کمیونٹی تک پہنچائیں گے اور لوگوں کو ان چیزوں کو درست کرنے کا موقع دیں گے جو ہم سے غلط ہو سکتی ہیں۔"

"ہماری تعلیم صرف آپ کے گاؤں تک محدود نہیں ہے، یہ کئی اضلاع میں چلائی جا رہی ہے۔ ہم تمام اضلاع میں کام کرنا چاہتے تھے، لیکن ہم ہر جگہ نہیں جا سکے۔ ہمیں سیکھنے کے بارے میں مزید بتانے میں خوشی ہوگی لیکن پہلے آپ کے ابتدائی خیالات سننا چاہتے تھے کہ آیا یہ سیکھنے کا کام یہاں مناسب ہے یا نہیں اور آپ کے کسی بھی سوال کا جواب دینے کے لیے بھی۔"

ماخذ: <https://communityledcp.org/guide/chapter-5/5-1-initial-entry-into-the-community>

اس بیان میں چند باتیں ہیں جن کی وضاحت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، یہ بیان ان تمام اچھی چیزوں کے بارے میں جاننے کے لیے کہہ کر ایک تعریفی لہجہ قائم کرتا ہے جو لوگ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے کرتے ہیں۔ قابل احترام ہونے کے علاوہ، یہ الفاظ این جی او کے بجائے کمیونٹی کے لوگوں کو ماہرین کے طور پر جگہ دیتے ہیں۔ بیان یہ بھی بتاتا ہے کہ کمیونٹی اور باہر کے لوگوں کے درمیان استاد اور طالب علم کے تعلقات جیسا کچھ ہے۔ یہ بھی، کمیونٹیز کو ماہرین کے طور پر پوزیشن میں لانے میں مدد کرتا ہے، اس طرح کمیونٹی کو طاقت کی پوزیشن میں رکھتا ہے۔

اس بیان کے تغیرات سیرا لیون، کینیا اور ہندوستان میں مفید ثابت ہوئے ہیں۔ تاہم، اس کا مقصد یونیورسل اندراج اسکرپٹ کے طور پر نہیں ہے، کیونکہ یہ ہمیشہ ضروری ہے کہ ایسا طریقہ استعمال کیا جائے جو مقامی سیاق و سباق کے مطابق ہو اور ہمہ گیر طریقوں پر انحصار سے گریز کیا جائے۔

بلاشبہ، اعمال الفاظ سے زیادہ زور سے بول سکتے ہیں۔ اگر باہر کے لوگ بڑی گاڑیوں میں این جی او یا اقوام متحدہ کے لوگوں کے ساتھ آتے ہیں، مہنگے کپڑے پہنتے ہیں یا خود کو ایسے طریقے سے سیٹ کرتے ہیں جس سے لگتا ہے کہ وہ کمیونٹی لیڈر سے اوپر ہیں، تو یہ غیر زبانی اشارے اس بات کا اشارہ دے سکتے ہیں کہ باہر والے اقتدار پر قابض ہیں اور لوگوں کی سطح پر آنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

غیر زبانی پہلوؤں کو سنبھالنے کے لیے، ایسے لوگوں سے پہلے سے بات کرنا مفید ہے جو کمیونٹی کو جانتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں اور جو مقامی اصولوں اور احترام اور عاجزی کا مظاہرہ کرنے کے بارے میں مشورہ دے سکتے ہیں۔

تسلیم شدہ لیڈروں سے ہٹ کر کمیونٹی سٹیک ہولڈرز کا وسیع میدان عمل میں شامل ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مختلف گروہوں کے نقطہ نظر، بشمول وہ لوگ جو اقتدار کے روایتی عہدوں پر فائز نہیں ہیں، کو سنا اور ان کی قدر کی جاتی ہے۔ یہ کمیونٹی کے بعض طبقات کو غیر ارادی طور پر پسماندگی سے بھی روکتا ہے۔

ٹرانسیکٹ واک (کمیونٹی ڈویلپمنٹ پارسیٹری ٹیکنیک) یا اس جیسی سرگرمیاں جو کمیونٹی کے مختلف ممبران کے ساتھ غیر رسمی بات چیت کی اجازت دیتی ہیں، بشمول وہ لوگ جن کی باضابطہ قیادت کے کرداروں میں نمائندگی کم ہو سکتی ہے، کمیونٹی کو مجموعی طور پر سمجھنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ یہ نہ صرف ان کی روزمرہ کی زندگیوں اور چیلنجوں کے بارے میں بصیرت فراہم کرتا ہے بلکہ ہر سطح پر کمیونٹی کو سمجھنے میں حقیقی دلچسپی کا مظاہرہ بھی کرتا ہے۔

مزید برآں، کمیونٹی کے اندر مختلف گروہوں کے لیے انتہائی آسان اوقات کا خیال رکھنا احترام اور ہمدردی کو ظاہر کرتا ہے۔ لوگوں سے ملنے کے لیے نظام الاوقات کو ایڈجسٹ کرنا جب وہ زیادہ قابل رسائی اور قابل قبول ہوتے ہیں تو اعتماد کو فروغ دیتا ہے اور ان کی روزمرہ کی حقیقتوں کی سمجھ کو ظاہر کرتا ہے۔

شراکتی ترقیاتی نقطہ نظر، جس کی جڑ احترام اور شمولیت پر ہے، کمیونٹی کے مختلف طبقات کے ساتھ تعلقات اور اعتماد کی تعمیر کی بنیاد رکھتا ہے۔ یہ ان کی ضروریات، چیلنجوں اور خواہشات کے بارے میں زیادہ جامع تفہیم پیدا کرتا ہے، جس سے کمیونٹی کی شمولیت کی زیادہ موثر اور جامع حکمت عملی تیار ہوتی ہے۔ (Donahue & Mwewa, 2006)

کمیونٹی میں متعارف کرانے کے لیے آپ کے لیے یہاں ایک چیک لسٹ ہے (ریپورٹنگ ڈائیورسٹی مینوئل، entry-into-a-community/ https://coveringmigration.com/learning_pages/making- سے لی گئی ہے)۔

1. کیا آپ شخص/گروپ کے کسی دوسرے ممبر کو اپنا تعارف کروانے کا بندوبست کر سکتے ہیں؟ کمیونٹی زیادہ آرام دہ ہوگی اگر آپ کا تعارف کسی ایسے شخص سے ہوا ہو جس پر وہ بھروسہ کرے۔
کیا آپ ایسی زبان میں بات چیت کرنے کے قابل ہیں جس میں کمیونٹی روانی ہے؟ اگر انہیں انگریزی یا دوسری دوسری زبان استعمال کرنی پڑتی ہے تو وہ اپنی کہانی کو اتنے مؤثر طریقے سے بیان کرنے کے قابل نہیں ہوسکتے ہیں۔ آپ کو مترجم استعمال کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔
کیا آپ نے کمیونٹی کو میٹنگوں کے مقصد کے بارے میں آگاہ کیا ہے اور یہ بات چیت کیسے استعمال کی جائے گی؟

ہر ایک کے پاس تعصبات ہوتے ہیں - یہاں تک کہ سب سے زیادہ کھلے ذہن کے لوگ بھی۔ کیا آپ کمیونٹی کے بارے میں کسی تعصب یا تعصب سے واقف ہیں؟ اگر آپ نے اپنے تعصبات کو پہچان لیا ہے، تو آپ انہیں اس بات پر اثر انداز ہونے سے روک سکتے ہیں کہ آپ کس طرح کمیونٹی میں سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، آپ لاشعوری طور پر کسی کے نقطہ نظر کے بارے میں قیاس کر سکتے ہیں۔ آپ کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ آپ کی کہانی اس طرح کے مفروضوں کی بجائے ان کی باتوں پر مبنی ہے۔

کیا آپ کسی ایسی اصطلاح سے واقف ہیں جو ان کے حالات سے متعلق ہو؟ آپ کو گروپ کے مقامی ناموں اور اس کے رواج کو سمجھنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ شاید وہ اپنے آپ کو اکثریتی برادری کی طرف سے استعمال کیے جانے والے نام سے مختلف نام سے رجوع کرنا پسند کرتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر مدد حاصل کرنے کے لیے آپ کو مقامی یا قومی پالیسیوں اور اداروں سے بھی واقف ہونا پڑے گا۔

کیا آپ نے کسی ایسی جگہ پر ملنے کا انتظام کیا ہے جہاں وہ راحت محسوس کریں؟ اگر آپ لوگوں سے ان کے ماحول میں مل سکتے ہیں (مثال کے طور پر، ان کے گھر یا کام)، تو وہ زیادہ پر سکون محسوس کریں گے اور ان سے کہیں زیادہ انکشاف کر سکتے ہیں جو وہ کسی انجان ماحول میں نہیں کرتے۔ اس سے آپ کو ان کے نقطہ نظر کو بہتر طور پر سمجھنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

کیا آپ کوئی ایسا شخص ملے گا جس سے آپ کو سیکھنے کی ضرورت ہوگی؟ کیا آپ کوئی ایسا شخص ملے گا جس سے آپ کو سیکھنے کی ضرورت ہوگی؟ کیا آپ کوئی ایسا شخص ملے گا جس سے آپ کو سیکھنے کی ضرورت ہوگی؟

کیا آپ ایسا سلوک کر رہے ہیں جو کمیونٹی کی ثقافت کا احترام کرتا ہے؟ ان کے ثقافتی اصولوں کے بارے میں پہلے سے جانیں۔ آپ کو تفصیلات پر توجہ دینے کی ضرورت ہو سکتی ہے جیسے کہ آپ کیسے بیٹھتے ہیں، آپ کی ہاڈی لینگویج، اور آپ جو لباس پہنتے ہیں (آپ کو کسی بھی شائستگی کے ضابطوں پر غور کرنا چاہیے)۔

ان کی ثقافت کے اندر، اور شاید مہنگے کپڑے پہننے سے گریز کریں جو کچھ گروہوں کے لیے خوفزدہ ہو سکتا ہے۔ کچھ یورپی فیشن پولیس یا فوجی یونیفارم پر بنتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم 'کیموفلاج' طرز کے کپڑے پہن سکتے ہیں یہ سوچے بغیر کہ اس کا کمیونٹی پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔

9. آپ ان کے طرز زندگی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ مثال کے طور پر، اگر وہ خانہ بدوش پادری برادری سے آتے ہیں، تو کیا آپ جانتے ہیں کہ عملی طور پر اس کا کیا مطلب ہے؟ اگر آپ کو یقین نہیں ہے، تو آپ کو اپنے مفروضے بنانے کے بجائے تحقیق کرنی چاہیے یا ان سے وضاحت کے لیے کہنا چاہیے۔

10. مقامی فیصلہ سازی کے ڈھانچے کا احترام کریں۔ اگر آپ کا فکسر اصرار کرتا ہے کہ آپ کو اپنے مقصد کی وضاحت کرنے اور ان کی اجازت لینے کے لیے مقامی بزرگوں یا پناہ گزین کیمپ کمیٹی سے ملنا چاہیے، تو آپ کو اس مشورے پر عمل کرنا چاہیے۔ ان لوگوں کو وہ احترام دکھائیں جس کا ان کا حق ہے۔ آپ بصورت دیگر مداخلت کا خطرہ مول لے سکتے ہیں یا ان لوگوں کو بھی خطرے میں ڈال سکتے ہیں جن کا آپ انٹرویو کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، کچھ بھی کم، یعنی صرف مقامی سیاق و سباق میں جانا، انتہائی نوآبادیاتی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

7.2 اخلاقیات اور معاشرتی کام سے وابستہ مسائل

اخلاقیات سوچ اور رویے کا ایک ضابطہ ہے جو صحیح کے ذاتی، اخلاقی، قانونی، اور سماجی معیارات کے امتزاج سے چلتا ہے۔ اگرچہ "حق" کی تعریف حالات اور ثقافتوں کے ساتھ مختلف ہوتی ہے، لیکن کمیونٹی کی مداخلت کے تناظر میں اس کے معنی کچھ رہنما اصول جن سے زیادہ تر کمیونٹی ایکٹوسٹ اور سروس فراہم کرنے والے شاید متفق ہوں گے۔ کمیونٹی کا کام، جبکہ ناقابل یقین حد تک فائدہ مند ہے، اخلاقی تحفظات اور ممکنہ چیلنجوں کے ساتھ آتا ہے۔ سماجی بہبود کے عمل میں اخلاقیات کے کام کے سات باہم منسلک اجزاء کی بینکوں کی شناخت کمیونٹی کی ترقی میں پیچیدگیوں اور چیلنجوں کو بھی سمجھنے کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتی ہے (بینک، 2016ء صفحہ 37)۔ اجزاء اخلاقی فیصلہ سازی کی کثیر جہتی نوعیت کا خاکہ پیش کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

1. فریمنگ کا کام — کسی صورت حال کی اخلاقی طور پر نمایاں خصوصیات کی شناخت اور ان پر توجہ مرکوز کرنا؛ اپنے آپ کو اور سیاسی اور سماجی سیاق و سباق میں درپیش حالات کو پیش کرنا؛ دوسروں کے ساتھ گفت و شنید / مشترکہ فریم بنانا (بشمول سروس صارفین اور ساتھیوں)۔

2. کردار کا کام — دوسروں کے بارے میں کردار ادا کرنا (وکیل، دیکھ بھال کرنے والا، نقاد)؛ پوزیشن لینا (جزوی/غیر جانبداری؛ قریب/دور)؛ مذاکراتی کردار؛ کردار کی توقعات کا جواب دینا۔

3. جذباتی کام — دیکھ بھال کرنے والا، ہمدرد اور ہمدرد ہونا؛ جذبات کا انتظام؛ اعتماد کی تعمیر؛ دوسروں کے جذبات کا جواب دینا۔

4. شناخت کا کام — کسی کے اخلاقی نفس پر کام کرنا؛ اخلاقی طور پر اچھے پیشہ ور کے طور پر ایک شناخت بنانا؛ پیشہ ورانہ شناخت پر بات چیت؛ اور پیشہ ورانہ سالمیت کو برقرار رکھنا۔

5. استدلال کا کام — اخلاقی فیصلوں اور فیصلوں کو بنانا اور اس کا جواز پیش کرنا؛ اخلاقی تشخیص اور حکمت عملی پر دوسروں کے ساتھ غور و خوض؛ اخلاقی کارروائی کے لیے حکمت عملی تیار کرنا۔

6. رشتے کا کام — دوسروں کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہونا؛ جذبات، شناخت اور وجہ کے کام کے ذریعے تعلقات پر کام کرنا۔

7. کارکردگی کا کام — دوسروں کے لیے اس کام کے مرئی پہلوؤں کو بنانا؛ کام پر خود کو ظاہر کرنا اور جوابدہی دکھانا (بینک، 2016)۔

یہاں کچھ کلیدی اخلاقی پہلو اور کمیونٹی کے کام سے وابستہ عام مسائل ہیں:

اجتماعی کام میں اخلاقیات:

خودمختاری کا احترام: کمیونٹی ممبران کی خودمختاری اور فیصلوں کا احترام کرنا بہت ضروری ہے۔ ان کی رضامندی کے بغیر بیرونی ایجنڈے یا حل مسلط کرنے سے گریز کریں۔

ثقافتی حساسیت: ثقافتی اصولوں، روایات اور اقدار کے لیے حساس ہونا ضروری ہے۔ کمیونٹی کے اندر متنوع نقطہ نظر کو سمجھنا اور ان کا احترام کرنا بہت ضروری ہے۔

شفافیت اور احتساب: نیتوں، اعمال اور وسائل کی تقسیم میں شفافیت کو برقرار رکھیں۔ فیصلوں اور اعمال کے لیے کمیونٹی کے سامنے جوابدہ ہونا اعتماد پیدا کرتا ہے۔

شمولیت اور شرکت: کمیونٹی کے تمام اراکین، خاص طور پر پسماندہ یا کمزور گروہوں کی شمولیت کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔ فیصلہ سازی کے عمل میں انہیں فعال طور پر شامل کریں۔

رازداری اور رازداری: کمیونٹی کے اراکین کی طرف سے اشتراک کردہ ذاتی معلومات کی رازداری اور رازداری کا احترام کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ حساس معلومات محفوظ رہیں۔

کمیونٹی ورک میں عام مسائل:

پاور ڈائنامکس: کمیونٹیز کے اندر طاقت کے غیر مساوی ڈھانچے چیلنجز کا باعث بن سکتے ہیں۔ طاقت کے عدم توازن کو دور کرنا اور مساوی نمائندگی کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔

پائیداری: اس بات کو یقینی بنانا کہ کمیونٹی کے اقدامات قلیل مدتی مداخلتوں سے بٹ کر پائیدار ہوں ایک اہم چیلنج ہے۔ مقامی صلاحیت اور ملکیت کی تعمیر کلیدی ہے۔

وسائل کی تقسیم: منصفانہ طور پر وسائل کا انتظام اور تقسیم پیچیدہ ہو سکتا ہے۔ کمیونٹی کی ضروریات پر غور کرتے ہوئے منصفانہ تقسیم کے لیے کوشش کریں۔

تنازعات کا حل: کمیونٹی کے اندر یا بیرونی عوامل سے پیدا ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کے لیے مہارت اور حساسیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ثالثی اور مکالمہ یہاں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

انحصار: بیرونی امداد یا مدد پر طویل مدتی انحصار کمیونٹی کو باختیار بنانے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ خود انحصاری اور صلاحیت کی تعمیر کو فروغ دینے والے اقدامات کا مقصد۔

اخلاقی مخمصے: اخلاقی مخمصے فیصلہ سازی میں پیدا ہو سکتے ہیں، خاص طور پر جب کمیونٹی کے اندر یا بیرونی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مختلف مفادات کا توازن ہو۔

اگرچہ یہ ایک قیمتی رہنما خطوط ہے، لیکن اس پر عمل کرنا بھی مشکل ہے۔ آپ یہ کیسے طے کرتے ہیں کہ کسی خاص صورتحال میں کسی کے لیے کیا بہتر ہے، سب کے لیے بہترین نتیجہ کو چھوڑ دو؟ زیادہ تر جماعتوں کے لیے بہترین نتیجہ کسی ایک کے برے نتائج پر منحصر ہو سکتا ہے۔ یا سب کے لیے بہترین نتیجہ -- وہ جو کسی کو بھی واضح بارے والے کے طور پر نہیں چھوڑتا -- نسبتاً منفی ہو سکتا ہے۔ ہر کسی کی ضروریات اور اقدار کا منصفانہ اور احترام کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا ہے۔ ان اخلاقی تحفظات اور مسائل کو نیویگیٹ کرنے کے لیے کمیونٹی کے ساتھ مسلسل عکاسی، حساسیت اور تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ مضبوط اخلاقی اصولوں کو قائم کرنا اور کھلے پن اور موافقت کے ساتھ چیلنجوں سے نمٹنا زیادہ موثر اور پائیدار کمیونٹی کے کام کا باعث بن سکتا ہے۔ اس طرح، کمیونٹیز میں دیے گئے یا تیار کردہ اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ کمیونٹیز میں ہموار اور نتیجہ خیز کام کیا جا سکے۔

7.3 کمیونٹی کا نقشہ بنانا/ کمیونٹی کے مسائل کی تلاش

کمیونٹی کے اندر موجود حرکیات، چیلنجوں، طاقتوں اور وسائل کو سمجھنے کے لیے کمیونٹی کی ضروریات کا اندازہ ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ کمیونٹی کی ترقی کے موثر اقدامات کو ڈیزائن کرنے کے لیے ایک بنیادی قدم کے طور پر کام کرتا ہے۔ سائنسی طور پر، ہم کمیونٹی کی ضروریات کی تشخیص کو پڑوس، قصے، شہر، یا ریاست کی خدمت میں ضروریات یا خلا کی نشاندہی کرنے کے لیے ایک منظم عمل کے ساتھ ساتھ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دستیاب وسائل اور طاقت کے طور پر بیان کر سکتے ہیں۔ ضروریات کی تشخیص کے لیے ایک کثیر قدمی حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے جس میں عام طور پر آبادی کی وضاحت اور اشارے کے ایک سیٹ کی بنیاد پر ڈیٹا اکٹھا کرنا شامل ہوتا ہے۔

(<https://www.galaxydigital.com/blog/community-needs-assessment>).

کمیونٹی کی ضروریات کیا ہیں؟

ذیل میں دی گئی فہرست میں سے کچھ ایسی ضروریات ہیں جن کا آپ کو تشخیص کرتے وقت سامنا اور پیمائش کرنا پڑے گی۔ لیکن کمیونٹی کی کیا ضرورتیں ہیں، ویسے بھی؟ مقامی کمیونٹی کی ضروریات آبادی کے لیے موجود خدمات اور ان خدمات کے درمیان فاصلہ ہیں جو موجود ہونا چاہیے۔ کمیونٹی تنظیمیں عام طور پر کمیونٹی کی ضروریات کو پانچ گروپوں میں درجہ بندی کرتی ہیں:

1. محسوس شدہ ضروریات - محسوس شدہ ضروریات خدمات میں فرق اس بنیاد پر ہیں کہ افراد اپنی ضروریات یا کمیونٹی کی ضروریات کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں۔ تنظیمیں یا افراد سروے، فوکس گروپس، یا ٹاؤن میٹنگز جیسے راستوں کے ذریعے کمیونٹی کے اراکین سے براہ راست بات کر کے سمجھی جانے والی ضروریات کے بارے میں جان سکتے ہیں۔

2. اظہار شدہ ضروریات - ایک سمجھی ہوئی ضرورت ایک ظاہری ضرورت بن جاتی ہے جب کچھ افراد اسی طرح کی کارروائی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کمیونٹی کے متعدد خاندان سستی مقامی ڈے کیئر خدمات کی تلاش کر رہے ہیں کیونکہ موجودہ خدمات کی گنجائش ہے۔ اس غلط مفروضے کو ذہن میں رکھیں کہ ضرورت والے تمام لوگ ہمیشہ مدد کے خواہاں ہیں۔

3. معیاری ضروریات - معمول کی ضروریات کی شناخت متفقہ معیارات یا معیارات کے ایک سیٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ فرض کریں کہ ایک ریاست بھر میں اتھارٹی عوامی رہائش کے لیے موجودہ معیارات قائم کرتی ہے۔ ایک کمیونٹی ان معیارات کی بنیاد پر بہتر مقامی عوامی رہائش کی ضرورت کی نشاندہی کر سکتی ہے۔

4. مطلق ضروریات - ان ضروریات کو آفاقی سمجھا جاتا ہے، بشمول بقا کے لیے۔ مطلق ضروریات کی مثالوں میں پناہ، خوراک، پانی، حفاظت اور لباس شامل ہیں۔ بہت سی تنظیمیں اور کمیونٹی رہنما دوسروں پر مطلق ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں۔

5. رشتہ دار ضروریات - رشتہ دار ضروریات کی شناخت ایکویٹی کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ ایک رشتہ دار ضرورت اس وقت موجود ہوتی ہے جب ایک جیسی خصوصیات کے حامل دو گروہ یا کمیونٹیز ایک جیسی خدمات حاصل نہیں کرتے ہیں۔ اسکول A کے طلباء جو مفت لنچ وصول کرتے ہیں اسکول میں زیادہ خوش ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔ پروگرام اس بات کا تعین کرتا ہے کہ طالب علم کی مصروفیت اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے اسکول B کو مفت لنچ بھی ملنا چاہیے۔

سروس سے چلنے والی تنظیم میں کام کرنے والا کوئی بھی شخص جانتا ہے کہ کمیونٹیز ہر قسم کی ضروریات کا تجربہ کر سکتی ہیں، یہاں تک کہ ایک ہی وقت میں! تاہم، آپ کی کمیونٹی کی ضروریات کی درجہ بندی کرنے سے آپ کو ان چیزوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی جو آپ کی کمیونٹی کے لیے سب سے زیادہ ضروری اور اہم ہیں۔

کمیونٹی کی ضروریات کی تشخیص کی اہمیت

کمیونٹی کی ضروریات کا جائزہ لینے سے آپ کی تنظیم یا فرد کو کمیونٹی کے بارے میں گہری سمجھ حاصل کرنے، اس کے وسائل کو ترجیح دینے، اسٹیک ہولڈرز جیسے آپ کے بورڈ یا ڈونرز سے اپیل کرنے، نئے پروگرامنگ کو مطلع کرنے اور کامیابیوں کا جشن منانے میں مدد ملے گی۔ کمیونٹی کی ضروریات کی تشخیص کی اہمیت کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

1. باخبر فیصلہ سازی: کمیونٹی پروگراموں یا اقدامات کی منصوبہ بندی، نفاذ، اور جائزہ لینے میں بہتر فیصلہ سازی کے لیے ڈیٹا پر مبنی بصیرت فراہم کرتا ہے۔
2. وسائل کی تقسیم: خلاء اور دستیاب وسائل کی نشاندہی کرتا ہے، مؤثر وسائل کی تقسیم اور زیادہ سے زیادہ اثر کے لیے استعمال میں مدد کرتا ہے۔
3. کمیونٹی مصروفیت: اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرتا ہے، بشمول کمیونٹی کے اراکین، تنظیمیں، اور رہنما، تعاون اور اقدامات کی ملکیت کو فروغ دیتے ہیں۔
4. پروگرام کی بہتری: موجودہ پروگراموں کو ٹھیک کرنے اور نئے تیار کرنے میں مدد کرتا ہے۔ وہ جو کمیونٹی کی ضروریات اور ترجیحات کو براہ راست حل کرتے ہیں۔
5. کامیابی کا جشن منائیں۔ کمیونٹی میں خدمات کی حالت کے بارے میں باقاعدگی سے رپورٹنگ بھی کر سکتے ہیں۔ اپنے اقدامات کی کامیابیوں کا جشن منانے میں آپ کی مدد کریں۔

ضروریات کی تشخیص میں کس کو شامل کیا جانا چاہئے؟

چاہے آپ کسی سرکاری ایجنسی کے لیے کام کرتے ہیں یا رضاکاروں کا انتظام کرتے ہیں، اکثر کمرے میں بہت سی آوازیں آتی ہیں، خاص طور پر جب کمیونٹی کے اقدامات کی منصوبہ بندی کی بات آتی ہے۔ لیکن اسٹیک ہولڈرز کو متحد کرنے سے آپ کو اکیلے جانے سے بھی زیادہ اثر حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

یہاں صرف کچھ آوازیں ہیں جو آپ اپنی تشخیص میں شامل کر سکتے ہیں:

• کمیونٹی کے اراکین جو ضروریات کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کی ضروریات کی بنیاد پر کیے گئے اقدامات سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ خواہ وہ کسی محلے کے رہائشی ہوں، ایک غیر محفوظ آبادی، یا آپ کی سب سے کم عمر کمیونٹی کے اراکین کے پرجوش نگہبان ہوں، انہیں اپنی ضروریات کو پوری دلجمعی سے پورا کرنے کے لیے میز پر بونا چاہیے۔

• آپ کی تنظیم کا عملہ، بورڈ کے اراکین، اور معاونین۔ آپ کی پوری ٹیم، بشمول بورڈ، ساتھی، رضاکار مینیجر، رضاکار، اور عطیہ دہندگان آپ کی تشخیص سے آگاہ ہیں۔ آپ کو نہ صرف ان کی مدد بلکہ آوازوں اور مہارت کی بھی ضرورت ہوگی۔

• سماجی کارکن اور انسانی خدمت فراہم کرنے والے۔ یہ لوگ متاثرہ کمیونٹی کے اراکین کے لیے گہری سمجھ اور ہمدردی رکھتے ہیں۔ وہ کلائنٹس کی طرف سے وکالت کرنے کے لیے تیار ہیں اور مخصوص وجوہات سے جڑے ہوئے محسوس کرتے ہیں جو کمیونٹی کی بہتری کی حمایت کرتے ہیں۔

• سرکاری اہلکار۔ منتخب عہدیداروں میں اہم اثر و رسوخ اور زندگی بدلنے والی پالیسیاں بنانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ انہیں اس عمل میں شامل کرنے سے کمیونٹیز اور دیگر اسٹیک ہولڈرز بشمول عطیہ دہندگان کے جیتنے کے امکانات بڑھ سکتے ہیں۔ • بااثر لوگ۔ ڈائریکٹرز، سی ای او، صدور، اور پیشہ ورانہ یا سماجی اثر و رسوخ رکھنے والے دیگر افراد جیسے مسجد کے امام، مقامی اساتذہ یا پرنسپل کو شامل کریں، خاص طور پر اگر وہ کمیونٹی میں اپنی مثبت شراکت کے لیے بڑے پیمانے پر جانے جاتے ہیں۔

• موضوع کے ماہرین۔ کچھ معاملات میں، آپ کو کسی خاص شعبے میں ماہرین کو شامل کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ فرض کریں کہ آپ کا پروگرام گرین اسپیس کی وکالت اور پارک کی دیکھ بھال فراہم کرتا ہے۔ اس معاملے میں، آپ کو یہ سمجھنے کے لیے کہ آپ کی عوامی جگہوں کو کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے، آپ کو مقامی ماحولیاتی ماہرین کی مہارت لینے کی ضرورت ہے۔

• کاروبار۔ مقامی کمپنیاں اکثر کمیونٹی کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرنے کے لیے تیار ہوتی ہیں کیونکہ ان کے پاس وسائل اور مہارت کی ایک حد تک رسائی ہوتی ہے۔ کچھ معاملات میں، مقامی کاروبار کمیونٹی کے ممبروں کو ملازمت دیتے ہیں جو سروس میں فرق سے متاثر ہوتے ہیں۔

اگرچہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے، لیکن اپنی کمیونٹی میں ان اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنا آپ کے اقدامات کے اثرات کو اگلی سطح تک لے جانے میں مدد کرے گا۔

کمیونٹی کی ضروریات کا تعین کرنے کے اقدامات:

1. دائرہ کار اور مقاصد کی وضاحت کریں: تشخیص کے مقصد، اہداف اور دائرہ کار کو واضح طور پر بیان کریں۔ ان مخصوص علاقوں یا مسائل کی نشاندہی کریں جن پر توجہ دی جائے۔
2. ڈیٹا اکٹھا کریں: جامع معلومات اکٹھا کرنے کے لیے مختلف طریقوں جیسے سروے، انٹرویوز، فوکس گروپس، مشاہدات اور ثانوی ڈیٹا کا تجزیہ استعمال کریں۔
3. اسٹیک ہولڈرز کو شامل کریں: مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول کمیونٹی ممبران، لیڈرز، تنظیمیں، اور سروس پرووائیڈرز کو تشخیصی عمل میں شامل کریں۔ اس سطح پر، کمیونٹی کی سطح پر دستیاب وسائل کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، لوگ، اوزار اور آلات، زمین، تنظیمیں، اور مقامات کمیونٹی کی سطح پر دستیاب وسائل ہو سکتے ہیں تاکہ پروگراموں اور منصوبوں کی ضرورت کے تعین اور منصوبہ بندی میں مدد مل سکے۔ بہت سے غیر منفعتی اور رضاکارانہ پروگرام **اٹاٹھ پر مبنی** استعمال کر رہے ہیں۔

کمیونٹی کی ترقی کے لئے نقطہ نظر۔ یہ نقطہ نظر کمیونٹی میں پہلے سے موجود وسائل کو ترجیح دیتا ہے، اور اپنے اراکین کو تبدیلی کے ایجنٹ بننے میں مدد دیتا ہے۔

4. نتائج کا تجزیہ کریں: رجحانات، ضروریات، طاقتوں، کمزوریوں، اور ترجیحی علاقوں کی شناخت کے لیے جمع کردہ ڈیٹا کا منظم طریقے سے تجزیہ کریں۔

5. ضروریات کو ترجیح دیں: تجزیہ کی بنیاد پر، شناخت شدہ ضروریات کو ترجیح دیں

مداخلت کی عجلت، اثر اور فزیبلٹی۔

6. ایکشن پلان تیار کریں: حکمت عملی، اہداف، ٹائم لائنز، اور خاکہ پیش کرنے والا ایک ایکشن پلان بنائیں

شناخت شدہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ذمہ دار فریق۔

7. لاگو کریں اور اندازہ کریں: ایکشن پلان کو نافذ کریں اور مسلسل جائزہ لیں۔

مداخلتوں کی تاثیر، ضرورت کے مطابق حکمت عملی کو ایڈجسٹ کرنا۔

کمیونٹی کی ضروریات کی تشخیص کے تصور کو سمجھنے کے لیے جامع کمیونٹی نیڈز اسیسمنٹ 2018 کمیونٹی سروسز بلاک گرانٹ کی مکمل رپورٹ دستیاب ہے - <https://www.dropbox.com/s/35w92va1oqny1e/CNA%202018%20-%20FINAL%20-%20JULY%202018.pdf?dl=0>

20JULY%202018.pdf?dl=0 آپ اس رپورٹ کو ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں اور کمیونٹی کی ضرورت کی تشخیص کے بہت سے تصورات اور اقدامات سیکھ سکتے ہیں۔

7.4 کمیونٹی کی مصروفیت اور اسٹیک ہولڈرز

کمیونٹی کی مصروفیت میں ایک کمیونٹی کے اندر مختلف اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بامعنی تعلقات کو فروغ دینے، متنوع نقطہ نظر کو جمع کرنے، اور اجتماعی طور پر چیلنجوں سے نمٹنے یا مواقع کی تلاش میں تعاون کرنا شامل ہے۔ اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنے اور کمیونٹی سپورٹ کی تعمیر کے لیے، منصوبے کے وزن کو بتانا اور منصوبہ بندی کے عمل کے ذریعے کمیونٹی کا اعتماد حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ کلیدی اسٹیک ہولڈرز تک جلد اور اکثر پہنچ کر، آپ پروجیکٹ کے طور پر ان کی حمایت حاصل کرنے کے اپنے امکانات کو بڑھاتے ہیں

ترقی کرتا ہے

کمیونٹی انگیجمنٹ میں اسٹیک ہولڈر کون ہو سکتا ہے؟

ہم پہلے ہی تفصیل سے بات کر چکے ہیں کہ کمیونٹی میں مختلف لوگوں/اسٹیک ہولڈرز کے کردار کی تشخیص کے عمل کی ضرورت ہے۔ اس یونٹ کے اس حصے میں، اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ وہ لوگ اسٹیک ہولڈر ہو سکتے ہیں جو کمیونٹی میں کسی مسئلے یا مسئلے سے براہ راست یا بالواسطہ متاثر ہوتے ہیں اور وہ پروگراموں اور منصوبوں کی منصوبہ بندی، عمل درآمد اور نگرانی اور جائزہ لینے میں مدد کر سکتے ہیں۔

کمیونٹی ممبران: کمیونٹی کے اندر رہنے والے افراد جو اقدامات، خدمات یا فیصلوں سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ ان کے نقطہ نظر معاشرے کی تشکیل میں اہم ہیں۔

نتائج

مقامی تنظیمیں اور کاروبار: این جی اوز، کاروبار، اسکول، مذہبی گروہ، صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والے، اور دیگر مقامی ادارے کمیونٹی کی بہبود اور ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

حکومت اور عوامی ادارے: مقامی حکومت، قانون نافذ کرنے والے ادارے، صحت کی دیکھ بھال کے ادارے، اور عوامی خدمات اکثر کمیونٹی کے اقدامات میں تعاون کرتے ہیں یا ضروری خدمات فراہم کرتے ہیں۔

کمیونٹی لیڈرز اور ایڈووکیٹ: بااثر شخصیات، رہنما، کارکن، یا وکیل جو کمیونٹی کے مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں اور مشترکہ اہداف کے لیے کارروائی کو متحرک کرتے ہیں۔

رضاکار اور کارکن: وہ افراد جو کمیونٹی کے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں، مثبت تبدیلی لانے کے لیے اپنا وقت، مہارت اور وسائل پیش کرتے ہیں۔

اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنے کے اقدامات

اسٹیک ہولڈرز کو کمیونٹی کی شمولیت میں شامل کرنے کے لیے بہت سے اقدامات ہیں۔ یہ سب سے عام اقدامات ہیں؛ تاہم، موجودہ ادب میں تغیرات پایا جا سکتا ہے۔

1. صحیح اسٹیک ہولڈرز کی شناخت کریں: سرمایہ کاری کرنے والی تمام جماعتوں کے درمیان مضبوط ہم آہنگی کسی بھی منصوبے کی کامیابی کی کلید ہے۔ تمام نقطہ نظر کو مدنظر رکھنے کو یقینی بنانے کے لیے، اہم اسٹیک ہولڈرز کی شناخت کرنا اور ان کے کردار، ضروریات اور خدشات کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس سے آپ کی رسائی کی کوششوں کو تیار کرنے اور ان مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے گی جو ان کے لیے اہم ہیں۔ ان اسٹیک ہولڈرز کا ذکر اوپر والے حصے میں کیا گیا ہے۔

2. کمیونٹی کی مشغولیت کا منصوبہ تیار کریں: کمیونٹی کی شمولیت کا منصوبہ آپ کے پروجیکٹ کے لیے تجویز کردہ مشغولیت کی کوششوں، ہدف کے سامعین، اور آؤٹ ریچ تکنیک اور ٹولز کے وژن اور اہداف کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ منگنی کے منصوبے کا ہونا پیروی کو فروغ دیتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ صحیح اسٹیک ہولڈرز اور عوامی شمولیت کے عمل پورے منصوبے میں شامل ہوں۔ منصوبہ میں شامل ہونا چاہئے:

• پروجیکٹ میں شامل اسٹیک ہولڈرز کی فہرست یا جو پروجیکٹ کی ترقی میں مصروف رہنے اور اس کے مقصد اور اثرات کو سمجھنے سے فائدہ اٹھائیں گے۔

• رسائی کی کوششوں کی قسم، ذاتی طور پر اور ورچوئل دونوں طرح، جس کا استعمال کیا جانا ہے۔

پروجیکٹ

• منصوبے کے ہر مرحلے کی تعدد اور وقت اور متعلقہ کمیونٹی/اسٹیک ہولڈر کی رسائی اور ان کوششوں کو مربوط کرنے کے لیے کون ذمہ دار ہے۔

• ایک مرحلہ جو ایک پروجیکٹ ویژن یا بصری نمائندگی کرتا ہے جو نتائج کو دستاویز کرتا ہے۔

مصروفیت کے مراحل سے اور اسٹیک ہولڈرز، ریگولیٹری حکام، اور اقتصادی ترقی کے رہنماؤں تک پہنچایا جاتا ہے۔

3. مساوی مشغولیت پر توجہ مرکوز کریں: شفافیت اب عوامی منصوبوں کے لیے ایک کمیونٹی کی توقع ہے، جس سے کمیونٹی کی شمولیت کے روایتی طریقے ناکافی ہیں۔ مساوی مصروفیت کو کمیونٹی کی آبادی کی عکاسی کرنی چاہیے اور ان لوگوں کو شامل کرنے پر زور دینا چاہیے جو اس منصوبے سے سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔ یہ ماضی کی مصروفیت کی ان حدود کو تسلیم کرتا ہے اور ان میں ان کی تکمیل کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو شامل کیا جا سکے جنہیں تاریخی طور پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

کمیونٹی کی مصروفیت کی سطح کا تعین کرنے کے لیے پروجیکٹ کے اثرات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، انوائرمینٹل پروٹیکشن ایجنسی (EPA) کا ٹول پسماندہ آبادیوں، ممکنہ ماحولیاتی معیار کے مسائل، اور معمول سے زیادہ ماحولیاتی/آبادیاتی اشارے کے امتزاج والے علاقوں کی شناخت میں مدد کرتا ہے۔ خطرے سے دوچار یا کم نمائندگی والی آبادیوں پر جتنا زیادہ اثر ہوگا، شمولیتی، منصفانہ اور منصفانہ نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے مصروفیت کی سطح اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

4. منگنی کے مختلف ٹولز کا استعمال کریں: مختلف ٹولز کی ایک رینج کا استعمال کر کے موثر مشغولیت حاصل کی جاتی ہے۔ ذاتی اور ورچوئل میٹنگز سے لے کر پروجیکٹ بلاگز، نیوز لیٹرز، اور اس سے آگے، آپ کے پروجیکٹ کے بارے میں معلومات تک پہنچانے کے بے شمار امکانات موجود ہیں۔ مشغولیت کے ٹولز کا انتخاب کرتے وقت، اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کے لیے دستیاب آبادی، سہولیات اور ٹیکنالوجی پر غور کرنا ضروری ہے کہ مواصلات واضح، جامع اور موثر ہوں۔

اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور ان کے خیالات کو سننے سے اعتماد قائم کرنے اور تعاون کے احساس کو فروغ دینے میں مدد مل سکتی ہے۔ چند مثالوں میں شامل ہیں: • اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنے، فیڈ بیک اکٹھا کرنے، اور پروجیکٹ کے لیے سپورٹ بنانے کے لیے کمیونٹی ایونٹس یا ورکشاپس کی میزبانی پر غور کریں۔ ان میں کھلے گھر، معلوماتی سیشنز، عوامی فورمز، یا تہوار یا عید ملن جیسے تفریحی پروگرام شامل ہو سکتے ہیں۔

پارٹیاں

• پروجیکٹ کمیٹیاں اور ورک گروپ مؤثر طریقے سے اسٹیک ہولڈرز کو اکٹھا کر سکتے ہیں اور تعاون کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔

• اپنی مصروفیت کی کوششوں کی رسائی کو وسیع کرنے اور ان کی مہارت اور وسائل کو استعمال کرنے کے لیے مقامی تنظیموں کے ساتھ شراکت داری کریں۔

• لوگوں سے ملیں جہاں وہ ہیں۔ کمیونٹی کے مصروف ممبران کے لیے ان علاقوں میں پاپ اپ میٹنگز یا ایونٹس کی میزبانی کر کے مشغول ہونے اور شرکت کرنا آسان بنائیں جہاں اسٹیک ہولڈرز واقع ہیں، یا وہ مقامات جہاں کثرت سے دیکھا جاتا ہے، جیسے کہ بزنس شاپنگ ایریا، ڈاؤن ٹاؤن ایونٹ، یا مقامی تہوار۔

• تعلقات استوار کریں اور اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ون ٹو ون ملاقاتیں یا ذاتی ملاقاتیں کر کے مخصوص، بعض اوقات خفیہ یا حساس خدشات کو دور کریں۔

• اسٹیک ہولڈرز کو پروجیکٹ کے بارے میں باخبر رکھنے کے لیے باقاعدہ خبرنامے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

پیشرفت اور آنے والے واقعات۔

• اپ ڈیٹس اور معلومات کا اشتراک کرنے اور آن لائن اسٹیک ہولڈر کے تاثرات کی حوصلہ افزائی کے لیے سوشل میڈیا اور دیگر آن لائن پلیٹ فارمز کا استعمال کرتے ہوئے منصوبہ بندی کے پورے عمل میں اسٹیک ہولڈر کے تبصرے جمع کریں۔ مختصر لیکن باقاعدہ آن لائن سروے ایسا کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔

• اسٹیک ہولڈرز کو فراہم کر کے پروجیکٹ اور اس کے مقاصد کے بارے میں تعلیم دیں۔

معلوماتی کٹس

• اسٹیک ہولڈرز کو پروجیکٹ کی ویب سائٹ کے ذریعے پروجیکٹ اور اس کی پیشرفت کے بارے میں تمام تازہ ترین معلومات تک رسائی فراہم کریں۔

• ذاتی طور پر ملاقاتیں، غیر انگریزی اور غیر اردو بولنے والوں کے لیے تیار کردہ ترجمہ کی خدمات کے اسٹیک ہولڈر میٹنگز، یا مقامی لائبریریوں کے ذریعے رسائی جیسے متبادل مشغولیت کے طریقوں کی پیشکش کر کے، کم نمائندگی کرنے والی کمیونٹیز، جیسے محدود انٹرنیٹ تک رسائی اور زبان کی رکاوٹوں کے لیے چیلنجوں کا ازالہ کریں۔

5. اسٹیک ہولڈرز کو جلد اور اکثر شامل کریں: اسٹیک ہولڈرز اور کمیونٹی کے ساتھ عمل کے شروع میں مشغول ہونا عوامی تاثر کو تشکیل دینے میں مدد کر سکتا ہے۔ ہر اسٹیک ہولڈر کی مہارت اس منصوبے کے لیے ایک مختلف نقطہ نظر لاتی ہے۔ یہ شمولیت کسی صورت حال پر نئی روشنی ڈال سکتی ہے اور پراجیکٹ پلان تیار کرنے سے پہلے تنازعات کو حل کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔ اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنے کے لیے پروجیکٹ کے اختتام تک انتظار کرنا کسی پروجیکٹ کے کچھ پہلوؤں کو دوبارہ کرنے کا باعث بن سکتا ہے یا اس سے بھی بدتر، مصروفیت کے عمل کو دوبارہ شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

اسٹیک ہولڈرز مستقل مزاجی اور شفافیت چاہتے ہیں، اس لیے اعتماد پیدا کرنے کے لیے باقاعدہ، درست پروجیکٹ اپ ڈیٹ فراہم کرنا ضروری ہے۔ ملکیت اور فخر کے احساس کو فروغ دینا بھی ضروری ہے۔ اسٹیک ہولڈرز کو بینڈ آن سرگرمیوں میں شامل کرنے کے طریقے تلاش کریں، جیسے کہ سائٹ کی منصوبہ بندی/ماڈلنگ، اضافی پراجیکٹ کی رسائی کے ساتھ رضاکارانہ طور پر کام کرنا، یا فنڈ ریزنگ کی کوششوں میں مدد کرنا، تاکہ انہیں پروجیکٹ سے منسلک محسوس کرنے میں مدد ملے۔ پورے عمل میں پروجیکٹ کی کامیابی میں اسٹیک ہولڈرز کے تعاون کو تسلیم کریں اور اس کا جشن منائیں۔

اسٹیک ہولڈرز بااختیار محسوس کرتے ہیں، اور جب اسٹیک ہولڈرز میز پر بیٹھتے ہیں تو ٹیم کا تعاون سب سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ تعاون کو آسان بنانے کے لیے، ان کے لیے شرکت کے مواقع فراہم کریں، جیسے کمیٹی کی شمولیت، ذاتی دورے، ورکشاپس، اور انٹرایکٹو ٹولز۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام اسٹیک ہولڈرز محسوس کرتے ہیں کہ ان کی بات سنی گئی ہے، منصوبے کی منصوبہ بندی میں شامل ہے، اور ڈیزائن اور عمل درآمد کے عمل میں مصروف ہے۔

ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کی کامیابی موثر کمیونٹی کمیونیکیشن اور اسٹیک ہولڈر کی مصروفیت کا نتیجہ ہے۔ کلیدی اسٹیک ہولڈرز کی شناخت کر کے، ان کی ضروریات کو سمجھ کر، اور انہیں ابتدائی طور پر شامل کر کے، پروجیکٹ کمیونٹی کی حمایت کو یقینی بنا سکتا ہے اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ مساوی مشغولیت پر توجہ مرکوز کرنے اور مشغولیت کے مختلف ٹولز کے استعمال کے ساتھ، پراجیکٹ معلومات کو مؤثر طریقے سے پہنچا سکتا ہے اور کمیونٹی کی حمایت میں اضافہ کر سکتا ہے۔ ایک پروجیکٹ ویژن یا بصری نمائندگی تیار کرنا جو مشغولیت کے عمل کے نتائج کو دستاویز کرتا ہے اور پروجیکٹ کے لیے جوش و خروش اور مشترکہ کمیونٹی ویژن پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ (Nancy & Grace, 2024)



تصویر: (2023) (<https://icma.org/documents/building-effective-community-engagement-strategy>)

7.1 ICMA

مؤثر کمیونٹی مصروفیت میں اسٹیک ہولڈرز کی ایک وسیع صف کو پہچاننا اور ان میں شامل ہونا، ان کے نقطہ نظر کی قدر کرنا، اور کمیونٹی کی بہتری کے لیے مشترکہ مقاصد کے لیے باہمی تعاون سے کام کرنا شامل ہے۔ تاہم، مشترکہ اہداف کے لیے جامع پہلو، واضح مواصلت، باہمی تعاون کے ساتھ فیصلہ سازی اور مسلسل آراء اہم کام ہیں۔

7.5 کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں خواتین کی شرکت کی اہمیت کو سمجھنا

صنعتی مساوات اور پائیدار ترقی کے حصول کا عالمی ہدف ترقیاتی منصوبوں میں خواتین کی شمولیت کی حد تک بھرپور توجہ دے بغیر مکمل طور پر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ضروری ہے کیونکہ خواتین ہماری کمیونٹیز کا ایک کارپوریٹ حصہ ہیں، یہاں تک کہ کئی بار مردوں سے بھی زیادہ ہیں۔ کچھ سماجی ماہرین یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ جس طرح سے خواتین معلومات پر کارروائی کرتی ہیں، ترجیح دیتی ہیں اور منصوبہ بندی کرتی ہیں، وہ کمیونٹی کی ترقی کے لیے بہت زیادہ فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔ آئیے کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشنز (CBOs) میں خواتین کی فعال شرکت کی مثال لیں۔ اس سطح پر شرکت ان کی برادریوں میں ان کو باختیار بنانے اور ایجنسی کی طرف ایک اہم قدم کی نمائندگی کرتی ہے۔ اگرچہ مختلف گروپوں میں ان کی شمولیت جیسے واٹر یوزر ایسوسی ایشنز، کسان گروپس، یا سیونگ اینڈ لون گروپس ترقی کی نشاندہی کرتے ہیں، کچھ چیلنجز بدستور برقرار ہیں۔ اس طرح، چیلنجوں کے باوجود کمیونٹی کی ترقی میں خواتین کو شامل کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، خواتین CBOs میں سرگرم حصہ لیتی ہیں جیسے کہ پانی کے صارف گروپس، صفائی کمیٹیاں، کسان گروپس، قرضوں اور بچت کے گروپس، اور آبپاشی کے صارف گروپس۔ اس کے باوجود، ان کی قیادت کے عہدوں پر اب بھی کم نمائندگی کی جاتی ہے اور روایتی نظریات اور ثقافتی طرز عمل ان کے عوامی کردار کو محدود کرتے رہتے ہیں۔ (ADB, nd) آئیے اس پہلو کو تفصیل سے دیکھیں۔

7.5.1 خواتین کی شرکت کی اہمیت

آواز اور ایجنسی کی مشق:

CBOs میں شرکت خواتین کو اپنی رائے دینے، ایجنسی کو استعمال کرنے اور فیصلہ سازی کے عمل میں فعال طور پر حصہ ڈالنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔

وسائل تک رسائی اور کنٹرول:

CBOs میں شمولیت خواتین کو کمیونٹی کے وسائل جیسے پانی، مالیات، یا زرعی آدانوں تک رسائی اور ان کا انتظام کرنے میں زیادہ براہ راست کردار فراہم کرتی ہے۔

بہتر فیصلہ سازی کی طاقت:

ان گروپوں میں فعال شرکت اکثر فیصلہ سازی کی طاقت میں اضافہ کرتی ہے، نہ صرف گھریلو بلکہ معاشرتی امور میں بھی۔

چیلنجنگ ثقافتی اصول:

خواتین کی شمولیت روایتی اصولوں کو چیلنج کرتی ہے جو عوامی کرداروں میں ان کی مصروفیت کو محدود کرتے ہیں، اس طرح کی رکاوٹوں کے بتدریج کٹاؤ میں حصہ ڈالتے ہیں۔

اس بات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ کمیونٹی پر مبنی تنظیموں (CBOs) میں رکنیت خواتین کے لیے ان علاقوں میں ان کی آواز سننے کے لیے ایک اہم ابتدائی قدم ہے جو ان کی زندگیوں کو نمایاں طور پر متاثر کرتے ہیں۔ تاہم، مؤثر شرکت اور قیادت کو یقینی بنانے کے لیے محض رکنیت کافی نہیں ہے۔ ان سیاق و سباق میں خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے کئی اہم پہلوؤں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے:

1. صلاحیت کی تعمیر اور مہارت کی ترقی

مالیاتی ہنر: مالیاتی انتظام اور انٹرپرائیورسپ میں تربیت فراہم کرنا خواتین کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ کمیونٹی پراجیکٹس میں مؤثر طریقے سے حصہ ڈالیں اور وسائل کا انتظام کریں۔

تکنیکی علم: خواتین کو بنیادی ڈھانچے کے انتظام، پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی اور دیگر اہم شعبوں سے متعلق تکنیکی مہارتوں سے آراستہ کرنا ان کے اعتماد اور قابلیت کو بڑھاتا ہے۔

گفت و شنید اور وکالت: گفت و شنید کی تکنیکوں اور وکالت کی حکمت عملیوں کی تربیت خواتین کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے اور فیصلہ سازی پر اثر انداز ہونے کا اختیار دیتی ہے۔

2. قیادت کی منتقلی کے لیے معاونت

قیادت کی تربیت: خاص طور پر خواتین میں قائدانہ خصوصیات اور قابلیت کو پروان چڑھانے کے لیے بنائے گئے پروگرام پیش کرنا انہیں قائدانہ کردار کے لیے تیار کرتا ہے۔

رہنمائی اور رہنمائی: تجربہ کار رہنماؤں سے رہنمائی فراہم کرنا اور CBOs کے اندر قائدانہ کرداروں میں منتقلی کے لیے رہنمائی۔

نیٹ ورکنگ کے مواقع: خواتین کے لیے نیٹ ورک کے لیے پلیٹ فارم بنانا، تجربات کا اشتراک کرنا، اور ساتھیوں اور سرپرستوں سے تعاون حاصل کرنا۔

3. مرد برادری کے اراکین کی مصروفیت

معاون ماحول: خواتین کے قائدانہ کرداروں کو فروغ دینے اور ان کے تعاون کو تسلیم کرنے کے لیے کمیونٹی کے مرد اراکین کی حوصلہ افزائی اور ان کو بطور اتحادی شامل کرنا۔

تعلیم اور بیداری: خواتین کی قیادت کے فوائد اور کمیونٹی کی ترقی میں صنفی مساوات کی اہمیت کے بارے میں مردوں کو تعلیم دینا۔

4. بدلتے ہوئے تصورات اور دقیانوسی تصورات

کمیونٹی ایجوکیشن: خواتین کی قیادت کی خواہشات میں رکاوٹ بننے والے دقیانوسی تصورات اور سماجی تصورات کو چیلنج کرنے کے لیے بیداری کی مہم چلانا۔

کامیاب ماڈلز کی نمائش: دوسروں کو متاثر کرنے اور دقیانوسی تصورات کو توڑنے کے لیے CBOs کے اندر خواتین رہنماؤں کی کامیاب کہانیوں کو نمایاں کرنا۔

5. جامع فیصلہ سازی کے عمل

شراکتی نقطہ نظر: اس بات کو یقینی بنانا کہ CBOs کے اندر فیصلہ سازی کے عمل شامل ہوں، خواتین کی آواز کو سننے اور ان کی قدر کرنے کے مساوی مواقع فراہم کرتے ہیں۔

خواتین کو انفراسٹرکچر مینجمنٹ گروپس اور CBOs کے اندر موثر لیڈر بننے کے لیے بااختیار بنانے میں کثیر جہتی کوششیں شامل ہیں جن میں مہارت کی نشوونما، سماجی تاثرات کو تبدیل کرنا، معاون ماحول پیدا کرنا، اور جامع فیصلہ سازی کو فروغ دینا شامل ہے۔

اس منتقلی کو فعال کرنے سے نہ صرف انفرادی خواتین کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ زیادہ موثر اور پائیدار کمیونٹی کی ترقی میں بھی مدد ملتی ہے۔

کمیونٹی کی بنیاد پر تنظیموں (CBOs) میں خواتین کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرتے وقت ایک اور تشویش ہے جسے ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ خواتین اکثر اپنے گھرانوں اور برادریوں میں اہم ذمہ داریاں اٹھاتی ہیں، اور CBOs میں ان کی شمولیت سے ان کے پہلے سے ہی بھاری کام کے بوجھ میں اضافہ نہیں ہونا چاہیے۔

(Magusta 2018) نے کمیونٹی کی ترقی میں خواتین کے حصہ لینے کے عوامل کا مطالعہ کیا۔ محقق نے پایا کہ تعلیم کی کمی، دلچسپی کی کمی، پیسے کی کمی، معلومات کا نہ ہونا یا محدود ہونا، غیر معاون ماحول، سماجی پہلو، تشدد جنسی تشدد اور سیاسی وجوہات کچھ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے خواتین زمبابوے میں کمیونٹی کی ترقی میں حصہ نہیں لے سکیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ حکومت صنفی فرق کو کم کرنے اور صنفی مساوات کو بڑھانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ خواتین کو مزید مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ کمیونٹی کی ترقی میں اپنا کردار زیادہ موثر اور نتیجہ خیز انداز میں ادا کر سکیں۔

ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ایک مشترکہ کوشش کی ضرورت ہے جس میں مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول حکومتی ادارے، کمیونٹی لیڈرز، این جی اوز، اور پالیسی ساز شامل ہوں۔ یہ ایک قابل عمل ماحول پیدا کرنے کے لیے ایک کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے جہاں خواتین فعال اور محفوظ طریقے سے کمیونٹی کی ترقی میں حصہ لے سکیں، بالآخر زیادہ جامع اور پائیدار پیش رفت میں اپنا حصہ ڈالیں۔

بشیر (2019) نے بلوچستان کے شہری علاقوں میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگراموں میں خواتین کی شرکت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ صنفی فرق، بدعنوانی، غربت، عدم مساوات، اور ثقافتی معیارات-بلوچستان کے شہری علاقوں میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرامز (CDPs) کی افادیت کو متاثر کرنے والی اہم رکاوٹیں ہیں۔ ان عوامل میں سے ہر ایک پیچیدہ ماحول میں حصہ ڈالنا ہے جو کمیونٹی کی شرکت اور ترقیاتی اقدامات کی کامیابی کو متاثر کرتا ہے۔ یہ سفارش کی جاتی ہے کہ کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگراموں میں حصہ لینے کے لیے خواتین کو آگاہ کرنے کے لیے آگاہی پروگرام ہونے چاہئیں۔ مزید برآں، کمیونٹی میں خواتین کو کمیونٹی کی ترقی کے بارے میں مہارت اور علم فراہم کرنا ضروری ہے۔ کمیونٹی کی ترقی میں خواتین کی شرکت سے نمٹنے کے لیے بہت سے چیلنجز ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں۔

کوٹہ کا تعین: کمیونٹی اداروں میں خواتین کی شرکت کے لیے کوٹہ کا تعین خواتین کے لیے عوامی اور معاشرتی فیصلہ سازی میں خواتین کے کردار کے بارے میں روایتی تصورات کو توڑنے کے لیے قابل ماحول بنا سکتا ہے۔

صنفي حساسيت: صنفي حساسيت كے پروگراموں كو نافذ كرنا جو كميونٽي ميں خواتين كو فعال طور پر شامل اور بااختيار بناتے ہيں۔

شفافيت اور احتساب: پروگرام كے نفاذ ميں شفافيت كو فروغ دينا اور بدعنواني كے اثرات كو كم كرنے كے ليے احتساب كو فروغ دينا۔

غربت كے خاتمے كى حكمت عملی: غربت كے خاتمے كے ہدف بنائے گئے پروگراموں اور اقدامات كو نافذ كرنا جو كميونٽيز كے اندر معاشي تفاوت كو دور كرتے ہيں۔

ثقافتی حساسيت اور مشغوليت: ثقافتی اقدار اور اصولوں كے ساتھ ہم آہنگ ہونے كے ليے پروگراموں كو تيار كرنا، جس ميں كميونٽي ليڈرز اور اثر و رسوخ كو ڈيزائن اور عمل درآمد كے عمل ميں شامل كرنا۔

صلاحيت كى تعمير: تعليم، ہنر كى تعمير، اور بيداري مہم كے ذريعے كميونٽيز كو بااختيار بنانا تاكه سي ڈي پيز ميں ان كى سمجھ اور شركت ميں اضافہ ہو۔

احتياط: CBOs ميں خواتين كى شموليت كے ليے جوش و خروش كو يقيني بنانے كے ليے احتياط برتنے كى ضرورت ہے جس كے نتيجے ميں خواتين پر پہلے سے ہي بھاري كام كا بوجھ نہ بڑھ جائے۔

CBOs كى صلاحيت: CBOs ميں خواتين كو اپنی قائدانہ صلاحيتوں كو فروغ دینے اور اس پر عمل كرنے كے ليے ایک بھرپور تربيتی ميدان فراہم كرنے كى صلاحيت ہے۔

ان چيلنجوں سے نمٹنے كے ليے ایک جامع نقطہ نظر كى ضرورت ہے جس ميں اين جی اوز، حكومتی اداروں، كميونٽي ليڈرز، اور خود متاثرہ كميونٽيز كے درميان تعاون شامل ہو۔

ان عوامل كو تسليم كرنے اور ان كو كم كرنے كے ليے فعال طور پر كام كرنے سے، CDPs زيادہ جامع، موثر اور اثر انگيز بن سكتے ہيں، جس سے شہري يا دیہی علاقوں ميں رہنے والی كميونٽيز كے معيار زندگي ميں واضح بہتری آتی ہے۔

7.6 صنفي جوابدہ كميونٽي پروجيكتس

صنفي ردعمل كا مطلب ہے صنفي بنياد پر فرق كى شناخت سے آگے بڑھنا اور صنفي مساوات كو آگے بڑھانے كے ليے پروجيكت كى سرگرميوں كے ذريعے صنفي اور سماجی عدم مساوات كو دور كرنے كے ليے شعوري كوشش كرنے كے ليے 'نقصان نہ پہنچانے' كا طريقہ۔ اس كا مطلب وہ اقدامات بھي ہيں جو خاص طور پر ایک كميونٽي ميں مردوں اور عورتوں دونوں كى متنوع ضروريات، ترجيحات اور حالات كو حل كرنے كے ليے بنائے گئے ہيں۔ ان منصوبوں كا مقصد صنفي مساوات كو فروغ دينا، خواتين كو بااختيار بنانا، اور مردوں كو بطور اتحادی شامل كرنا، شموليت اور مساوی نتائج كو فروغ دينا ہے۔

لہذا، صنفي حساس منصوبے كے نفاذ ميں دونوں جنسيں شامل ہيں: مرد اور عورت۔ لوگوں كى ضروريات، صلاحيتوں اور اقدار كے مطابق لوگوں كے كردار، حقوق اور كاموں پر دوبارہ تبادلہ خيال كيا جا سكتا ہے۔ صنفي جوابدہ كميونٽي پروجيكتس بنانے كے ليے يہاں كليدی اجزاء اور نقطہ نظر ہيں:

1. صنفي حركيات كو سمجھنا

كميونٽي كے اندر مردوں اور عورتوں كے درميان موجودہ تفاوت، كردار، اور طاقت كى حركيات كى نشاندہي كرنے كے ليے ایک مكمل صنفي تجزيہ كريں۔

2. جامع پروجيكت ڈيزائن

ثقافتی اور سماجی سياق و سباق كو مدنظر ركھتے ہوئے دونوں جنسوں كو درپيش مخصوص ضروريات اور چيلنجوں سے نمٹنے كے ليے پروجيكت كے مقاصد، حكمت عملیوں اور مداخلتوں كو تيار كريں۔

3. بااختيار بنانا اور شركت كرنا

منصوبہ بندی، عمل درآمد اور تشخيص سميت منصوبے كے تمام مراحل ميں خواتين اور مردوں كى فعال شركت اور بامعنی مشغوليت كو يقيني بنائیں۔

4. مساوی رسائی اور مواقع

دونوں جنسوں کے لیے پروجیکٹ کے وسائل، فوائد اور مواقع تک مساوی رسائی فراہم کریں، انصاف اور شمولیت کو فروغ دیں۔

5. صلاحیت کی تعمیر اور مہارت کی ترقی

تربیت، تعلیم، اور ہنر سازی کے پروگرام پیش کرتے ہیں جو خواتین اور مردوں کو اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے، خود انحصاری اور پائیداری کو فروغ دینے کے لیے بااختیار بناتے ہیں۔

6. سماجی اصولوں اور دقیانوسی تصورات کو ایڈریس کرنا

نقصان دہ صنفی دقیانوسی تصورات اور معاشرتی اصولوں کو چیلنج کریں جو عدم مساوات کو برقرار رکھتے ہیں، ایسے رویوں کو فروغ دیتے ہیں جو صنفی مساوات کی حمایت کرتے ہیں۔

7. خواتین کی قیادت اور فیصلہ سازی کو فروغ دینا

پراجیکٹ اور کمیونٹی کے اندر قائدانہ کرداروں اور فیصلہ سازی کے عمل میں خواتین کی فعال شمولیت کی حوصلہ افزائی اور حمایت کریں۔

8. صحت اور بہبود

صنف کے لحاظ سے صحت کے مسائل کو حل کریں اور صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک رسائی کو یقینی بنائیں جو مرد اور خواتین دونوں کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔

9. صنفی لینس کے ساتھ نگرانی اور تشخیص

پیشرفت کو ٹریک کرنے اور صنف سے متعلق مخصوص اثرات کی نشاندہی کرنے کے لیے پراجیکٹ کی نگرانی اور تشخیص میں صنفی تفریق شدہ ڈیٹا اکٹھا کرنا اور تجزیہ شامل کرنا۔

10. تعاون اور شراکتیں۔

مقامی اسٹیک ہولڈرز، کمیونٹی لیڈرز، این جی اوز، اور حکومتی اداروں کے ساتھ تعاون کریں تاکہ ایک مربوط نقطہ نظر کو یقینی بنایا جا سکے اور پروجیکٹ کے اثرات کو زیادہ سے زیادہ بنایا جا سکے۔

صنفی جوابی منصوبوں کے فوائد

افادیت میں اضافہ: صنف کے لحاظ سے مخصوص ضروریات کے مطابق اقدامات سے منصوبے کے نتائج کی مطابقت اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔

بااختیار بنانا اور شمولیت: مردوں اور عورتوں دونوں کو بااختیار بنانا زیادہ جامع اور پائیدار کمیونٹی کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

سماجی اور اقتصادی ترقی: صنفی تفاوت کو دور کرنے سے پوری کمیونٹی کی سماجی اور اقتصادی بہبود پر مثبت اثر پڑتا ہے۔

صنفی جوابدہ کمیونٹی پروجیکٹس کی تشکیل دونوں جنسوں کی منفرد ضروریات اور حالات کو سمجھنے اور ان سے نمٹنے کے عزم کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ مساوات کو فروغ دیتا ہے، افراد کو بااختیار بناتا ہے، اور کمیونٹیز کے اندر زیادہ پائیدار اور مؤثر ترقی کے نتائج میں حصہ ڈالتا ہے۔

چٹاگانگ پہاڑی علاقوں میں صنفی جوابی تعلیم اور بئر کے پروگرام کی مثال - بنگلہ دیش

اس پروجیکٹ کا مقصد بنگلہ دیش کے چٹاگانگ پہاڑی علاقوں کے ضلع بندربن اور رنگامتی میں کمزور اور کم آمدنی والی مقامی اور بنگالی لڑکیوں، نوعمر خواتین اور معذور افراد کے لیے سیکھنے کے نتائج اور روزگار کو بہتر بنانا ہے۔

پراجیکٹ کی سرگرمیوں میں شامل ہیں: (1) چھوڑنے والوں کے لیے معیاری تعلیم تک رسائی کو بہتر بنانا اور تدریسی معاونین کو صنفی جوابی مضامین کی تربیت فراہم کرنا تاکہ ڈراپ آؤٹ کو ان کی مقامی زبان میں پڑھایا جا سکے اور انہیں پرائمری اسکول میں داخل کیا جا سکے۔ (2) محفوظ اور محفوظ کمیونٹیز اور اداروں کو یقینی بنانے کے لیے صنفی بنیاد پر تشدد کو کم کرنا، تعلیمی انتظامیہ اور تربیتی اہلکاروں کو براسان کے جانے کی علامات کو پہچاننا؛ (3) ثانوی اسکولوں میں ہم نصابی سرگرمیاں ترتیب دینے کے لیے نوعمر خواتین کی قائدانہ صلاحیتوں کو فروغ دینا؛ (4) بچوں کی شادی، صنفی بنیاد پر تشدد اور جنسی براسانی کو روکنے کے لیے کمیونٹی واک گروپس کا قیام؛ (5) روزگار کی مہارتوں کو بڑھانا، لڑکیوں اور خواتین کو مارکیٹ سے چلنے والے تجارت پر تربیت دینا اور اس کے بعد ملازمت کی جگہ کا تعین کرنا اور آجروں کو بہترین طریقوں سے آگاہ کرنا جو کام کا معقول ماحول پیدا کرتے ہیں۔ اور (6) لیبر مارکیٹ میں خواتین کی شرکت کے فوائد کے بارے میں کمیونٹی لیڈروں کی بیداری کو بڑھانا۔ اس پروجیکٹ سے 30,000 مقامی اور بنگالی پرائمری اسکول کے طلباء اور 15,000 سیکنڈری طلباء کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔ نیز، اس پروجیکٹ کا تخمینہ 410 تدریسی معاونین اور 150 اسکول مینجمنٹ کمیٹیوں تک پہنچ جائے گا۔ اور 1,230 خواتین اور مرد بئر کی تربیت میں حصہ لے رہے ہیں جن کی مدد سے 375 ماسٹر دستکاری کے افراد ہیں۔

<https://w054international.gc.ca/projectbrowser-banqueprojets/project-P007056001/صیلات>

پاکستان کی جانب سے صنفی ردعمل کے منصوبے کی ایک مثال نیوٹریشن انٹرنیشنل کی طرف سے "پاکستان میں نوعمر لڑکیوں کے لیے صنفی جوابی تغذیہ پروگرامنگ کی طرف" ہے۔ نیوٹریشن انٹرنیشنل نوعمر لڑکیوں کے ساتھ ساتھ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کی صحت پر کام کرتا ہے۔ نیوٹریشن انٹرنیشنل کے پروگراموں کو صنف پر مبنی سماجی اصولوں پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے ڈھال لیا جا رہا ہے جو نوعمر لڑکیوں کے ساتھ ساتھ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کی صحت اور غذائیت کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔

حاملہ خواتین اور نوعمر لڑکیوں کے لیے غذائی سپلیمنٹس کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنانا، خاص طور پر مشکل سے پہنچنے والے علاقوں میں، چیلنجوں میں سے ایک ہے۔ نیوٹریشن انٹرنیشنل فرنٹ لائن ہیلتھ ورکرز کے ساتھ ساتھ ہیلتھ ایجوکیشن آفیسرز کے ساتھ مشغول ہونے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ ٹارگٹ کمیونٹیز میں خاص طور پر کمزور حالات میں آبادی کے درمیان مردوں اور عورتوں کی مشاورت پر زیادہ توجہ دی گئی۔ نیوٹریشن انٹرنیشنل نے متوقع باپوں کو ماں اور بچے کی صحت اور غذائیت کو بہتر بنانے میں ان کے کردار کے بارے میں آگاہ کیا۔

مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے بہتر صحت اور غذائیت کے نتائج کے لیے طریقوں کو فروغ دینے کے لیے سماجی اور رویے میں تبدیلی کی حکمت عملی اور مداخلتیں تیار کی گئیں۔ مختلف اداروں جیسے اسکولوں، خاندانوں، صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والوں اور سول سوسائٹی کے اسٹیک ہولڈرز کو صنفی مساوات کو فروغ دینے کے لیے حساس بنایا گیا اور ان میں مشغول کیا گیا (ماخذ: نیوٹریشن انٹرنیشنل (2023))

صنفی جوابی منصوبے کی ایک اور مثال صنفی ردعمل کا بنیادی ڈھانچہ ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی اکثر مختلف آبادیوں کی متنوع ضروریات کو نظر انداز کرتی ہے، جو بالغ مردوں کی ضروریات اور تجربات کی طرف موروثی تعصب کا باعث بنتی ہے۔ مزید جامع اور موثر بنانے کے لیے ان صنفی حقائق کو تسلیم کرنا بہت ضروری ہے۔

بنیادی ڈھانچہ وبائی مرض نے درحقیقت افرادی قوت میں خواتین کو درپیش خطرات پر روشنی ڈالی ہے، خاص طور پر نگہداشت جیسے شعبوں میں جہاں وہ ایک اہم حصہ بناتے ہیں۔ (The Solutions Lab, 2020)

ان عدم مساوات کو دور کرنے کے لیے ایک کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے جو نہ صرف جنس پر غور کرے بلکہ سماجی و اقتصادی حیثیت، نسل اور رسائی جیسے دیگر پہلوؤں کو بھی جوڑتا ہو۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو شمولیت کو ترجیح دینی چاہیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کی توسیع جیسی بہتری نادانستہ طور پر بعض گروہوں، جیسے پیدل چلنے والوں کو نقصان نہ پہنچائے۔

مطلب

بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے پورے لائف سائیکل میں صنفی نقطہ نظر کو ضم کرنے پر زور اہم ہے۔ فیصلہ سازی کے عمل میں خواتین کو فعال طور پر شامل کرکے اور ہر مرحلے پر ان کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم مزید ذمہ دار اور جامع عوامی خدمات تشکیل دے سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف باختیاریت کو فروغ ملتا ہے بلکہ صنفی تفاوت کو کم کرنے اور سب کے لیے انسانی حقوق تک رسائی کو بڑھانے میں بھی مدد ملتی ہے۔

مزید یہ کہ، اس طرح کے جامع طریقوں کے معاشی فوائد کو پہچاننا بہت ضروری ہے۔ OECD (آرگنائزیشن فار اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈیولپمنٹ) جیسی تنظیموں کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں صنفی لینس کو شامل کرنے سے جی ڈی پی کو نمایاں طور پر فروغ مل سکتا ہے، جو صنفی شمولیت کی پالیسیوں کو ترجیح دینے کے مالی فوائد کو ظاہر کرتا ہے۔ مزید برآں، خواتین کو معاشی طور پر باختیار بنانے کو ہدف بنانا عالمی جی ڈی پی کی نمو کو کافی حد تک آگے بڑھانے کے لیے پناہ صلاحیت رکھتا ہے، جیسا کہ ایک دہائی میں 28 ٹریلین ڈالر کے ممکنہ اضافے کے تخمینے سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

درحقیقت، زراعت، خوراک کی پیداوار، اور صنعت جیسے متعلقہ شعبوں کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کے صنفی اثرات کو حل کرنا اس اقتصادی صلاحیت کو مزید کھول سکتا ہے۔ یہ ایک جامع نقطہ نظر ہے جو نہ صرف سماجی مساوات کو فروغ دیتا ہے بلکہ پائیدار اقتصادی ترقی کے ساتھ صنفی شمولیت کے باہم مربوط ہونے پر زور دیتے ہوئے اہم اقتصادی فوائد بھی حاصل کرتا ہے۔ صنفی جوابی بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں رکاوٹیں ہیں جو کثیر جہتی چیلنجوں پر روشنی ڈالتی ہیں جن کو مزید جامع اور پائیدار انفراسٹرکچر کے لیے حل کرنے کی ضرورت ہے:

ناکافی علم اور آگاہی: بنیادی ڈھانچے کا صنفی غیرجانبدار کے طور پر مروجہ تصور اس بات کو سمجھنے کی کمی سے پیدا ہوتا ہے کہ صنف بنیادی ڈھانچے کی ضروریات کو کس طرح متاثر کرتی ہے۔ یہ ایک زیادہ جامع ESG (ماحول، سماجی، گورننس) کے نقطہ نظر کے مقابلے میں ماحولیاتی پائیداری پر ایک تنگ توجہ کی وجہ سے شامل ہے جس میں سماجی تحفظات شامل ہیں۔

بنیادی ڈھانچے میں مردوں اور عورتوں کی مختلف ضروریات کے بارے میں پالیسی سازوں اور صنعت کے رہنماؤں کو تعلیم دینا بہت ضروری ہے۔

صنفی تفریق شدہ ڈیٹا کا فقدان: قابل اعتماد صنفی علیحدگی والے اعداد و شمار کی عدم موجودگی بنیادی ڈھانچے کے استعمال کنندگان اور کارکنوں کے طور پر خواتین کی منفرد ضروریات کا درست اندازہ لگانے کی صلاحیت میں رکاوٹ ہے۔ پراجیکٹ اور مجموعی سطحوں پر ڈیٹا اکٹھا کرنا، بشمول لیبر فورس کی شرکت اور تربیت تک رسائی، باخبر فیصلہ سازی کے لیے بہت ضروری ہے۔ صنفی حساس پلیٹ فارمز کے ذریعے مشغولیت کے ساتھ، مقداری اور کوالٹیٹیو دونوں طریقوں کی ضرورت ہے۔

اخراجات کے بارے میں غلط تصورات: ایک غلط فہمی ہے کہ صنفی جواب دینے والا بنیادی ڈھانچہ بہت زیادہ وقت طلب اور مہنگا ہے۔ تاہم، مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ رسائی کے معیارات کی تعمیل کل لاگت کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ بنیادی ڈھانچے کی رسائی کو نظر انداز کرنا ریٹروفٹنگ میں زیادہ لاگت کا باعث بن سکتا ہے اور مجموعی کاروبار پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔

کیس

ناکافی ڈیزائن اور منصوبہ بندی: بنیادی ڈھانچے کو اکثر استعمال کے متنوع نمونوں پر غور کیے بغیر ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، نقل و حمل کے نظام اس حقیقت کے لئے ذمہ دار نہیں ہوسکتے ہیں کہ خواتین

اور کام اور خاندانی ذمہ داریوں کی وجہ سے مردوں کی سفری عادات مختلف ہوتی ہیں۔ بہتر منصوبہ بندی کے لیے مالیاتی تجزیوں میں صنفی تفریق شدہ ڈیٹا کو ضم کرنا بہت ضروری ہے۔

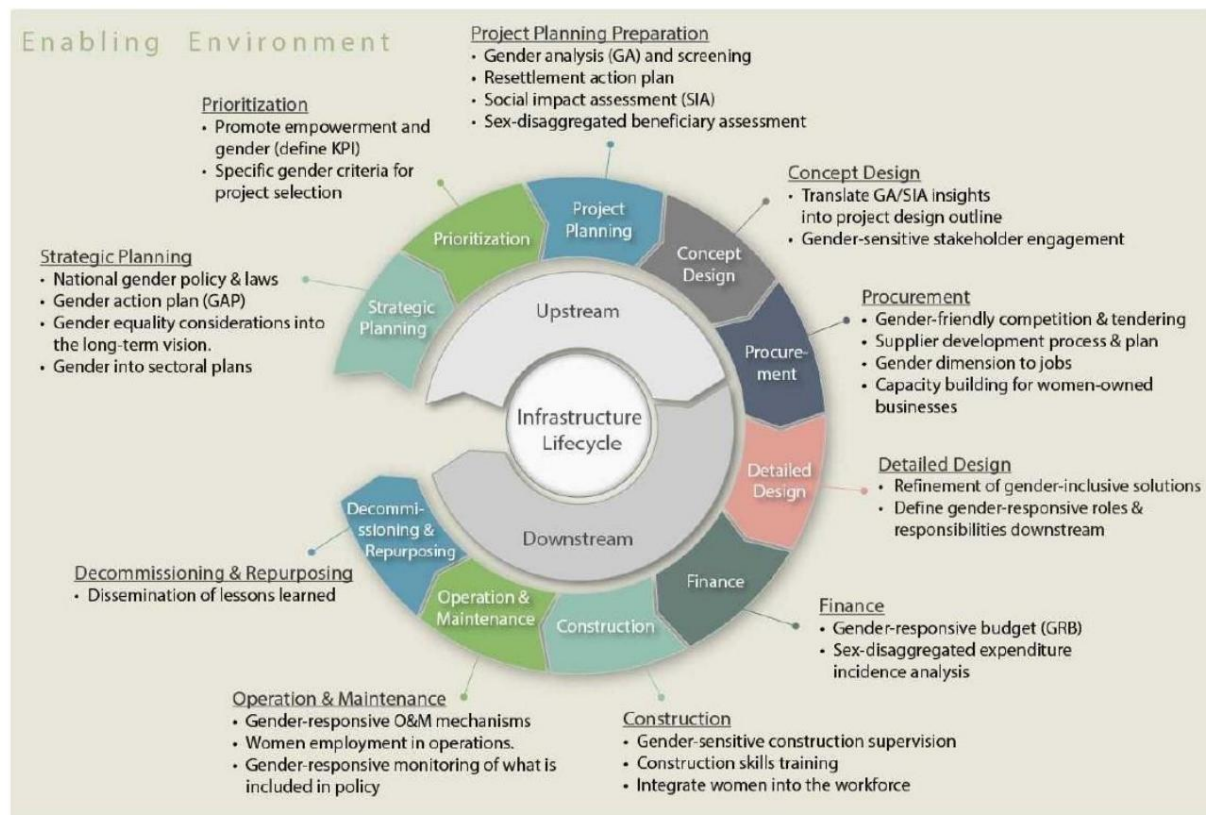
غیر سازگار ماحول: معاون پالیسیوں، قانونی فریم ورک، اور حصولی کے عمل کی کمی بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں صنف کے انضمام میں رکاوٹ ہے۔
خواتین کاروباریوں کو اپنی ممکنہ اقتصادی شراکت کے باوجود غیر متناسب طور پر کم تعداد میں پبلک پروکیورمنٹ کنٹریکٹس جیت کر اہم رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ریگولیٹری بہتری: خریداری کے عمل میں شفافیت کو بڑھانا، معاہدوں میں ضرورت سے زیادہ پیچیدہ یا بندل تقاضوں سے گریز کرنا، اور فوری ادائیگی کے طریقوں کو نافذ کرنا خواتین کی ملکیت والے کاروباروں (WOBS) کے لیے کھیل کے میدان کو برابر کر سکتا ہے۔ یہ اقدامات نہ صرف رسائی کو آسان بنائیں گے بلکہ فراہم کی جانے والی خدمات کے معیار کو بھی بہتر بنائیں گے۔

صلاحیت کی تعمیر اور تربیت: بنیادی ڈھانچے کی زندگی کے دوران بیداری اور تربیت کے مواقع کی نمایاں کمی ہے، جو صنفی جوابی طریقوں کے انضمام کو محدود کرتی ہے۔ جنس پر مبنی صلاحیتیں اکثر منصوبہ بندی کے عمل میں چھوٹی مشاورتی تقسیم تک محدود رہتی ہیں، جس سے خواتین کو نیچے کی طرف پیش کیا جاتا ہے۔ ابدائی صلاحیت کی تعمیر، خاص طور پر خواتین کے لیے، تبدیلی کا باعث ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، مقامی کمیونٹیز اور خواتین کو تعمیراتی مہارت کی تربیت فراہم کرنے سے نہ صرف معاش کے مواقع کو فروغ ملتا ہے بلکہ مزدوروں پر مبنی تعمیراتی شعبوں میں گھریلو صلاحیت کو بھی تقویت ملتی ہے۔

ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں جامع حکمت عملی شامل ہے: صنفی بنیادی ڈھانچے کی ضروریات کے بارے میں بیداری پیدا کرنا، ڈیٹا اکٹھا کرنے کے طریقوں کو بڑھانا، لاگت کی غلط فہمیوں کو ختم کرنا، ڈیزائن اور منصوبہ بندی میں استعمال کے متنوع نمونوں کو شامل کرنا، اور معاون ریگولیٹری فریم ورک بنانا۔ ان چیلنجوں پر قابو پانا ایک صنفی جوابدہ انفراسٹرکچر کو فروغ دینے کے لیے بہت ضروری ہے جو معاشرے کے تمام اراکین کی حقیقی معنوں میں خدمت کرتا ہے۔ (The Solutions Lab, 2020)

سولیوشن لیب (2020) صنفی جوابی منصوبوں کی تیاری کے لیے مندرجہ ذیل حکمت عملیوں کو تصویری شکل میں پیش کرتی ہے۔



شکل 7.2: انفراسٹرکچر لائف سائیکل۔ ماخذ: حل لیب۔ (2020)

https://emsdialogues.org/wp-content/uploads/2020/11/The-Solutions-Lab_Gender-responsive-Infrastructure_Thematic-Brief.pdf

دنیا بھر میں صنفی جوابی بجٹ کے لیے موزوں طریقوں کی مثالیں۔

مراکش: 2013 میں، مراکش کی وزارت خزانہ اور اقوام متحدہ کی خواتین نے صنفی جوابی بجٹ کے لیے سنٹر آف ایکسی لینس کا آغاز کیا۔ سالانہ جینڈر بجٹ رپورٹ ایک اہم ٹول ہے جو قانون سازوں کو بصیرت فراہم کرتا ہے کہ کس طرح عوامی پالیسیاں مقامی اور قومی سطح پر صنفی مساوات کے لیے کام کر رہی ہیں اور مالیاتی بلوں پر ووٹنگ سے آگاہ کرتی ہیں۔

آسٹریا: آسٹریا صنفی جوابی بجٹ سازی میں عالمی علمبردار ہے اور ان چند ممالک میں سے ایک ہے جنہوں نے آئین میں صنفی مساوات کو شامل کیا ہے اور صنفی مساوات کو ان نو عناصر میں سے ایک بنایا ہے جن کے خلاف بجٹ کی تجاویز کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ کلیدی پالیسیوں میں تعلیمی نصاب میں صنفی مساوات کو شامل کرنا، بیلپ لائنز اور پناہ گاہوں کی تشکیل کے ذریعے خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام کو ترجیح دینا، خواتین کو قیادت میں فروغ دینا، اور سیاست میں خواتین کی شرکت کو بڑھانا شامل ہیں۔ بجٹ میں صنفی مساوات پر کارکردگی کے اہداف کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے اور نتائج پارلیمنٹ کو رپورٹ کر کے آن لائن شائع کیے جاتے ہیں۔

کولمبیا: ملک کا قومی ترقیاتی منصوبہ صنفی مساوات کو مکمل طور پر مربوط کرتا ہے، اور اس میں ایک صنفی بجٹ ٹریسر شامل ہے، جو قانون کے ذریعہ لازمی ہے، تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ بجٹ کیسے مختص اور خرچ کیا جاتا ہے۔ یہ معلومات ہر سال پارلیمنٹ میں پیش کی جاتی ہیں۔ یہ واضح کرنے کے لیے کہ یہ عملی طور پر کیسے کام کرتا ہے، تازہ ترین بجٹ ٹریسر ڈیٹا نے جنسی اور تولیدی صحت کے لیے ناکافی بجٹ مختص کرنے کی نشاندہی کی ہے۔ غیر ریاستی اداکاروں نے اس معلومات کو مزید وسائل کی وکالت کے لیے استعمال کیا، جس کے نتیجے میں حکومتی بجٹ میں اضافہ ہوا۔

روانڈا: قومی صنفی حکمت عملی میں ابتدائی بچپن کی تعلیم، صنفی بنیاد پر تشدد، زمین کا انتظام، اور تعلیم سے نمٹنے کے لیے اقدامات شامل ہیں۔ حکومت جنس کے لحاظ سے جوابدہ پالیسیوں کے نفاذ کے لیے وسائل کے فرق کی نشاندہی کرنے کے لیے معمول کے مطابق بجٹ کی مناسبت کا اندازہ لگاتی ہے۔ سالانہ صنفی بجٹ کے بیانات صنفی مقاصد، بجٹ مختص، اور اصل بجٹ پر عمل درآمد پیش کرتے ہیں۔ اس قسم کی رپورٹ حکومت (اور غیر ریاستی اداکاروں) کو رقم کی پیروی کرنے اور اس بات کا جائزہ لینے کے قابل بناتی ہے کہ آیا بجٹ پالیسی کے وعدوں کو پورا کر رہے ہیں۔ (UN Women، 2023)

7.7 ایکویٹی اور کمیونٹی مصروفیت

مساوات کا اصول یہ پوچھتا ہے کہ کمیونٹی سے منسلک سیکھنے میں حصہ لینے والے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مختلف افراد مختلف زندگی کے حالات میں رہتے ہیں جو وسیع ساختی قوتوں کے ایک سیٹ کے ذریعہ کارفرما ہیں۔ یہ قوتیں افراد، برادریوں اور اداروں کو متاثر کرتی ہیں اور ان میں نسل پرستی، نوآبادیاتی، صنفی امتیاز، متفاوتیت، قابلیت، عمر پرستی اور سماجی و اقتصادی امتیاز (باب 9: کمیونٹی کی شمولیت کے بنیادی اصولوں سے مساوات: طلباء کے لیے ایک ماخذ کتاب، 2022) شامل ہیں۔

ایکویٹی اور کمیونٹی کی شمولیت جامع اور پائیدار اقدامات، پالیسیاں اور ماحول پیدا کرنے کے اہم اجزاء ہیں جو معاشرے کے اندر افراد کی متنوع ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ یہاں یہ تفصیل ہے کہ وہ کس طرح ایک دوسرے کو آپس میں جوڑتے ہیں:

7.7.1 ایکویٹی: ایکویٹی کو تمام افراد کے منفرد حالات اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے وسائل، مواقع اور علاج فراہم کرنے میں انصاف اور انصاف کے طور پر بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ اقدامات اور پالیسیوں کے تناظر میں، ایکویٹی میں اس بات کو یقینی بنانا شامل ہے کہ ہر کسی کو ان کے پس منظر، شناخت، یا حالات سے قطع نظر یکساں مواقع اور نتائج تک رسائی حاصل ہو۔ یہ تاریخی، سماجی، اور معاشی تفاوتوں کو پہچاننے اور ان کو دور کرنے کے بارے میں ہے تاکہ ایک یکساں کھیل کا میدان بنایا جا سکے۔

7.7.2 کمیونٹی مصروفیت: کمیونٹی کی مصروفیت میں کمیونٹیز کو فیصلہ سازی کے عمل میں فعال طور پر شامل کرنا اور ان کو باختیار بنانا شامل ہے جو ان کی زندگیوں کو متاثر کرتے ہیں، جیسا کہ آپ اب تک جانتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کی آوازوں کو سنا، ان کی ضروریات کو سمجھنا، اور ان کے ساتھ بامعنی اور پائیدار حلوں کو ڈیزائن اور نافذ کرنے کے لیے تعاون کرنا۔ کمیونٹیز کو شامل کرنا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اقدامات متعلقہ، ذمہ دار اور موثر ہوں، کیونکہ وہ مقامی معلومات اور نقطہ نظر کو استعمال کرتے ہیں۔

عملی طور پر، کمیونٹی کی مصروفیت میں ایکویٹی کو ضم کرنے کا مطلب ہے:

جامع فیصلہ سازی: کمیونٹیز کے اندر متنوع آوازوں اور پسماندہ گروہوں کو فیصلہ سازی کے عمل میں حصہ لینے کے لیے پلیٹ فارم فراہم کرنا۔ اس میں مشاورت، فورمز، یا شراکتی منصوبہ بندی کے سیشن شامل ہو سکتے ہیں۔

تفاوتوں کو دور کرنا: وسائل، مواقع اور خدمات تک منصفانہ رسائی کو یقینی بنانے کے لیے کمیونٹیز کے اندر موجود تفاوتوں کی نشاندہی اور ان کا ازالہ کرنا۔ اس میں رسائی یا نتائج میں خلاء کو ختم کرنے کے لیے ہدف بنائے گئے پروگرام یا مداخلتیں شامل ہو سکتی ہیں۔

موزوں حل: پالیسیاں، پروگرام، یا مداخلتیں تیار کرنا جو معاشرے کے اندر مختلف کمیونٹیز کی مخصوص ضروریات اور حقائق کے لیے جوابدہ ہوں۔ اس میں ثقافتی حساسیت، زبان کی رسائی، یا مقامی طریقے شامل ہو سکتے ہیں۔

اعتماد اور تعاون کی تعمیر: پالیسی سازوں، اسٹیک ہولڈرز، اور کمیونٹیز کے درمیان اعتماد، شفافیت، اور تعاون کو فروغ دینا تاکہ حل پیدا کرنے اور ان کے موثر نفاذ کو یقینی بنایا جا سکے۔

ایکویٹی اور کمیونٹی کی مصروفیت ایک ساتھ مل کر کام کرتی ہے تاکہ ایسے ماحول کو تخلیق کیا جا سکے جہاں تنوع کو اپنایا جائے، جہاں ہر ایک کی آواز ہو، اور جہاں مختلف کمیونٹیز کی منفرد ضروریات اور طاقتوں کی گہری سمجھ کے ساتھ پالیسیوں اور اقدامات کو ڈیزائن اور نافذ کیا جائے۔

یہاں چند مثالیں ہیں جو ایکویٹی پر مرکوز کمیونٹی کی مصروفیات کو واضح کرتی ہیں:

تعلیمی اقدامات میں مساوات:

سماجی و اقتصادی تفاوتوں کو دور کرنے والے پروگرام: معاشی طور پر پسماندہ پس منظر کے طلباء کے لیے تعلیمی وسائل، ٹیوشن، یا رہنمائی کے پروگراموں تک مفت رسائی فراہم کرنے والے اقدامات کا مقصد تعلیمی مواقع میں فرق کو ختم کرنا ہے۔

ثقافتی لحاظ سے متعلقہ نصاب کی ترقی: ایسے نصاب تخلیق کرنے کے لیے کمیونٹیز کے ساتھ تعاون کرنے والے اسکول جو متنوع ثقافتی تناظر اور تاریخ کی عکاسی کرتے ہیں مساوی نمائندگی کو یقینی بناتے ہیں اور شمولیت کو فروغ دیتے ہیں۔

کمیونٹی کی صحت اور بہبود:

ہیلتھ ایکوٹی ٹاسک فورسز: صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والوں، کمیونٹی تنظیموں، اور رہائشیوں کے درمیان صحت کے تفاوت کو دور کرنے، صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک مساوی رسائی کو یقینی بنانے، اور صحت کی مساوات کو فروغ دینے والی پالیسیوں کی وکالت کرنے کے لیے باہمی تعاون کی کوششیں۔

کمیونٹی کی قیادت میں صحت کا فروغ: صحت کی تعلیم کے پروگراموں کو ڈیزائن اور لاگو کرنے میں کمیونٹی کے اراکین کو شامل کرنا جو ثقافتی طور پر حساس ہیں اور کمیونٹی کے اندر مخصوص ضروریات کے مطابق ہیں۔

ہاؤسنگ اور نیبر ہڈ ایکویٹی:

سستی رہائش کے اقدامات: مقامی حکومتوں، ہاؤسنگ اتھارٹیز، اور کمیونٹی تنظیموں کے درمیان سستی رہائش کے اختیارات تیار کرنے اور نرمی کی وجہ سے پسماندہ کمیونٹیز کی نقل مکانی کو روکنے کے لیے تعاون۔

کمیونٹی لینڈ ٹرسٹ: زمینی ٹرسٹ قائم کرنا جہاں رہائشی اجتماعی طور پر زمین کے مالک ہوں اور اس پر حکومت کرتے ہوں تاکہ سستی رہائش کو یقینی بنایا جا سکے اور کمیونٹی کے استحکام کو برقرار رکھا جا سکے۔

ماحولیاتی انصاف کی کوششیں:

کمیونٹی کی قیادت میں ماحولیاتی وکالت: جیسے آلودگی یا سبز جگہوں تک رسائی کی کمی سے متاثرہ رہائشیوں کو ان خدشات کو دور کرنے اور ماحولیاتی انصاف کو فروغ دینے والی پالیسیوں کی وکالت میں شامل کرنا۔

سبز جگہوں کی مساوی تقسیم: شہر کے منصوبہ سازوں، ماہرین ماحولیات، اور کمیونٹیز کے درمیان تعاون، پارکوں اور تفریحی علاقوں تک مساوی رسائی کو یقینی بنانے کے لیے پورے محلے، خاص طور پر زیر خدمت علاقوں میں۔

یہ مثالیں اس بات پر روشنی ڈالتی ہیں کہ کس طرح ایکویٹی پر مرکوز کمیونٹی کی مصروفیات میں مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول کمیونٹی ممبران، تنظیموں اور پالیسی سازوں کے درمیان باہمی تعاون کی کوششیں شامل ہوتی ہیں تاکہ نظامی عدم مساوات کو دور کیا جاسکے اور مزید جامع اور منصفانہ کمیونٹیز کی تشکیل کی جاسکے۔

7.8 شراکتی منصوبہ بندی اور ترقی

شراکتی منصوبہ بندی اور ترقی میں کمیونٹی کے اراکین کو مقامی ترقیاتی اقدامات سے متعلق فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کرنا شامل ہے، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔

شراکتی منصوبہ بندی اور ترقی کمیونٹیز کے اندر ملکیت، باختیار بنانے اور شمولیت کے احساس کو فروغ دیتی ہے، جس سے ترقی کے زیادہ پائیدار اور مؤثر نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ترقیاتی اقدامات سے براہ راست متاثر ہونے والے لوگوں کو شامل کرکے، یہ نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ منصوبے طویل مدت میں زیادہ متعلقہ، موثر اور پائیدار ہوں۔

دوسرے لفظوں میں، ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ ایک جامع ماحول کو فروغ دینے کے بارے میں ہے جہاں فیصلہ سازی کے عمل میں متنوع نقطہ نظر کا نہ صرف خیرمقدم کیا جاتا ہے بلکہ ان کی قدر کی جاتی ہے۔

7.8.1 شراکتی منصوبہ بندی اور ترقی کے اہم نکات

آوازوں کی شمولیت اور تنوع: ایک شراکتی نقطہ نظر کا مقصد مختلف قسم کے اسٹیک ہولڈرز — عملہ، ہدف آبادی، کمیونٹی حکام، شہریوں، ایجنسیوں، اسکولوں اور دیگر کو اکٹھا کرنا ہے۔ یہ نقطہ نظر اور مفادات کی جامع نمائندگی کو یقینی بناتا ہے۔

مساوات اور سماجی شمولیت کو فروغ دینا: شراکتی منصوبہ بندی پسماندہ گروہوں اور آوازوں کو شامل کرنے کی کوشش کرتی ہے جنہیں اکثر فیصلہ سازی کے عمل سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ یہ سماجی عدم مساوات کو دور کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کوشش کرتا ہے کہ ترقیاتی فوائد کمیونٹی کے تمام اراکین میں مساوی طور پر تقسیم ہوں۔

چیلنجز اور حقیقتیں: مثالی شرکت کے عمل کو چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جیسے کہ کچھ افراد کو خارج یا عدم دلچسپی، فیصلہ سازی میں ممکنہ تعصبات، یا ایسے حالات جہاں یہ عمل محض پیشگی تصورات کی توثیق کا کام کرتا ہے۔

مستند شراکت: حقیقی شرکت کا مطلب ہر شریک کی فعال شمولیت اور شراکت ہے۔ یہ محض رائے حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ منصوبہ بندی کے عمل میں اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنا ہے۔ یہ تسلیم کرتا ہے کہ مہارت صرف پیشہ ور افراد یا اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد تک محدود نہیں ہے۔ ہر ایک کا نقطہ نظر اہم ہے۔

مختلف نقطہ نظر کا احترام: اگرچہ اختلاف یا چیلنجز پیدا ہو سکتے ہیں، مختلف نقطہ نظر کا احترام کیا جانا چاہیے اور خود بخود یہ فرض کیے بغیر غور کیا جانا چاہیے کہ کچھ گروہ یا افراد جانتے ہیں کہ کیا بہتر ہے۔

موافقت پذیر اور سیاق و سباق کے حل: کمیونٹیز کے اندر ضروریات کے تنوع کو تسلیم کرتے ہوئے، شراکتی منصوبہ بندی سیاق و سباق سے متعلق مخصوص حل کی اجازت دیتی ہے جو مختلف گروہوں کو درپیش منفرد حالات اور چیلنجوں کے لیے موافق اور جوابدہ ہوتے ہیں۔

بالآخر، ایک کامیاب شراکتی نقطہ نظر ٹوکن شمولیت سے آگے بڑھتا ہے اور حقیقی طور پر تمام اسٹیک ہولڈرز کے نقطہ نظر کو مربوط کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ بنانے کے بارے میں ہے جہاں متنوع آوازیں سنی جائیں، اور ان کا احترام کیا جائے، اور فیصلوں اور نتائج کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کیا جائے۔

7.8.2 شراکتی منصوبہ بندی کی سطح

ڈیوڈ ولکوکس (1994) "مؤثر شرکت کی رہنمائی" میں شرکت کی مختلف سطحیں پیش کرتے ہیں:

معلومات: اس سطح میں صرف لوگوں کو بتانا شامل ہے کہ کیا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ یہ مواصلات کی سب سے بنیادی شکل ہے جہاں فیصلہ سازی کا عمل ایک چھوٹے گروپ یا مخصوص اتھارٹی کے اندر رہتا ہے، اور معلومات کو بڑی کمیونٹی تک پہنچایا جاتا ہے۔

مشاورت: اس سطح پر، اسٹیک ہولڈرز سے رائے اور آراء جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اختیارات پیش کیے جاتے ہیں، اور موصول ہونے والے ان پٹ کو فیصلہ سازی میں مدنظر رکھا جاتا ہے، لیکن حتمی فیصلے پھر بھی کسی منتخب گروپ یا اتھارٹی کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔

مل کر فیصلہ کرنا: یہ سطح ایک زیادہ باہمی تعاون پر مبنی نقطہ نظر کی طرف بڑھتا ہے جہاں اسٹیک ہولڈرز سے نہ صرف مشورہ کیا جاتا ہے بلکہ اضافی خیالات اور اختیارات میں حصہ ڈالنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ فیصلہ سازی کے عمل میں بہترین عمل کا فیصلہ کرنے کے لیے مختلف مفادات کے درمیان تعاون شامل ہوتا ہے۔

ایک ساتھ کام کرنا: یہاں، فیصلہ سازی مختلف اسٹیک ہولڈرز کے درمیان شراکت داری یا اتحاد بنانے تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ صرف مل کر فیصلہ کرنے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ متفقہ منصوبوں کو نافذ کرنے اور ان پر عمل درآمد کے لیے اجتماعی طور پر کام کرنا ہے۔

آزاد کمیونٹی کے اقدامات کی حمایت: اس سطح میں کمیونٹی سے چلنے والے اقدامات کو بااختیار بنانا اور ان کی حمایت کرنا شامل ہے۔ یہ فیصلہ سازی سے بالاتر ہے اور اس میں کمیونٹی کی زیر قیادت منصوبوں یا کوششوں کو فعال کرنے کے لیے وسائل، مشورے، یا گرانٹس کی پیشکش شامل ہے۔

یہ سطحیں شرکت کے ایک اسپیکٹرم کی نمائندگی کرتی ہیں، بنیادی معلومات کے تبادلے سے لے کر زیادہ باہمی تعاون اور بااختیار بنانے کے طریقوں تک جہاں فیصلہ سازی اور عمل اسٹیک ہولڈرز کے درمیان مشترکہ ہوتے ہیں۔ ہر سطح کی مناسبت مختلف عوامل پر منحصر ہے جیسے وقت کی پابندیاں، کمیونٹی کی ضروریات، مداخلت کی نوعیت، اور اس میں شامل افراد کی صلاحیتوں اور مفادات۔ اگرچہ تمام سطحوں میں کسی نہ کسی حد تک شمولیت شامل ہوتی ہے، اعلیٰ سطح کی شرکت زیادہ جامع اور مکمل طور پر شریک ہوتی ہے، جس سے منصوبہ بندی اور نفاذ میں وسیع تر ملکیت اور مشغولیت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ شرکت کی یہ سطحیں شیریں آرنسٹین سے حاصل کی گئی ہیں جنہوں نے 1969 میں ماڈل پیش کیا تھا۔ آپ کی رہنمائی کے لیے ڈیوڈ ولکوکس کا مکمل گائیڈ انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔

جیسا کہ یہ نقطہ نظر اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مقامی لوگ، رسم و رواج، رسم و رواج، ثقافت، اقدار اور عقائد کسی بھی پروگرام پر اثر انداز ہوں گے، اس طرح کسی بھی کمیونٹی میں جہاں ترقی کی شروعات کی جا رہی ہو وہاں لوگوں کی شرکت ضروری ہے۔ لوگوں کو شامل کرنے کے لیے مختلف تکنیکیں ہیں جیسے کہ شرکتی عکاسی اور عمل (PRA) (پہلے حصہ داری دیہی تشخیص کے نام سے جانا جاتا تھا)۔ PRA کی مختلف تکنیکیں ہیں جیسے ٹرانزیکٹ واک، میپنگ، مسئلہ، اور مقصدی درخت۔ اس یونٹ کے اوپر والے حصے میں نقشہ سازی پر پہلے ہی بات ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ، سول سوسائٹی کی تنظیمیں (CSOs) مہمات کا استعمال ترقیاتی منصوبہ بندی پر اثر انداز ہونے کے لیے کچھ اقدامات کی فعال طور پر حمایت کرتے ہوئے کر سکتی ہیں مثلاً غریب برادریوں کو بنیادی خدمات کی فراہمی یا دیگر نامناسب منصوبہ بند اقدامات کو واپس لینے یا ان پر نظر ثانی کا مطالبہ کرنا۔ مزید برآں، CSOs کمیونٹیز اور شہریوں کو متحرک کرنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں تاکہ انہیں ترقیاتی منصوبہ بندی کے عمل میں شامل ہونے کی ترغیب دی جا سکے۔ اس میں مثال کے طور پر مخصوص ترقیاتی مسائل کے بارے میں مقامی لوگوں میں بیداری پیدا کرنا اور باہر سے کام کرنے کے لیے ان کی صلاحیت کو بڑھانا اور متعلقہ مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنے اقدامات کرنا شامل ہو سکتے ہیں۔

پاکستان میں شراکتی دیہی ترقی (PRD) کا پہلا تجربہ 1960 کی دہائی میں سابق مشرقی پاکستان کے کومیلہا تھانہ میں مرحوم اختر حمید خان نے کیا تھا۔ یہ تجربہ تعاون کے اصولوں پر مبنی تھا جس نے دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ اور جاپان، تائیوان، جنوبی کوریا میں کامیابی حاصل کی تھی۔ شروع میں، مقامی وسائل کو متحرک کیا گیا اور لوگ (کمیونٹی سے -نچلی سطح سے) پروجیکٹ کے مراحل میں براہ راست شامل تھے۔ یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ پاکستان میں شراکتی دیہی ترقی نے کومیلہا پروجیکٹ سے تحریک لی اور آغا خان فاؤنڈیشن کے تعاون سے آغا خان رورل سپورٹ پروگرام جیسی بہت سی تنظیمیں PRD کی علمبردار تھیں۔ اس کے علاوہ شعیب سلطان خان نے 1972 اور 1975 میں خیبر پختون خواہ (پہلے نام NWFP) میں مختلف منصوبوں میں کام کیا تھا۔ بنیادی نقطہ نظر شراکتی، لچکدار اور ارتقائی تھا۔ شرکاء، پروگراموں اور معاون تنظیموں کے درمیان مکمل "فٹ" رکھنے کی کوشش کی گئی۔ ان پروگراموں میں پیداواریت، مساوات، پائیداری اور موافقت پر زور دیا گیا (خان، 2009) شراکتی دیہی ترقی کی ریڑھ کی ہڈی ایک سماجی تنظیم ہے جس کی نمائندگی کمیونٹی آرگنائزیشن (CO) کرتی ہے جو پروجیکٹوں یا پروگراموں کے اختتام پر شرکت کرنے والی اور خود کفیل ہونی چاہیے۔ COs کا کردار ہے: (i) کمیونٹی کا نمائندہ ہے۔ (ii) اس سے CO اور کمیونٹی کے تمام ممبران کو متحد ہونے میں مدد مل سکتی ہے اور اجتماعی طور پر اپنے علاقے کی بہتری کے لیے کام کر سکتے ہیں سپورٹ آرگنائزیشن اور COs اجتماعی طور پر مختلف منصوبوں پر کام کر سکتے ہیں جیسے کہ فزیکل انفراسٹرکچر، بچت اور سرمایہ کاری، پیداواری صلاحیت میں اضافہ اور خواتین کے کام کا بوجھ کم کرنے کے لیے نئی معلومات اور سرگرمیاں، مارکیٹ میں مصنوعات کا تعارف، تربیت اور ترقی، رابطہ کاری اور روابط وغیرہ۔

7.8.3 شراکت دار ترقیاتی منصوبہ بندی سے وابستہ چیلنجز اور خطرات

شراکتی ترقیاتی منصوبہ بندی، اگرچہ قیمتی ہے، اپنے چیلنجز اور ممکنہ خطرات کے بغیر نہیں ہے۔ شراکتی منصوبہ بندی میں سیکھے گئے کچھ عام چیلنجز اور اسباق یہ ہیں:

وقت اور وسائل کی شدت: اگرچہ حصہ لینے والی تکنیک خود لاگت سے موثر ہو سکتی ہے، لیکن منصوبہ بندی کا مجموعی عمل سرکاری اداروں یا ترقیاتی اداروں سے عملے کے اہم وقت اور وسائل کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ تیاری کی سرگرمیاں جیسے معلوماتی مہم، سہولت کار کی تربیت، اور کثیر اسٹیک ہولڈر میٹنگز کا انعقاد وسائل سے بھرپور ہو سکتا ہے۔ مقامی اسٹیک ہولڈرز کے لیے، حصہ لینے کے لیے اجرت کی قربانی یا ضروری سرگرمیوں پر خرچ کیے جانے والے وقت کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

مزاحمت اور بھرا پھیری: کچھ شرکاء، خاص طور پر وہ لوگ جو درجہ بندی سے متعلق فیصلہ سازی کے ڈھانچے کے عادی ہیں، شراکتی منصوبہ بندی کے باہمی تعاون کے نقطہ نظر کی مخالفت کر سکتے ہیں۔

سرکاری اہلکار اپنے اختیار کو چیلنج محسوس کر سکتے ہیں، جو اس عمل میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ مزید برآں، بعض اسٹیک ہولڈرز اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے اس عمل میں بھرا پھیری کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

موجودہ منصوبہ بندی کے ڈھانچے کو نظرانداز کرنا: اگر شراکتی نقطہ نظر کو باضابطہ منصوبہ بندی کے فریم ورک میں سوچ سمجھ کر مربوط نہیں کیا جاتا ہے، تو وہ قائم شدہ ڈھانچے کو کمزور کرنے کا خطرہ رکھتے ہیں۔

یہ عوامی حکام کی طرف سے تنازعات یا مزاحمت کا باعث بن سکتا ہے، جو شراکتی منصوبہ بندی کے عمل کے نتائج کو مکمل طور پر قبول نہیں کر سکتے ہیں۔

خطرات کو بڑھانا: شراکتی طریقوں کی کامیابی مختلف حالات میں ان کی موافقت پر منحصر ہے۔ اس لیے، جب حکومتیں یا ترقیاتی ادارے بڑے پیمانے پر اس طرح کے طریقوں کے استعمال کو نقل کرنے اور معیاری بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ شراکتی عنصر نہ ہونے کے برابر یا بے معنی ہو جائے گا۔ (Rietbergen-McCracken, nd)

خود تشخیص کے سوالات

- سوال نمبر: 01 کمیونٹی کی شمولیت کا تصور کیا ہے؟ آپ کسی کمیونٹی میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں اور کمیونٹی میں داخل ہوتے وقت آپ کو کن چیزوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔
- سوال نمبر: 20 کمیونٹی میں کام کرتے ہوئے اخلاقیات کا خیال رکھنے کی ضرورت کیوں ہے؟ کمیونٹی کے کام میں اہم مسائل کیا ہیں؟ تفصیل سے لکھیں۔
- سوال نمبر: 30 کمیونٹی کے مسائل کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے؟ کمیونٹی کی ضروریات کی نشاندہی کرنے کی وجوہات بتائیں؟ مثالوں کے ساتھ جواب دیں۔
- سوال نمبر: 40 کمیونٹی کی شمولیت میں اسٹیک ہولڈرز کیوں اہم ہیں؟ اسٹیک ہولڈرز کون ہو سکتا ہے؟ ان کی منگنی کیسے ہو سکتی ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔
- سوال نمبر: 50 معاشرے کی ترقی میں خواتین کو شامل کرنا کیوں ضروری ہے؟ صنفی جوابی منصوبے کیا ہیں؟ تفصیلات مثالوں کے ساتھ دیں۔
- سوال نمبر: 60 ایکویٹی اور کمیونٹی کی مصروفیت ایک دوسرے کے ساتھ کیسے چلتی ہے؟ کمیونٹی کی شمولیت میں مساوات کے اصولوں کا ہونا کیوں ضروری ہے۔ مثالیں دیں۔

یونٹ 8

کمیونٹی مصروفیت ہنر

یونٹ رائٹر: ڈاکٹر عاصمہ خالد
یونٹ کا جائزہ لینے والا: ڈاکٹر عدیلہ رحمان

مشمولات

صفحہ نمبر	
153	تعارف
154	مقاصد
155	8.1 مواصلات اور سہولت
157	8.2 خود آگاہی
159	8.3 قیادت
161	8.4 تنقیدی سوچ اور جارحیت
164	8.5 معلومات جمع کرنے کی مہارت
167	8.6 اثرات کا حل
170	8.7 گروپ اور ثقافتی اثر و رسوخ
173	8.8 سماجی تبدیلی کے لیے کہانی سنانے اور میڈیا
176	خود تشخیص کے سوالات
177	مزید پڑھنا

تعارف

کمیونٹی مصروفیت ایک متحرک اور جامع عمل ہے جو افراد اور گروہوں کو اپنی برادریوں کے اندر فیصلہ سازی، مسئلہ حل کرنے اور کارروائی میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ پائیدار سماجی تبدیلی پیدا کرنے اور کمیونٹی کے اراکین میں ملکیت اور باختیار بنانے کے احساس کو فروغ دینے کا ایک اہم جز ہے۔ اس کی اصل میں، کمیونٹی کی مصروفیت تعلقات استوار کرنے، متنوع آوازوں کو سننے، اور مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنے اور مشترکہ اہداف کو حاصل کرنے کے لیے باہمی تعاون سے کام کرنے کے بارے میں ہے۔

مؤثر کمیونٹی مصروفیت کے لیے مہارتوں کے متنوع سیٹ کی ضرورت ہوتی ہے، جن میں سے ہر ایک اس بات کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے کہ تمام آوازوں کو سنا، احترام اور شامل کیا جائے۔ چاہے بات چیت ہو، جامع بات چیت کی سہولت فراہم کرنا، تنازعات کو حل کرنا، یا افراد کو باختیار بنانا، یہ مہارتیں ایک ایسا ماحول بنانے میں مدد کرتی ہیں جہاں بامعنی مکالمہ اور اجتماعی عمل پروان چڑھ سکے۔ چونکہ کمیونٹیز تیزی سے متنوع ہوتی جارہی ہیں اور پیچیدہ سماجی، معاشی اور ماحولیاتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لوگوں کی ایک وسیع رینج کے ساتھ مؤثر طریقے سے مشغول ہونے کی صلاحیت پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو جاتی ہے۔

اس تناظر میں، کمیونٹی کی مشغولیت کی مہارتیں نہ صرف کمیونٹی آرگنائزرز، کارکنوں، اور لیڈروں کے لیے ضروری ہیں، بلکہ ہر اس شخص کے لیے جو مثبت سماجی تبدیلی میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ مہارتیں افراد کو تعاون کو فروغ دینے، اعتماد پیدا کرنے اور اجتماعی عمل کی ترغیب دینے کے قابل بناتی ہیں۔ اس طرح، کمیونٹی کی مشغولیت کی مہارتوں کو فروغ دینا اور ان کا احترام کرنا مضبوط، زیادہ لچکدار کمیونٹیز بنانے کی کلید ہے جو مل کر چیلنجوں سے نمٹ سکتی ہیں۔ اس یونٹ میں کمیونٹی کی شمولیت کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے بات کی گئی ہے۔

مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے:

مواصلات اور سہولت کے درمیان موازنہ کریں۔

• خود آگاہی کی بنیادی مہارت حاصل کریں۔

• قیادت اور اس کے پہلوؤں کے بارے میں جاننا • تنقیدی سوچ اور جارحیت کے بارے میں جاننا

• قیادت کے حصے کے طور پر معلومات جمع کرنے کی مہارت حاصل کریں۔

• تنازعات کے حل کے بارے میں جاننا کمیونٹی کی مصروفیت میں ایک اہم مہارت کے طور پر • گروپ اور ثقافتی اثر و

رسوخ کے بارے میں جاننا

• کمیونٹی مصروفیت کی تکنیک کے طور پر کہانی سننے کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

اہم موضوعات

8.1 مواصلات اور سہولت

8.2 خود آگاہی 8.3 قیادت

8.4 تنقیدی سوچ اور اصرار

8.5 معلومات جمع کرنے کی مہارت

8.6 تنازعات کا حل

8.7 گروپ اور ثقافتی اثر و رسوخ 8.8 سماجی تبدیلی کے لیے کہانی سننے اور میڈیا

8.1 مواصلات اور سہولت

مواصلات اور سہولت کاری کمیونٹی کی شمولیت کے لیے اہم مہارتیں ہیں، کیونکہ یہ بامعنی روابط کو فروغ دینے، اعتماد پیدا کرنے، اور تمام آوازوں کو سننے کو یقینی بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ ذیل میں، ان دونوں مہارتوں پر گہرائی سے بحث کی گئی ہے اور کمیونٹی کی موثر مصروفیت میں ان کے تعاون کا تجزیہ کیا گیا ہے:

8.1.1 کمیونٹی کی مشغولیت میں مواصلات کی مہارت

موثر مواصلات کامیاب کمیونٹی مصروفیت کی بنیاد ہے (ایڈلر اور پراکٹر، 2017) اس میں پیغامات کو واضح طور پر پہنچانے اور فعال طور پر سننے کی صلاحیت شامل ہے، جس سے کمیونٹی کے اراکین اپنے خدشات، خیالات اور تاثرات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ مواصلات کے اہم اجزاء ہیں:

فعال سننا: توجہ، سمجھ اور ہمدردی کے ساتھ سننا۔ اس میں صرف سننا ہی نہیں بلکہ پروسیسنگ اور دوسرے کیا کہہ رہے ہیں اس پر سوچ سمجھ کر جواب دینا شامل ہے۔

واضح اور شفافیت: معلومات کا اس طرح اشتراک کرنا جو واضح، قابل رسائی، اور مشکل الفاظ اور اصطلاحات سے پاک ہو (کسی بھی فیلڈ میں استعمال ہونے والے مخصوص الفاظ)۔ کمیونٹی کے اراکین کو اس پر عمل کرنے یا معنی خیز تاثرات فراہم کرنے کے لیے پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

• غیر زبانی بات چیت: جسمانی زبان، چہرے کے تاثرات، اور آواز کا لہجہ سبھی پیغامات وصول کرنے کے طریقے میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اعتماد پیدا کرنے کے لیے غیر زبانی اشارے کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

• ثقافتی حساسیت: کمیونٹی کے اندر متنوع پس منظر، نقطہ نظر، اور مواصلات کے انداز کو سمجھنا اور ان کا احترام کرنا۔ اس میں زبان کی رکاوٹوں اور مواصلات کے اصولوں میں فرق سے آگاہ ہونا شامل ہے۔

• دو طرفہ مکالمہ: کمیونٹی کی مصروفیت صرف معلومات کو پھیلانے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ رائے حاصل کرنے اور اس کی قدر کرنے کے بارے میں بھی ہے۔ کھلی، دیانت دار اور باہمی گفتگو کی حوصلہ افزائی شمولیت کے احساس کو فروغ دیتی ہے۔

اب آپ مواصلات کی مہارت کے اہم اجزاء کے بارے میں جان چکے ہیں، کمیونٹی کی مصروفیت میں مضبوط مواصلات کے فوائد کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، سب سے پہلے، واضح، مستقل اور ایماندارانہ مواصلت اعتماد پیدا کرتی ہے، جو کہ کمیونٹی کو شامل کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ دوم، جب لوگ محسوس کرتے ہیں کہ سنا اور سمجھا جاتا ہے، تو وہ کمیونٹی کی ترقی میں حصہ لینے اور ملکیت لینے کا زیادہ امکان رکھتے ہیں اور یہ انہیں باختیار بناتا ہے۔ تیسرا، کھلی بات چیت غلط فہمیوں کو روکنے اور تنازعات کو حل کرنے میں اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تمام آوازوں پر غور کیا جائے اور ان کا احترام کیا جائے۔ لہذا، یہ کہا جا سکتا ہے کہ مواصلات کی مہارتیں تنازعات کے حل کا باعث بھی بنتی ہیں (کیٹن، 2017)۔

8.1.2 کمیونٹی کی مشغولیت میں سہولت کاری کی مہارتیں۔

سہولت سے مراد کسی عمل کے ذریعے کسی گروپ کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت ہے، اس بات کو یقینی بنانا کہ بات چیت نتیجہ خیز رہے اور تمام شرکاء کو شراکت کا موقع ملے (ملر، 2017) کمیونٹی کی مصروفیت میں، سہولت کار گروپ کی حرکیات کو منظم کرنے، بات چیت کو ٹریک پر رکھنے اور شمولیت کو یقینی بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

سہولت کے کلیدی اجزاء

• ایک محفوظ اور جامع ماحول بنانا: سہولت کاروں کو ایسے ماحول کو فروغ دینا چاہیے جہاں شرکاء اپنی رائے بانٹنے میں آسانی محسوس کریں، خاص طور پر متنوع یا پسماندہ کمیونٹیز میں۔

• شرکت کی حوصلہ افزائی: ایک اچھا سہولت کار اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر کسی کو بولنے کا موقع ملے، خاص طور پر خاموش اراکین جن کے بغیر حوصلہ افزائی کے مشغول ہونے کا امکان کم ہو۔

• گروپ کی حرکیات کا انتظام: گروپ کے اندر تنازعات، مختلف آراء، اور غالب آوازوں کو سنبھالنے کے قابل ہونا۔ ایک سہولت کار گروپ کو توجہ مرکوز رکھنے اور احترام کے ساتھ رکھنے میں مدد کرتا ہے، گروپ تھنک یا اختلاف رائے جیسے چیلنجوں کا انتظام کرتا ہے۔

• ٹائم مینجمنٹ: اس بات کو یقینی بنانا کہ گروپ ٹریک پر رہے اور یہ کہ بات چیت غیر ضروری طور پر نہ بڑھے۔ مؤثر وقت کا انتظام مقررہ وقت کے اندر مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔

• خلاصہ اور ترکیب سازی: سہولت کاروں کو بات چیت سے اہم نکات نکالنے اور اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ سب سمجھ گئے ہوں۔ اس میں واضح بات کو یقینی بنانے کے لیے آسان الفاظ میں پیچیدہ مباحث کا خلاصہ شامل ہے۔

جیسا کہ ہم کمیونٹی کی مصروفیت میں سہولت کے کلیدی اجزاء کو جانتے ہیں، آئیے ہم کمیونٹی کی مصروفیت میں سہولت کاری کے فوائد پر غور کریں۔ سب سے پہلے، اس میں جامع شرکت شامل ہے جس کا مطلب ہے کہ مؤثر سہولت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ آوازوں کی ایک حد تک سنی جائے، خاص طور پر پسماندہ یا کم آواز والے گروپوں کی آوازیں۔ دوم، سہولت کار بحث کو تعمیری نتائج کی طرف لے جانے میں مدد کرتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ میٹنگز یا سیشنز کے نتیجے میں قابل عمل فیصلے یا تاثرات ہوتے ہیں۔ سوم، سہولت کار مشترکہ بنیاد تلاش کرکے، مختلف آراء کو حل کرکے، اور اجتماعی فیصلے کرنے میں کمیونٹی کی مدد کرکے گروپ کو اتفاق رائے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ چوتھا، یہ کمیونٹی کو باختیار بناتا ہے۔ ہر مند سہولت کار کمیونٹی کے اراکین کو اس عمل کی ملکیت لینے، کمیونٹی کے تعلقات کو مضبوط بنانے اور افراد کو بامعنی تعاون کرنے کے لیے باختیار بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ (NCDD، 2020)

8.1.3 کمیونٹی کی مشغولیت میں مواصلات اور سہولت کو مربوط کرنا

مذکورہ بالا دو موضوعات کو یکجا کرنا ضروری ہے۔ جب مواصلات اور سہولت کاری کی مہارتوں کو ملایا جاتا ہے، تو وہ کمیونٹیز کو مؤثر طریقے سے شامل کرنے کے لیے ایک طاقتور ٹول کٹ فراہم کرتے ہیں۔ یہ مہارتیں مل کر کام کرنے کے کچھ طریقے یہ ہیں:

مشترکہ تفہیم پیدا کرنا: سہولت کار اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مواصلاتی مہارتوں کا استعمال کرتے ہیں کہ گروپ میں موجود ہر شخص اہداف، توقعات اور اہم مسائل کو سمجھتا ہے۔ اچھی بات چیت مقاصد کو واضح کرنے اور غلط فہمیوں کو دور کرنے میں مدد کرتی ہے۔

• مشکل بات چیت کا انتظام: جب تناؤ پیدا ہوتا ہے تو، تنازعات کو نیویگیٹ کرنے کے لیے مؤثر مواصلت ضروری ہے، جبکہ سہولت کاری کی مہارتیں اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتی ہیں کہ بحث نتیجہ خیز رہے۔

• شفافیت کے ذریعے اعتماد کی تعمیر: سہولت کار جو کمیونٹی کے اراکین کے ساتھ کھلے عام اور باقاعدگی سے بات چیت کرتے ہیں اعتماد پیدا کرتے ہیں، جو جاری مصروفیت کو برقرار رکھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

• کمیونٹی کی ضروریات کے مطابق ڈھالنا: سہولت کاروں کو کمیونٹی کے اراکین کے ساتھ ان کی ضروریات، ترجیحات اور خدشات کا جائزہ لینے کے لیے باقاعدگی سے بات چیت کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ جاری فیڈ بیک لوپ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کمیونٹی کی شمولیت کی کوششیں متعلقہ اور جوابدہ رہیں۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مواصلات اور سہولت دونوں کمیونٹی کی شمولیت کی ضروری مہارتیں ہیں جو شمولیت کو فروغ دینے، اعتماد پیدا کرنے، اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کمیونٹی کے اراکین ان کی زندگیوں کو متاثر کرنے والے فیصلوں کی تشکیل میں فعال حصہ دار ہیں۔ ان مہارتوں کو بہتر بنانے سے، کمیونٹی لیڈرز اور مصروفیت کے پیشہ ور افراد زیادہ بامعنی، نتیجہ خیز، اور پائیدار کمیونٹی تعلقات (NCDD 2020؛ Miller 2017) بنا سکتے ہیں۔

8.2 خود آگاہی

خود آگاہی مؤثر کمیونٹی کی شمولیت کے لیے ایک بنیادی مہارت ہے۔ اس میں آپ کے اپنے جذبات، تعصبات، اقدار اور طرز عمل کو پہچاننا اور سمجھنا شامل ہے، اور یہ کہ وہ دوسروں کے ساتھ آپ کے تعامل کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔ کمیونٹی کی مصروفیت کے تناظر میں، خود آگاہی افراد اور رہنماؤں کو صداقت، ہمدردی، اور حساسیت کے ساتھ مشغول ہونے کی اجازت دیتی ہے، کمیونٹی کے اندر اعتماد اور احترام کو فروغ دیتی ہے (ٹینبام اور سالاس، 2021) یہاں آپ دیکھیں گے کہ کس طرح خود آگاہی ایک کمیونٹی کی مصروفیت کی مہارت کے طور پر کام کرتی ہے:

8.2.1 ذاتی تعصبات اور تعصبات کو سمجھنا

خود آگاہی افراد کو ان کے اپنے تعصبات کو پہچاننے میں مدد کرتی ہے - چاہے وہ لاشعوری ہوں یا ہوش میں - جو اس بات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں کہ وہ کمیونٹی کے مختلف ممبروں کے ساتھ کس طرح بات چیت کرتے ہیں۔ یہ تعصبات نسل، سماجی اقتصادی حیثیت، جنس، ثقافت، یا ماضی کے تجربات پر مبنی ہو سکتے ہیں۔

کمیونٹی کی مصروفیت میں تعصب کو سمجھنے کے اہم پہلو:

• لاشعوری تعصب کو پہچاننا: اس بات سے آگاہ ہونا کہ کس طرح بعض دقیانوسی تصورات یا تعصبات فیصلہ سازی یا لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے طریقے کو متاثر کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک کمیونٹی لیڈر کی ترجیح ہو سکتی ہے کہ وہ ماضی کے تجربات کی بنیاد پر بعض گروپوں کے ساتھ مشغول ہو جائے، نادانستہ طور پر دوسروں کو نظر انداز کر دیں۔

• اعمال اور فیصلوں میں تعصب کو کم کرنا: تعصب کو تسلیم کرتے ہوئے، کمیونٹی ورکرز مزید جامع، مساوی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے فعال اقدامات کر سکتے ہیں۔ اس میں شعوری طور پر متنوع آوازوں کو گفتگو میں مدعو کرنا، منصفانہ نمائندگی کو یقینی بنانا، اور کمیونٹی کے مختلف اراکین کے بارے میں کیے گئے مفروضوں پر سوال کرنا شامل ہو سکتا ہے۔

• ہمدردی کی نشوونما: خود آگاہی دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کی صلاحیت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، خاص طور پر وہ لوگ جو مختلف پس منظر یا تجربات سے آتے ہیں، جو جامع کمیونٹی کی جگہوں کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے۔

خود آگاہی کے ذریعے تعصب سے نمٹنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ مثال کے طور پر، تعصب کو کم کر کے، آپ ہر کسی کو شامل کر سکتے ہیں بشمول پسماندہ یا کم نمائندگی والے گروہ کمیونٹی کی تعمیر کے عمل سے باہر نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ، کمیونٹی کی مصروفیت کا پیشہ ور جو ان کے تعصبات سے واقف ہے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لیے فعال طور پر کام کرتا ہے اسے زیادہ قابل اعتماد اور انصاف پسند دیکھا جائے گا۔ مزید یہ کہ، خود آگاہی میں آپ کے جذبات کو سمجھنا شامل ہے۔

وہ آپ کے رد عمل اور طرز عمل کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔ کمیونٹی کی مصروفیت میں، جذباتی ضابطہ ایک پرسکون، سوچنے والا انداز برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے یہاں تک کہ جب بات چیت مشکل یا متنازعہ ہو جائے۔ کمیونٹی مصروفیت میں جذباتی ضابطے کے کلیدی اجزاء:

• تناؤ کا انتظام: کمیونٹی کی مصروفیت میں اکثر مشکل یا حساس مسائل سے نمٹنا شامل ہوتا ہے۔ خود آگاہ ہونا آپ کو اس وقت پہچاننے میں مدد کرتا ہے جب آپ مغلوب یا دباؤ محسوس کر رہے ہوں، آپ کو پرسکون ہونے اور سوچ سمجھ کر جواب دینے کے لیے اقدامات کرنے کے قابل بناتا ہے۔

• دباؤ میں پرسکون رہنا: کمیونٹی ورکرز کو ناراض یا پریشان افراد یا گروہوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ خود آگاہی آپ کو جذباتی محرکات کو پہچاننے اور نتیجہ خیز مکالمے کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے رد عمل کو منظم کرنے میں مدد کرتی ہے۔

• جذباتی ذہانت کی ماڈلنگ: جب رہنما جذباتی ضابطے کا مظاہرہ کرتے ہیں، تو یہ کمیونٹی کے لیے ایک مثال قائم کرتا ہے، باہمی احترام اور مثبت مشغولیت کا ماحول پیدا کرتا ہے۔

•

8.2.2. ذاتی اقدار اور اخلاقیات کو سمجھنا

خود آگاہی میں آپ کی اقدار، اصولوں اور اخلاقی فریم ورک کو سمجھنا بھی شامل ہے، اور یہ کہ وہ کمیونٹی کی شمولیت کے لیے آپ کے نقطہ نظر کو کس طرح تشکیل دیتے ہیں۔ اپنے اپنے بنیادی عقائد کو پہچان کر، آپ اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ آپ کے اعمال انصاف، مساوات اور انصاف کی اقدار کے مطابق ہوں جو اکثر موثر کمیونٹی کے کام میں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں۔ اقدار اور اخلاقیات کو سمجھنے کے اہم عناصر:

• اقدار کے ساتھ اعمال کی ہم آہنگی: اپنی اقدار کو جاننا آپ کو ان طریقوں میں مشغول ہونے کی اجازت دیتا ہے جو آپ کے عقائد کے مطابق ہیں اور جو کمیونٹی کی ضروریات اور اقدار کی عکاسی کرتے ہیں۔

• حد سے زیادہ رسائی یا اقدار کو مسلط کرنے سے بچنا: بعض اوقات، کمیونٹی پر اپنی اقدار مسلط کرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ خود آگاہی آپ کو اس وقت پہچاننے میں مدد کرتی ہے جب آپ کو ایسا کرنے کا خطرہ ہوتا ہے اور زیادہ غیرجانبدار یا تعاون پر مبنی نقطہ نظر کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

• متنوع نقطہ نظر کا احترام کرنا: آپ کے اخلاقی نقطہ نظر کو سمجھنا آپ کو کمیونٹی کے اندر موجود متنوع اقدار کا احترام کرنے اور ان کی تعریف کرنے میں بھی مدد کرتا ہے، جس سے زیادہ جامع مشغولیت کے عمل کو فروغ ملتا ہے۔

کمیونٹی میں آپ کے کردار کے اثرات پر غور کرنا خود آگاہی میں اس بات کی عکاسی کرنا شامل ہے کہ آپ کے اعمال، الفاظ اور قیادت کمیونٹی اور اس کے ارکان کو کیسے متاثر کرتی ہے۔ کمیونٹی کی مصروفیت میں، طاقت کی حرکیات سے آگاہ ہونا ضروری ہے اور آپ کا کردار کمیونٹی پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے۔ عکاس مشق کے اہم پہلوؤں میں شامل ہیں:

• طاقت اور استحقاق سے آگاہی: اگر آپ اتھارٹی یا استحقاق کے عہدے پر فائز ہیں، تو خود آگاہ ہونے کا مطلب ہے کہ کمیونٹی کی مصروفیت کی حرکیات پر اس کے ممکنہ اثرات کو پہچاننا۔ اس میں یہ سمجھنا شامل ہو سکتا ہے کہ آپ کا استحقاق فیصلوں اور تعاملات کو ان طریقوں سے کیسے متاثر کر سکتا ہے جن کا دوسروں کو تجربہ نہیں ہو سکتا۔

• حدود کو تسلیم کرنا: خود آگاہی میں آپ کے علم اور تجربے کی حدود کو سمجھنا شامل ہے۔ جب آپ کے پاس تمام جوابات نہیں ہوتے ہیں تو اس سے آگاہ ہونا آپ کو دوسروں سے ان پٹ لینے اور زیادہ مؤثر طریقے سے تعاون کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

• باقاعدگی سے عکاسی: اپنے کمیونٹی کی مصروفیت کے طریقوں کے بارے میں باقاعدگی سے خود کی عکاسی میں مشغول ہونے سے بہتری اور ترقی کے شعبوں کی نشاندہی کرنے میں مدد ملتی ہے، جس سے آپ اپنے نقطہ نظر کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں اور وقت کے ساتھ زیادہ موثر بن سکتے ہیں۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ خود آگاہی مؤثر کمیونٹی کی شمولیت کے لیے ایک بنیادی مہارت ہے۔ یہ افراد کو ہمدردی کے ساتھ اور ان کے اپنے تعصبات یا اقدار کو مسلط کیے بغیر مستند طور پر بات چیت کرنے کے قابل بناتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ خود آگاہی پیدا کر کے، کمیونٹی لیڈرز اور کارکنان کمیونٹی کے ساتھ اپنے تعلقات کو بڑھا سکتے ہیں، مزید جامع جگہیں بنا سکتے ہیں، اور اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ان کے اعمال اور فیصلے ان لوگوں کی ضروریات اور اقدار کے مطابق ہوں جن کی وہ خدمت کرتے ہیں۔

بالآخر، خود آگاہی زیادہ پائیدار، اخلاقی، اور نتیجہ خیز کمیونٹی کی مصروفیت میں حصہ ڈالتی ہے۔

8.3. قیادت

قیادت بنیادی طور پر مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے دوسروں کو متاثر کرنے اور ان کی رہنمائی کرنے کے بارے میں ہے۔ تاہم، جب اسے کمیونٹی کی مصروفیت کے لینز سے دیکھا جاتا ہے، تو یہ تعاون، شمولیت، اور مشترکہ ذمہ داری پر زور دیتا ہے۔ کمیونٹی کی مشغولیت کی مہارت کے طور پر مضبوط قیادت میں نہ صرف رہنمائی شامل ہے بلکہ اجتماعی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لیے لوگوں کے درمیان روابط کو سننا، باختیار بنانا اور فروغ دینا بھی شامل ہے۔ کمیونٹی مصروفیت کی مہارت کے طور پر قیادت کے کچھ اہم پہلو یہ ہیں:

فعال سننا اور ہمدردی

• کمیونٹی سیاق و سباق میں قیادت کے لیے ان لوگوں کی گہری سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے جن کے ساتھ آپ کام کر رہے ہیں۔ فعال سننے میں صرف سماعت نہیں بلکہ دوسروں کے خیالات، احساسات اور نقطہ نظر کو سمجھنا اور ان کی توثیق کرنا شامل ہے۔ اس سے اعتماد اور احترام پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہاں یہ بتانا مناسب ہے کہ ہمدردی سننے کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔

اس کا مطلب حقیقی طور پر کمیونٹی کے اراکین کی فلاح و بہبود اور خدشات کا خیال رکھنا، یہ ظاہر کرنا کہ آپ قیادت میں صرف ذاتی فائدے کے لیے نہیں ہیں بلکہ اجتماعی بھلائی کے لیے ہیں۔

شمولیت اور تنوع

• ایک کمیونٹی لیڈر کو ایک جامع ماحول بنانے میں ہنر مند ہونا چاہیے جہاں متنوع آوازوں اور نقطہ نظر کی قدر کی جائے۔ اچھے رہنما جان بوجھ کر تمام پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے جگہ بناتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ہر ایک کی میز پر نشست ہو۔ شمولیت میں صرف نمائندگی میں تنوع کو یقینی بنانا شامل نہیں ہے بلکہ شرکت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے فعال طور پر کام کرنا بھی شامل ہے، جیسے زبان، رسائی یا سماجی اقتصادی چیلنجز۔

اعتماد اور شفافیت کی تعمیر

• ٹرسٹ کمیونٹی کی موثر شمولیت کی بنیاد ہے۔ قائدین کو اپنی فیصلہ سازی اور بات چیت میں شفافیت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ جب کمیونٹی کے اراکین باخبر اور ملوث محسوس کرتے ہیں، تو وہ قیادت کے عمل میں مشغول اور حصہ لینے کے زیادہ امکان رکھتے ہیں۔ کمیونٹی کے اراکین کو پیش رفت، چیلنجز، اور فیصلوں کے بارے میں باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کرنا اعتماد کو تقویت دیتا ہے اور غلط فہمیوں یا اخراج کے احساسات کو روکنے میں مدد کرتا ہے۔

تعاون اور مشترکہ قیادت

• اوپر سے نیچے کا نقطہ نظر اختیار کرنے کے بجائے، کمیونٹی کی شمولیت میں قیادت میں باہمی فیصلہ سازی شامل ہوتی ہے۔ یہ ایک مشترکہ نقطہ نظر بنانے اور گروپ کو متاثر کرنے والے فیصلے کرنے میں دوسروں کو شامل کرنے کے بارے میں ہے۔ مشترکہ قیادت کا مطلب دوسروں کی قائدانہ صلاحیتوں کو پہچاننا اور ان کی حمایت کرنا بھی ہے۔ ایک مضبوط رہنما دوسروں کی قائدانہ صلاحیت کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے، لوگوں کو پہل کرنے اور بامعنی طریقوں سے تعاون کرنے کے لیے بااختیار بناتا ہے۔

مسئلہ حل کرنا اور تنازعات کا حل

• کسی بھی کمیونٹی میں، تنازعات پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ مؤثر رہنماؤں کو اختلافات کو تعمیری طور پر حل کرنے کے لیے مضبوط مسائل حل کرنے اور تنازعات کے حل کی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رہنما جو تنازعات میں ثالثی کر سکتے ہیں، مشترکہ بنیاد تلاش کر سکتے ہیں اور برادریوں کو چیلنجوں سے ہم آہنگی اور اتحاد کو برقرار رکھنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے جذباتی ذہانت، صبر، اور گہرے مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے جو تنازعہ کے مرکز میں ہو سکتے ہیں۔

ویژننگ اور اسٹریٹجک سوچ

• کمیونٹی رہنماؤں کے پاس مستقبل کے لیے ایک ایسا وژن ہونا چاہیے جو گروپ کی اجتماعی امنگوں سے ہم آہنگ ہو۔ تزویراتی سوچ رہنما کو طویل مدتی اہداف طے کرنے اور ان تک پہنچنے کے لیے موثر ترین طریقوں کا تعین کرنے میں مدد کرتی ہے، جبکہ اس بات کو بھی یقینی بناتی ہے کہ یہ اہداف کمیونٹی کی اقدار اور ضروریات کے مطابق ہوں۔ ایک اچھے رہنما کو اس وژن کو اس انداز میں بیان کرنے کے قابل ہونا چاہیے جو دوسروں کو متاثر کرے اور عمل کو متحرک کرے، اکثر کہانی سنانے یا واضح، مجبور زبان کا استعمال کرتے ہوئے۔

وکالت اور وسائل کو متحرک کرنا

• قیادت میں کمیونٹی کی ضروریات کی وکالت کرنا اور ان کو حل کرنے کے لیے وسائل کی تلاش شامل ہے، چاہے وہ وسائل فنڈنگ، شراکت داری، یا علم ہوں۔ اچھے رہنما جانتے ہیں کہ اپنے نیٹ ورک اور اثر و رسوخ کو کس طرح استعمال کرنا ہے تاکہ کمیونٹی کے اقدامات کے لیے حمایت حاصل کی جا سکے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جن لوگوں کی آواز نہیں ہے ان کی سنی جائے۔

موافقت اور لچک

• کمیونٹیز متحرک ہیں، اور قیادت کو تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنا چاہیے، چاہے وہ آبادیاتی تبدیلیاں ہوں، نئے چیلنجز ہوں یا غیر متوقع مواقع ہوں۔ لچک اہم ہے — کمیونٹی لیڈروں کو پرسکون اور پر امید رہنا چاہیے، مشترکہ اہداف کی جانب رفتار کو برقرار رکھتے ہوئے مشکل حالات میں دوسروں کی مدد کرنا۔

جوابدہی اور ذمہ داری

• ایک رہنما کے طور پر، آپ نہ صرف ان لوگوں کے لیے جوابدہ ہیں جن کی آپ قیادت کرتے ہیں بلکہ وسیع تر کمیونٹی کے لیے بھی جوابدہ ہیں۔ کامیابیوں اور ناکامیوں دونوں کے نتائج کی ذمہ داری لینا۔ دیانتداری کا مظاہرہ کرتا ہے اور لیڈر کی ساکھ کو مضبوط کرتا ہے۔ ذمہ داری کا مطلب یہ بھی یقینی بنانا ہے کہ کمیونٹی کو فیڈ بیک لوپس، باقاعدہ میٹنگز، اور تشخیصی عمل جیسے میکانزم کے ذریعے قیادت کو جوابدہ رکھنے کا اختیار حاصل ہے۔

کامیابی کا جشن منانا اور مومینٹم بنانا

• قیادت میں نہ صرف گروپ کو چیلنجز کے ذریعے آگے بڑھانا بلکہ راستے میں کامیابیوں اور سنگ میلوں کا جشن منانا بھی شامل ہے۔ انفرادی اور اجتماعی کامیابیوں کو تسلیم کرنے سے حوصلے بڑھانے میں مدد ملتی ہے اور کمیونٹی اور مشترکہ مقصد کے احساس کو تقویت ملتی ہے۔ پیشرفت کو نمایاں کر کے رفتار کو بڑھانا گروپ کی توانائی کو بلند رکھتا ہے، جس سے نئے اہداف کی جانب کام جاری رکھنا آسان ہوجاتا ہے۔

یہ سمجھنے کے لیے آپ کے لیے چند مثالیں ہیں کہ قیادت کو مختلف سطحوں پر کیسے عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

• کمیونٹی آرگنائزر: کمیونٹی آرگنائزنگ میں ایک رہنما رہائشیوں کے ساتھ مل کر کسی مخصوص مسئلے کو حل کرنے کے لیے کام کر سکتا ہے، جیسے کہ سستی رہائش۔ اس کے لیے منتظم کو متنوع اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشغول ہونے، اتحاد بنانے، کمیونٹی کے اراکین کو باختیار بنانے، اور درکار وسائل یا پالیسی میں تبدیلیوں کو محفوظ بنانے کے لیے مقامی سیاسی ڈھانچے کو نیویگیٹ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

• غیر منفعتی رہنما: ایک غیر منفعتی رہنما کم خدمات سے محروم کمیونٹیز کو خدمات فراہم کرنے کی کوششوں کو مربوط کر سکتا ہے۔ اس کے لیے وسائل کو متحرک کرنے، اسٹریٹجک منصوبہ بندی، اور شراکت داری کی ترقی میں مہارت کی ضرورت ہے۔ انہیں کمیونٹی کے ساتھ مسلسل مشغول رہنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ خدمات ابھرتی ہوئی ضروریات کے مطابق ہوں۔

شہری قیادت: شہری کونسل کا رکن یا میئر شفاف رابطے، عوامی مشاورت، اور کمیونٹی کی ضروریات کے لیے وکالت کے ذریعے قیادت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ انہیں اکثر مسابقتی مفادات میں توازن رکھنا پڑتا ہے جبکہ ایسی پالیسیوں کو آگے بڑھانا پڑتا ہے جو اجتماعی فائدہ مند ہوں۔

یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ کمیونٹی کی مصروفیت کے طور پر قیادت صرف اہداف کے حصول کے لیے گروپ کی رہنمائی کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ تعلقات کو پروان چڑھانے، شرکت کے لیے جگہیں پیدا کرنے، اور دوسروں کو خود قیادت سنبھالنے کے لیے باختیار بنانے کے بارے میں ہے۔ اس کے لیے ہمدردی، تعاون، شفافیت، اور وژن کے امتزاج کی ضرورت ہے، اور سب سے بڑھ کر، کمیونٹی کی اجتماعی بہبود اور کامیابی کے لیے عزم کی ضرورت ہے۔ ایک اچھا کمیونٹی لیڈر اتنا ہی لوگوں کا خادم ہوتا ہے جتنا کہ ایک رہنما، اور ان کی تاثیر کا انحصار لوگوں کو مشترکہ کارروائی کے لیے اکٹھا کرنے کی ان کی صلاحیت پر ہوتا ہے۔

8.4 تنقیدی سوچ اور جارحیت

تنقیدی سوچ اور اصرار دونوں موثر کمیونٹی کی شمولیت کے لیے اہم مہارتیں ہیں۔ یہ مہارتیں افراد اور رہنماؤں کو اچھی طرح سے باخبر فیصلے کرنے، مفروضوں کو تعمیری طور پر چیلنج کرنے، اور صحت مند، باعزت تعلقات کو برقرار رکھتے ہوئے کمیونٹی کی ضروریات کی وکالت کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ اس سیکشن میں، ہم ہر ہنر کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اور یہ کہ یہ کمیونٹی کی مصروفیت میں کیسے حصہ ڈالتی ہے۔

8.4.1 کمیونٹی کی مصروفیت میں تنقیدی سوچ

تنقیدی سوچ میں معلومات کا تجزیہ کرنا، مفروضوں پر سوال کرنا، اور فیصلے کرنے سے پہلے مختلف نقطہ نظر پر غور کرنا شامل ہے۔ (Symth, 2014) یہ ایک ایسا ہنر ہے جو افراد کو کمیونٹی کے چیلنجوں کو سوچ سمجھ کر دیکھنے، باخبر انتخاب کرنے، اور مسائل کو مؤثر طریقے سے حل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ کمیونٹی کی مصروفیت میں، تنقیدی سوچ خاص طور پر اہم ہے کیونکہ یہ رہنماؤں اور شرکاء کو پیچیدہ مسائل کو سمجھنے، متنوع نقطہ نظر پر تشریف لے جانے، اور ایسے فیصلے کرنے کی اجازت دیتی ہے جس سے پوری کمیونٹی کو فائدہ ہو۔ ویب لنک پر جائیں اور اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں (The Critical Thinking Community – www.criticalthinking.org).

تنقیدی سوچ کے اہم پہلو:

• معلومات کا تجزیہ کرنا: مختلف ذرائع (ڈیٹا، کمیونٹی فیڈ بیک، تحقیق، وغیرہ) سے معلومات اکٹھا کرنے، تشریح کرنے اور جانچنے کے قابل ہونا اچھی طرح سے تخلیق کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کمیونٹی کے مسائل کے حل۔ تنقیدی سوچ کمیونٹی کے کارکنوں کو حقائق کو رائے سے الگ کرنے، علم میں کمی کی نشاندہی کرنے، اور ان شعبوں کو نمایاں کرنے میں مدد کرتی ہے جن پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (ctb.ku.edu) (https://

• مفروضوں پر سوال کرنا: کمیونٹی کے کام میں، اکثر اس بارے میں مفروضے کیے جا سکتے ہیں کہ گروپ کے لیے کیا بہتر ہے یا لوگ کیا چاہتے ہیں۔ تنقیدی مفکرین چیزوں کو اہمیت پر نہیں لیتے۔ وہ کھیل میں گہرے مسائل کو سمجھنے کے لیے تحقیقاتی سوالات پوچھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ پوچھ سکتے ہیں، "ہم اس کمیونٹی کی ضروریات کے بارے میں کیا مفروضے بنا رہے ہیں؟" یا "مختلف نقطہ نظر ہمارے اس مسئلے سے رجوع کرنے کے طریقے کو کیسے بدل سکتے ہیں؟" (www.criticalthinking.org).

• متعدد نقطہ نظر پر غور کرنا: تنقیدی سوچ کے لیے اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ مسائل اکثر متعدد پہلوؤں پر مشتمل ہوتے ہیں اور یہ کہ کمیونٹی کے مختلف افراد کے خیالات یا ضروریات مختلف ہو سکتی ہیں۔ ان نقطہ نظر پر غور کرنے سے، کمیونٹی ورکرز مزید جامع، متوازن حل تشکیل دے سکتے ہیں۔ (WB, 2015)

• مسئلہ حل کرنا اور فیصلہ کرنا: تنقیدی سوچ کمیونٹی کے اراکین کو چیلنجوں کی نشاندہی کرنے، حل کے بارے میں تخلیقی انداز میں سوچنے اور فیصلوں کے طویل مدتی اثرات پر غور کرنے کے قابل بناتی ہے۔ مثال کے طور پر، جب صحت عامہ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے کسی کمیونٹی کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں، تو تنقیدی مفکرین مختلف حکمت عملیوں کی تاثیر کو جانچ سکتے ہیں اور شواہد اور کمیونٹی ان پٹ کی بنیاد پر بہترین عمل کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ (Symth, 2014)

کمیونٹی کی مصروفیت میں تنقیدی سوچ کے فوائد:

- باخبر فیصلہ سازی: تنقیدی سوچ زیادہ سوچ سمجھ کر، شواہد پر مبنی فیصلوں کی طرف لے جاتی ہے، جو کمیونٹی کے نتائج کے معیار کو بہتر بناتی ہے۔
- مساوات کو فروغ دینا ہے: متعدد زاویوں سے حالات کا جائزہ لے کر اور متنوع نقطہ نظر پر غور کرنے سے، تنقیدی مفکرین اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کر سکتے ہیں کہ تمام آوازوں کی نمائندگی کی جائے اور یہ کہ فیصلے سب سے زیادہ ممکنہ انصاف کے ساتھ کیے جائیں۔
- مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے: کمیونٹی کی مصروفیت میں اکثر پیچیدہ، کثیر جہتی مسائل سے نمٹنا شامل ہوتا ہے۔ تنقیدی سوچ افراد کو مسائل کو توڑنے، تخلیقی حل پیدا کرنے، اور نئی معلومات کے پیدا ہونے پر حکمت عملیوں کو اپنانے میں مدد کرتی ہے۔
- اعتماد اور اعتبار پیدا کرتا ہے: جب کمیونٹی کے اراکین دیکھتے ہیں کہ رہنما محتاط تجزیہ اور غور و فکر کی بنیاد پر فیصلے کر رہے ہیں، تو اس سے اعتماد اور اعتبار پیدا ہوتا ہے۔ یہ اعتماد مجموعی مشغولیت کے عمل کو مضبوط کرتا ہے۔

8.4.2 کمیونٹی کی مصروفیت میں جارحیت

جارحیت اپنے خیالات، احساسات اور ضروریات کو واضح، براہ راست اور احترام کے ساتھ بیان کرنے کی صلاحیت ہے، جبکہ دوسروں کے نقطہ نظر کو سننا اور ان کی قدر کرنا۔ (Kourgiantakis, & Perrault, 2016) یہ جارحیت (جہاں کسی کی ضروریات یا رائے دوسروں پر مسلط کی جاتی ہے) اور غیر فعالی (جہاں کسی کی اپنی ضروریات یا رائے کو نظرانداز کیا جاتا ہے) سے الگ ہے۔ اصرار اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ افراد مؤثر طریقے سے بات چیت کریں، اپنی ضروریات کی وکالت کریں، اور کمیونٹی کے اندر صحت مند، پیداواری تعلقات برقرار رکھیں۔ آئیے درج ذیل حصے میں جارحیت کے کلیدی پہلوؤں کو دریافت کریں۔ (مائٹڈ ٹولز بھی دیکھیں - "ڈیولپنگ اسسٹوینس اسکلز" آرٹیکل کا لنک : <https://www.mindtools.com>)

واضح مواصلات: زور آور بات چیت کرنے والے اپنے خیالات اور ضروریات کا براہ راست اظہار کرتے ہیں، بغیر کسی ابہام کے، لیکن اس طریقے سے جو دوسروں کی رائے کا احترام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک کمیونٹی لیڈر کو بعض وسائل یا پالیسیوں کی ضرورت پر زور دینے کی ضرورت ہو سکتی ہے، لیکن وہ ایسا اس طرح کریں گے جس سے واضح ہو کہ وہ وسائل کیوں اہم ہیں اور ان سے وسیع تر کمیونٹی کو کیسے فائدہ پہنچے گا • (Finnegan & Golden, 2007) باعزت وکالت: زور آوری لوگوں کو دوسروں کی بے عزتی کیے بغیر یا دوسروں پر اپنے خیالات کو مجبور کیے بغیر اپنی اور اپنی برادری کی ضروریات کے لیے کھڑے ہونے کی اجازت دیتی ہے۔

کمیونٹی کی مصروفیت میں، اس کا مطلب پسماندہ آوازوں کی وکالت کرنا یا کمیونٹی کے لیے اہم مسائل پر ثابت قدم رہنا ہو سکتا ہے، جب کہ ابھی بھی تعاون اور گفت و شنید کے لیے کھلے ہیں۔ (Kourgiantakis, & Perrault, 2016)

• حدود کا تعین: ثابت قدمی آپ کی حدود کو جاننے اور حدود طے کرنے کے بارے میں بھی ہے، خاص طور پر جب چیلنجنگ یا جذباتی طور پر چارج شدہ حالات میں کام کریں۔
مثال کے طور پر، ایک سہولت کار کو وقت، جگہ، یا رویے کے گرد حدود طے کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔
کمیونٹی میٹنگ میں اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ بات چیت قابل احترام اور نتیجہ خیز رہے۔
• فعال سننا: اگرچہ زور آوری میں بولنا شامل ہے، اس میں فعال سننا بھی شامل ہے۔ زور آور بات چیت کرنے والے توجہ سے سنتے ہیں، دوسروں کے جذبات کی توثیق کرتے ہیں، اور سوچ سمجھ کر جواب دیتے ہیں۔ کمیونٹی کی مصروفیت میں، یہ ایک ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جہاں تمام شرکاء اپنی بات کو سنا اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

8.4.3 کمیونٹی کی مصروفیت میں تنقیدی سوچ اور جارحیت کو یکجا کرنا
مشترکہ ہونے پر، تنقیدی سوچ اور جارحیت کمیونٹی کی شمولیت کی کوششوں کے مجموعی معیار اور اثر کو بڑھانے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ یہ سیکشن آپ کو تجزیہ کرنے کی اجازت دے گا کہ یہ مہارتیں ایک دوسرے کی تکمیل کیسے کر سکتی ہیں:

• باخبر وکالت: تنقیدی سوچ افراد کو متعلقہ معلومات اکٹھا کرنے اور تجزیہ کرنے کے قابل بناتی ہے، جس کے بعد اصرار کے ساتھ بات کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، کمیونٹی میں کسی نئی پالیسی یا پروگرام کی وکالت کرتے وقت، تنقیدی سوچ سب سے مؤثر دلیل کا تعین کرنے میں مدد کرتی ہے، اور اصرار اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پیغام واضح اور اعتماد کے ساتھ پہنچایا جائے۔ (WB, 2015)

• تعمیری مکالمہ: کمیونٹی کی مصروفیت میں، بات چیت گرم ہو سکتی ہے، خاص طور پر جب مختلف گروہوں میں مسابقتی مفادات ہوں۔ تنقیدی سوچ شرکاء کو مسئلے کے مکمل دائرہ کار کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے، جب کہ ثابت قدمی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہر ایک کو اپنے خیالات کا اظہار اس انداز میں کرنے کا موقع ملے جس سے احترام اور تعاون کو فروغ ملے۔ (Finnegan & Golden, 2007)

• دوسروں کو بااختیار بنانا: مضبوط مواصلات کمیونٹی کے اراکین کو بااختیار بنانے کے لیے ایک طاقتور ذریعہ ہو سکتا ہے۔ وہ رہنما جو مسائل کی نشاندہی کرنے اور حل تجویز کرنے کے لیے تنقیدی سوچ کا استعمال کرتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ ان حلوں کی وکالت کرنے میں بھی زور دیتے ہیں، دوسروں کو اس عمل میں فعال حصہ لینے کی ترغیب دیتے ہیں (دی نیشنل سوک لیگز، 2018)۔

• متنوع آراء کا نظم کرنا: تنقیدی سوچ افراد کو مختلف نقطہ نظر سے کمیونٹی کے مسائل تک پہنچنے کی اجازت دیتی ہے، جبکہ ثابت قدمی ان اختلافات کو تعمیری طور پر تشریف لے جانے اور ان کا نظم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ قائدین فعال طور پر سنتے ہوئے اور متنوع نقطہ نظر کو ایڈجسٹ کرتے ہوئے، عمل میں مشترکہ بنیاد تلاش کرتے ہوئے اپنے نقطہ نظر پر زور دے سکتے ہیں۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ تنقیدی سوچ اور ثابت قدمی کمیونٹی کی شمولیت کی ضروری مہارتیں ہیں جو منصفانہ، باعزت اور نتیجہ خیز مکالمے کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہیں۔ تنقیدی سوچ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ فیصلے باخبر، جامع اور منصفانہ ہوں، جب کہ اصرار اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ عمل میں آوازیں سنی جائیں اور ان کا احترام کیا جائے۔ ایک ساتھ، یہ مہارتیں کمیونٹی کے اراکین کو اپنی ضروریات کی وکالت کرنے، پیچیدہ مسائل پر تشریف لے جانے، اور ان حلوں میں حصہ ڈالنے کا اختیار دیتی ہیں جن سے پوری کمیونٹی کو فائدہ ہو۔ ان دونوں مہارتوں کو تیار کرنا کمیونٹی کی شمولیت کی کوششوں کی مجموعی تاثیر کو بڑھاتا ہے، جس کے نتیجے میں مضبوط، زیادہ لچکدار کمیونٹیز بنتی ہیں۔ آپ کی تنقیدی سوچ اور جارحیت کو بہتر بنانے کے لیے دو فلمیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ یہ ہیں: "خوشی کا حصول" (2006) گیبیریل موکینو کی ہدایت کاری اور "سماجی مضمضے"

، (2020) جیف اورلوسکی کی ہدایت کاری میں۔

8.5 معلومات جمع کرنے کی مہارت

رہنماؤں، فیصلہ سازوں، محققین، اور ہر ایسے شخص کے لیے معلومات جمع کرنے کی مہارتیں ضروری ہیں جنہیں ڈیٹا، مشاہدات، یا تاثرات کی بنیاد پر باخبر انتخاب کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ مہارتیں افراد کو مختلف ذرائع سے متعلقہ، درست اور بروقت معلومات اکٹھی کرنے کے قابل بناتی ہیں تاکہ مسائل کو حل کرنے، منصوبہ بندی اور حکمت عملی سے متعلق فیصلہ سازی سے آگاہ کیا جا سکے۔ (Creswell, 2014)

یونٹ کے اس حصے میں، آپ معلومات جمع کرنے کی مہارت کے کچھ اہم عناصر، ان کا استعمال کیسے کریں، اور وہ کیوں اہم ہیں جان سکیں گے:

8.5.1 تحقیقی ہنر

- تعریف: منظم طریقے سے تلاش کرنے، جمع کرنے، جانچنے اور منظم کرنے کی صلاحیت
- معتبر ذرائع سے معلومات۔ (Oliver & O'Connor, 2014)
- کیسے استعمال کریں: Chatgpt جیسی معتبر معلومات تلاش کرنے کے لیے تعلیمی ڈیٹا بیس (جیسے گوگل اسکالر، JSTOR) سرکاری پبلیکیشنز، انڈسٹری رپورٹس، اور آن لائن وسائل جیسے ٹولز کا استعمال کریں۔

• یہ کیوں اہم ہے: مناسب تحقیق اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ جمع کی گئی معلومات درست، متعلقہ، اور تازہ ترین ہیں، غلط معلومات یا نامکمل ڈیٹا کی بنیاد پر فیصلے کرنے کے خطرے کو کم کرتی ہیں۔

- مثال: کمیونٹی کی ضروریات پر تحقیق کرنے والا ایک غیر منفعتی رہنما ضروریات اور ترجیحات کی درست تصویر حاصل کرنے کے لیے مردم شماری کے ڈیٹا، سروے اور رہائشیوں کے ساتھ انٹرویوز کا استعمال کر سکتا ہے۔
- 8.5.2 تنقیدی سوچ (اس پر اوپر والے حصے میں تفصیل سے بات ہو چکی ہے)
- تعریف: معلومات کا تجزیہ کرنے، جانچنے، اور ترکیب کرنے کی صلاحیت، مفروضوں پر سوال اٹھانا، تعصبات کی نشاندہی کرنا، اور معلومات میں تضادات یا خلاء کو پہچاننا۔ (WB, 2015: 2018)

• کیسے استعمال کریں: معلومات جمع کرتے وقت، سوالات پوچھیں جیسے: اس ڈیٹا کا ماخذ کیا ہے؟ یہ کون فراہم کر رہا ہے، اور ان کے تعصبات کیا ہو سکتے ہیں؟ کیا ثبوت ان دعوؤں کی تائید کرتے ہیں جو کہے جا رہے ہیں؟ جوابی دلیلیں یا متبادل وضاحتیں کیا ہیں؟

- یہ کیوں اہم ہے: تنقیدی سوچ آپ کو معلومات کے معیار اور وشوسنییتا کا اندازہ لگانے میں مدد کرتی ہے، غلط یا گمراہ کن ڈیٹا کو قبول کرنے سے گریز کرتی ہے۔
- مثال: مارکیٹ ریسرچ پر عمل کرنے سے پہلے، ایک کاروباری رہنما حریف کے ڈیٹا کا تنقیدی تجزیہ کر سکتا ہے، اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ کچھ ذرائع متعصب یا پرانے ہو سکتے ہیں، جو ان کے فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں۔

8.5.3 انٹرویو اور نیٹ ورکنگ کی مہارتیں۔

•تعریف: بصیرت سے بھرپور سوالات پوچھنے، دوسروں کے ساتھ مشغول ہونے، اور انٹرویوز یا بات چیت کے ذریعے قیمتی نقطہ نظر جمع کرنے کی صلاحیت۔ (Creswell 2017؛ NIH 2019)

•کس طرح استعمال کریں: کوالٹیٹو بصیرت جمع کرنے کے لیے موضوع کے ماہرین، اسٹیک ہولڈرز، یا کمیونٹی کے اراکین کے ساتھ منظم یا نیم ساختہ انٹرویوز کا انعقاد کریں۔

•یہ کیوں اہمیت رکھتا ہے: انٹرویو اکثر گہرائی، ذاتی، اور سیاق و سباق سے بھرپور معلومات فراہم کرتے ہیں جو تحریری رپورٹس یا ڈیٹا بیس میں نہیں مل سکتی۔

مثال کے طور پر: مقامی مسائل کو سمجھنے کی کوشش کرنے والا کمیونٹی لیڈر کمیونٹی کے ممبران، لیڈروں، یا ماہرین سے انٹرویو لے سکتا ہے تاکہ وہ اپنے ذاتی اکاؤنٹس جمع کر سکیں اور چیلنجوں کے بارے میں گہری بصیرت حاصل کریں۔

8.5.4 سروے اور سوالنامہ ڈیزائن

•تعریف: ٹارگٹڈ گروپ سے مقداری اور کوالٹیٹو ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے موثر سروے یا سوالنامے بنانے کی صلاحیت۔ (Creswell 2017؛ NIH 2019)

•کیسے استعمال کریں: واضح، جامع اور غیر جانبدارانہ سروے ڈیزائن کرنے کے لیے Google Forms، SurveyMonkey، یا Qualtrics جیسے پلیٹ فارمز کا استعمال کریں جو قابل عمل ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے صحیح سوالات پوچھیں۔

•یہ کیوں اہم ہے: سروے اور سوالنامے مؤثر طریقے سے متنوع گروپوں سے بڑی مقدار میں ڈیٹا اکٹھا کر سکتے ہیں، جس سے آپ کو وسیع تر ان پٹ کی بنیاد پر باخبر فیصلے کرنے میں مدد ملتی ہے۔

•مثال: اسکول کا منتظم رائے جمع کرنے کے لیے ایک سروے ڈیزائن کر سکتا ہے۔

والدین، اساتذہ، اور طلباء ایک نئے نصاب یا پروگرام کے بارے میں۔

8.5.5 مشاہدے کی مہارت

•تعریف: دیے گئے ماحول میں تفصیلات، رویے، اور نمونوں پر توجہ دیتے ہوئے براہ راست مشاہدے کے ذریعے معلومات جمع کرنے کی صلاحیت۔ (2011 Sutton & Austin, 2015; Silverman,

•استعمال کرنے کا طریقہ: تعاملات، ماحول، یا عمل کو مداخلت یا اثر انداز کیے بغیر ان کا مشاہدہ کریں۔ ابھرتے ہوئے رجحانات یا مسائل کی نشاندہی کرنے کے لیے جو کچھ آپ دیکھتے اور سنتے ہیں اس پر تفصیلی نوٹ لیں۔

•یہ کیوں اہمیت رکھتا ہے: مشاہداتی ڈیٹا ایسی معلومات کو بے نقاب کر سکتا ہے جو دوسرے چینلز کے ذریعے دستیاب نہیں ہے، جیسے کہ غیر زبانی اشارے یا طرز عمل کے نمونے جو واضح طور پر بیان نہیں کیے گئے ہیں۔

•مثال: ایک مینیجر دیکھ سکتا ہے کہ ملازمین نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ کیسے تعامل کرتے ہیں یا

نالیوں یا بہتری کے شعبوں کی نشاندہی کرنے کے عمل۔

8.5.6 تجزیاتی اور ڈیٹا کی تشریح کی مہارتیں۔

•تعریف: خام ڈیٹا کی تشریح کرنے، پیٹرن یا ارتباط تلاش کرنے، اور فیصلوں کو مطلع کرنے میں مدد کرنے والے نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت۔ (2015 NIH 2019؛ Sutton & Austin,

•کیسے استعمال کریں: ایکسل، SPSS یا ٹیبلو جیسے ٹولز کا استعمال کرتے ہوئے عددی ڈیٹا (مثلاً، اسپریڈ شیٹس، سیلز کے اعداد و شمار، یا سروے کے نتائج) کا تجزیہ کریں۔ اعداد و شمار کی واضح تشریح کرنے اور رجحانات کی نشاندہی کرنے کے لیے شماریاتی طریقوں یا تصورات (مثلاً گراف اور چارٹ) کا استعمال کریں۔

•یہ کیوں اہم ہے: ڈیٹا کا درست تجزیہ اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ فیصلے ڈیٹا پر مبنی ہیں۔

اور مفروضوں یا افسانوی شواہد پر مبنی نہیں۔

• مثال: ایک مارکیٹنگ مینیجر یہ سمجھنے کے لیے کہ کون سی پروڈکٹس سب سے زیادہ مقبول ہیں یا موسمی رجحانات کی نشاندہی کرنے کے لیے صارف کی خریداری کے رویے کے ڈیٹا کا تجزیہ کر سکتا ہے۔

8.5.7 ڈیٹا اکٹھا کرنے کے طریقے: کوالٹیٹیو بمقابلہ مقداری

• تعریف: کوالٹیٹیو ڈیٹا (تفصیلی، کھلی معلومات) اور مقداری ڈیٹا (عددی، شماریاتی معلومات) کے درمیان فرق کو سمجھنا، اور یہ جاننا کہ کون سا طریقہ مختلف مقاصد کے لیے استعمال کرنا ہے (کریسویل اور کریس ویل، 2018)۔

• کس طرح استعمال کریں: تفصیلی، بیانیہ ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے معیار کے طریقے (انٹرویو، فوکس گروپس، کیس اسٹڈیز) استعمال کریں۔ عددی ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے مقداری طریقے (سروے، تجربات، شماریاتی تجزیہ) استعمال کریں جن کا شماریاتی طور پر تجزیہ کیا جا سکے۔

• یہ کیوں اہمیت رکھتا ہے: ہر قسم کا ڈیٹا ایک مختلف مقصد کو پورا کرتا ہے۔ کوالٹیٹیو ڈیٹا سیاق و سباق، محرکات، اور گہری بصیرت کو سمجھنے کے لیے مفید ہے، جبکہ مقداری ڈیٹا پیٹرن کی شناخت، پیش رفت کی پیمائش، اور مفروضوں کی جانچ میں مدد کرتا ہے۔

• مثال: صحت کی دیکھ بھال کرنے والا رہنما خدشات اور تجربات کو سمجھنے کے لیے مریضوں کے انٹرویوز سے معیاری ڈیٹا کا استعمال کر سکتا ہے، جبکہ اطمینان کے اسکور کی پیمائش کے لیے سروے کے مقداری ڈیٹا کا استعمال بھی کر سکتا ہے۔

8.5.8 معلومات کی توثیق اور ماخذ کی تشخیص

• تعریف: آپ کے جمع کردہ معلومات کے ذرائع کی ساکھ اور اعتبار کا اندازہ لگانے کی صلاحیت، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ قابل اعتماد اور درست ہیں۔ (Creswell & Creswell, 2018)

• کیسے استعمال کریں: ہمیشہ ماخذ کی ساکھ کی جانچ کریں — مصنف کی اہلیت، اشاعت کی ساکھ، اور معلومات کی بروقتیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ درستگی کی تصدیق کے لیے متعدد ذرائع سے کراس چیک کریں۔

• یہ کیوں اہم ہے: قابل اعتماد اور درست معلومات فیصلہ سازی کے لیے اہم ہیں۔ استعمال کرنا متعصب، پرانے، یا غیر تصدیق شدہ ذرائع خراب فیصلوں کا باعث بن سکتے ہیں۔

• مثال: ایک پالیسی تجزیہ کار متعدد معتبر تھنک ٹینکس یا حکومتی اشاعتوں سے رپورٹس کا حوالہ دے سکتا ہے تاکہ پالیسی کی سفارشات میں استعمال کیے جانے والے ڈیٹا کی درستگی کو یقینی بنایا جا سکے۔

8.5.9 ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل خواندگی

• تعریف: جمع کرنے، ذخیرہ کرنے، اور کرنے کے لیے مختلف ڈیجیٹل ٹولز اور پلیٹ فارم استعمال کرنے کی صلاحیت

معلومات کا مؤثر طریقے سے تجزیہ کریں۔ (WEF, 2020)

• کیسے استعمال کریں: گوگل اسکالر، آن لائن ڈیٹا ریپوزٹریز، اور ویب سکرپنگ ٹولز جیسے ٹولز سے اپنے آپ کو واقف کریں۔ ڈیٹا کی بھرا پھیری اور تشریح کے لیے ایکسل جیسے سافٹ ویئر یا مزید جدید ڈیٹا تجزیہ ٹولز جیسے Python، R، یا SQL استعمال کریں۔

• یہ کیوں اہم ہے: ٹیکنالوجی بڑے ڈیٹا سیٹس کے مؤثر جمع کرنے اور تجزیہ کرنے کے قابل بناتی ہے، جس سے آپ کو باخبر فیصلے تیز اور زیادہ درست طریقے سے کرنے میں مدد ملتی ہے۔

• مثال: ڈیٹا سائنسدان سوشل میڈیا کے جذبات پر رینل ٹائم ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے ویب سکرپنگ کا استعمال کر سکتا ہے یا مارکیٹ کے رجحانات کی تشریح کرنے کے لیے ڈیٹا کے تجزیہ کی جدید تکنیکوں کا استعمال کر سکتا ہے۔

8.5.10 اخلاقی معلومات جمع کرنا

• تعریف: اخلاقی، قانونی، اور احترام کے ساتھ معلومات جمع کرنے کی صلاحیت، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ رازداری، رضامندی، اور شفافیت کو پورے عمل میں برقرار رکھا جائے۔ (Creswell & Creswell, 2018)

• استعمال کرنے کا طریقہ: یقینی بنائیں کہ آپ کے ڈیٹا اکٹھا کرنے کے طریقے اخلاقی رہنما خطوط کی تعمیل کرتے ہیں، بشمول شرکاء سے باخبر رضامندی حاصل کرنا، رازداری کو برقرار رکھنا، اور معلومات اکٹھا کرنے کے مقصد کے بارے میں شفاف ہونا۔

• یہ کیوں اہم ہے: اخلاقی تحفظات استحصال کو روکتے ہیں، رازداری کی حفاظت کرتے ہیں، اور تعمیر کرتے ہیں۔

ان لوگوں پر بھروسہ کریں جن سے آپ معلومات اکٹھی کر رہے ہیں۔

• مثال: سروے یا انٹرویوز کے ذریعے ڈیٹا اکٹھا کرنے والے محقق کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ شرکاء یہ سمجھیں کہ ان کا ڈیٹا کس طرح استعمال کیا جائے گا اور شرکت کرنے سے پہلے رضامندی فراہم کریں۔

یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اچھی طرح سے باخبر فیصلے کرنے کے لیے مضبوط معلومات جمع کرنے کی مہارتیں لازمی ہیں، چاہے آپ کسی ٹیم کا انتظام کر رہے ہوں، تحقیق کر رہے ہوں، یا کسی تنظیم کے لیے اسٹریٹجک انتخاب کر رہے ہوں۔ اس عمل میں نہ صرف متعلقہ ڈیٹا تلاش کرنا شامل ہے بلکہ اس مسئلے کی جامع تفہیم حاصل کرنے کے لیے متعدد ذرائع سے تنقیدی تجزیہ، ترکیب، اور اس کی تشریح بھی شامل ہے۔ ان مہارتوں کو تیار کرنے سے آپ کو زیادہ موثر اور باخبر رہنما، محقق، یا فیصلہ ساز بننے میں مدد ملے گی۔

8.6 تنازعات کا حل

تنازعات کا حل کمیونٹی کی مصروفیت میں ایک اہم مہارت ہے کیونکہ کمیونٹیز مختلف اقدار، ضروریات اور نقطہ نظر کے ساتھ متنوع افراد اور گروہوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔

جب لوگ مشترکہ اہداف کے لیے مل کر کام کرتے ہیں تو تنازعات فطری ہوتے ہیں، اور ان تنازعات کو کس طرح منظم کیا جاتا ہے کمیونٹی کی شمولیت کے اقدام کی کامیابی یا ناکامی کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ تنازعات کے مؤثر حل میں نہ صرف اختلاف کا انتظام کرنا شامل ہے بلکہ انہیں سیکھنے، تعاون اور ترقی کے مواقع کے طور پر استعمال کرنا بھی شامل ہے۔ تنازعات کے حل کے کلیدی پہلوؤں کو کمیونٹی کی مشغولیت کی مہارت کے طور پر سمجھنا ضروری ہے، اور اس میں یہ شامل ہے: 8.6.1 تنازعات کو سمجھنا

• تنازعہ کی نوعیت: تنازعہ اکثر غلط فہمیوں، مختلف اقدار، محدود وسائل کے لیے مسابقت، یا مواصلاتی رکاوٹوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ایک کمیونٹی میں، یہ عوامل کئی شکلوں میں ابھر سکتے ہیں، معمولی اختلاف سے لے کر پالیسی، وسائل کی تقسیم، یا ثقافتی اقدار پر بڑے پیمانے پر تنازعات تک۔

• تعمیری بمقابلہ تباہ کن تنازعہ: جب کہ تنازعہ تباہ کن ہو سکتا ہے، لیکن جب مناسب طریقے سے انتظام کیا جائے تو یہ تعمیری بھی ہو سکتا ہے۔ تعمیری تنازعہ گہری سمجھ کو فروغ دیتا ہے، مثبت تبدیلی لاتا ہے، اور تعلقات کو مضبوط کرتا ہے۔ دوسری طرف تباہ کن تنازعہ ناراضگی، علیحدگی اور تقسیم کا باعث بن سکتا ہے۔

8.6.2 فعال سننا اور ہمدردی

• سمجھنے کے لیے سننا: تنازعات کے حل میں سب سے اہم مہارتوں میں سے ایک فعال سننا ہے۔ اس میں نہ صرف یہ سننا شامل ہے کہ دوسرا شخص کیا کہہ رہا ہے بلکہ یہ بھی

ان کے الفاظ کے پیچھے بنیادی جذبات اور ضروریات کو سمجھنا۔ فعال سننا غلط فہمیوں کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے اور دوسروں کے نقطہ نظر کا احترام ظاہر کرتا ہے۔

• ہمدردی: ہمدردی اپنے آپ کو کسی اور کے جوتے میں ڈالنے اور ان کے جذبات اور خدشات کو سمجھنے کی صلاحیت ہے۔ یہ تنازعات کے حل کا ایک لازمی عنصر ہے کیونکہ یہ افراد کو کشیدہ حالات کو کم کرنے اور مشترکہ بنیاد تلاش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

8.6.3 ثالثی تنازعات

• غیر جانبدار موقف: تنازعات کے حل میں ایک کلیدی کردار ثالثی ہے، جہاں کمیونٹی لیڈر یا سہولت کار غیر جانبدار اور غیر جانبدار رہتا ہے، دونوں فریقین کو ایک دوسرے سے بات چیت اور سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ ایک ثالث کو فریق بننے سے گریز کرنا چاہیے اور اس کی بجائے تمام فریقین کے مفادات اور ضروریات پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

• سہولت کاری کی مہارتیں: مؤثر ثالث سہولت کاری کی مہارتوں کا استعمال مباحثوں کی رہنمائی، جذبات کو منظم کرنے، اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کرتے ہیں کہ ہر ایک کو اپنی رائے دینے کا موقع ملے۔ وہ فریقین کو بات چیت کو ذاتی یا جذباتی الزام بننے دینے کے بجائے باتھ میں موجود مسئلے پر مرکوز رہنے میں مدد کرتے ہیں۔

8.6.4

مسئلہ حل کرنا اور باہمی تعاون کے ساتھ حل

• بنیادی وجہ کی نشاندہی کرنا: تنازعات کے حل کے لیے اختلاف کی بنیادی وجوہات کی نشاندہی کی ضرورت ہوتی ہے، نہ کہ صرف علامات کو دور کرنا۔ اس میں اکثر ایسے سوالات پوچھنا شامل ہوتا ہے جو مسائل کی گہری کھوج کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، جیسے: "اس تنازعہ کو آگے بڑھانے کی بنیادی ضروریات یا خوف کیا ہیں؟"

• باہمی تعاون سے مسئلہ حل کرنا: کمیونٹی کی شمولیت میں تنازعات کے حل کا ایک اہم اصول تعاون ہے۔ مقصد ایسے حل تلاش کرنے کے لیے مل کر کام کرنا ہے جو تمام فریقین کے لیے قابل قبول ہوں، چاہے ان حلوں کے لیے سمجھوتے کی ضرورت ہو۔ اس میں ذہن سازی، مشترکہ بنیادوں کی نشاندہی، اور تخلیقی اختیارات کی تلاش شامل ہو سکتی ہے جو تمام ملوث افراد کے مفادات کو پورا کرتے ہیں۔

8.6.5 اتفاق رائے کی تعمیر

• مشترکہ اہداف: کمیونٹی کی مصروفیت میں، اکثر توجہ ہر نکتے پر اتفاق کے بجائے اتفاق رائے حاصل کرنے پر ہوتی ہے۔ اتفاق رائے پیدا کرنے میں کمیونٹی کے اراکین کے ساتھ مل کر مشترکہ اہداف اور مفادات تیار کرنے کے لیے کام کرنا شامل ہے جو لوگوں کو ان کے اختلافات کے باوجود متحد کر سکتے ہیں۔

• جامع عمل: اتفاق رائے کی تعمیر کا عمل جامع ہوتا ہے، یعنی یہ متنوع آوازوں کو میز پر مدعو کرتا ہے۔ یہ کمیونٹی کی شمولیت میں خاص طور پر اہم ہے، جہاں فیصلے اسٹیک ہولڈرز کی ایک وسیع رینج کو متاثر کرتے ہیں۔ اتفاق رائے کی تعمیر اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ فیصلے اس طرح کیے جائیں جو صرف ایک گروہ یا فرد کی نہیں بلکہ پوری کمیونٹی کی اقدار، ضروریات اور خواہشات کی عکاسی کرے۔

8.6.6 جذبات کا انتظام اور تناؤ کو کم کرنا

• جذباتی ضابطہ: جب جذبات کا مؤثر طریقے سے انتظام نہیں کیا جاتا ہے تو تنازعات اکثر بڑھ سکتے ہیں۔ خود ضابطہ اور جذباتی ذہانت تنازعات کے حل کے لیے اہم ہیں۔

اس میں پرسکون رہنا، اشتعال انگیز زبان سے گریز کرنا، اور بات چیت کے دوران اپنے جذبات کو سنبھالنے میں دوسروں کی مدد کرنا شامل ہے۔

• ڈی ایسکلیشن تکنیک: مخصوص تکنیکیں تناؤ کو کم کرنے میں مدد کر سکتی ہیں، جیسے گرما گرم گفتگو کے دوران وقفہ لینا، پرسکون اور غیر جانبدار زبان کا استعمال کرنا، اور منفی بیانات کو زیادہ غیر جانبدار یا مثبت الفاظ میں تبدیل کرنا۔ یہ تکنیکیں ٹھنڈا ہونے اور مسئلے پر زیادہ تعمیری طور پر واپس آنے کی جگہ دیتی ہیں۔

8.6.7 گفت و شنید اور سمجھوتہ

• مذاکرات: مذاکرات تنازعات کے حل کا ایک مرکزی پہلو ہے۔ کمیونٹی کی مصروفیت میں، گفت و شنید میں ایک درمیانی زمین تلاش کرنا شامل ہے جہاں مختلف مفادات کو متوازن کیا جا سکے۔ ایک کامیاب گفت و شنید کے عمل کے لیے فوری ثمرات کے بجائے واضح مواصلت، لچک اور طویل مدتی کمیونٹی کی فلاح و بہبود پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

• سمجھوتہ: کمیونٹی سیٹنگز میں تنازعات کے حل میں اکثر سمجھوتہ شامل ہوتا ہے۔

سمجھوتہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک فریق مکمل طور پر دستبردار ہو جائے یا یہ کہ قرارداد سب کے لیے بہترین ہو، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام فریق ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایڈجسٹمنٹ کریں۔ ایک اچھا سمجھوتہ عمل کو آگے بڑھاتے ہوئے سب کو سنا اور احترام محسوس کرنے دیتا ہے۔

8.6.8 تنازعات کے حل کی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے عملی حکمت عملی:

• تربیت اور ورکشاپس: کمیونٹی لیڈروں، سہولت کاروں، اور رضاکاروں کے لیے تنازعات کے حل کی مہارتوں (مثلاً، ثالثی، گفت و شنید، فعال سننے، اور ڈی اسکیلیشن) کی تربیت فراہم کرنا تنازعات کو مؤثر طریقے سے سنبھالنے کے بارے میں مشترکہ تفہیم پیدا کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔

• کمیونٹی کے اصول اور زمینی اصول: کمیونٹی کے اصولوں یا مصروفیت کے لیے بنیادی اصول قائم کرنا (جیسے احترام، بغیر مداخلت کے سننا، اور پرسکون رہنا) تنازعات کو ذاتی یا تباہ کن بننے سے روکنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ اصول ایک ایسا ماحول بناتے ہیں جہاں ہر کوئی اپنی رائے کا اظہار کرنے میں محفوظ محسوس کرتا ہے۔

• مکالمے کے لیے محفوظ جگہیں بنائیں: کھلے اور ایماندارانہ مکالمے کے مواقع فراہم کرنا، خاص طور پر ایسے حالات میں جہاں گہرے اختلافات یا تناؤ ہو، تنازعات کے بڑھنے سے پہلے حل کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ اس میں ٹاؤن ہالز، فوکس گروپس، یا چھوٹے گروپ ڈسکشنز شامل ہو سکتے ہیں۔

تیسرے فریق کی ثالثی: سنگین تنازعات کی صورت میں، بات چیت کی سہولت کے لیے ایک غیر جانبدار تیسرے فریق کا ہونا دونوں فریقوں کو یہ محسوس کرنے میں مدد دے سکتا ہے کہ ان کے خدشات کو تعصب کے بغیر سنا جا رہا ہے۔ فریق ثالث ثالث گفتگو کو ٹریک پر رکھنے اور حل کے لیے حکمت عملی فراہم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

• فیڈ بیک لوپس: فیڈ بیک میکانزم قائم کرنا (جیسے سروے، فالو اپ میٹنگز، یا آن لائن فورمز) کمیونٹی کے اراکین کو خدشات کا اظہار کرنے اور تنازعات کو بڑے مسائل بننے سے پہلے حل کرنے کا ایک طریقہ فراہم کرتا ہے۔ یہ فیڈ بیک لوپس جاری مکالمے کی اجازت دیتے ہیں اور شفافیت کو فروغ دیتے ہیں۔

کمیونٹی کی مصروفیت میں تنازعات کے حل کی حقیقی زندگی کی مثالیں:

پڑوس کے تنازعات: شہری محلوں میں اکثر زمین کے استعمال، ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ، یا کمیونٹی پروجیکٹس پر تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ تنازعات کے حل کی حکمت عملیوں میں میٹنگوں کی ایک سیریز کو سہولت فراہم کرنا شامل ہو سکتا ہے جہاں مختلف اسٹیک ہولڈرز — رہائشی،

ڈویلپرز، اور مقامی حکومت -اپنے خدشات کا اظہار کر سکتے ہیں، سمجھوتہ کر سکتے ہیں، اور باہمی طور پر فائدہ مند حل پر پہنچ سکتے ہیں۔

ثقافتی تناؤ: متنوع کمیونٹیز میں، ثقافتی غلط فہمیاں یا تناؤ تنازعات کا باعث بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، عوامی تقریبات، مذہبی طریقوں، یا تعلیمی پالیسیوں کے بارے میں اختلاف رائے پیدا ہو سکتا ہے۔ سہولت کار کمیونٹی کے اراکین کو ایک دوسرے کے ثقافتی طریقوں کو سمجھنے اور مشترکہ بنیاد تلاش کرنے میں مدد کرنے کے لیے ثالثی کی تکنیک استعمال کر سکتے ہیں، جس سے زیادہ شمولیت اور احترام کو فروغ ملتا ہے۔

تنازعات کا حل کمیونٹی کی مصروفیت کا ایک لازمی ہنر ہے جو مسائل کو بڑھنے سے روکنے میں مدد کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کمیونٹی ممبران کو سنا اور احترام محسوس ہوتا ہے۔ فعال سننے، ثالثی، مسئلہ حل کرنے، اور تعاون میں مہارتوں کو فروغ دینے سے، کمیونٹی کے رہنما اور اراکین تنازعات کو ترقی، اختراع، اور مضبوط تعلقات کے مواقع میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ بدلیے میں، یہ مہارتیں زیادہ ہم آہنگ، لچکدار، اور مصروف کمیونٹی کو فروغ دیتی ہیں۔

8.7 گروپ اور ثقافتی اثر و رسوخ

گروہی اور ثقافتی اثر و رسوخ کمیونٹی کی مصروفیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، کیونکہ وہ یہ تشکیل دیتے ہیں کہ افراد کس طرح سے بات چیت کرتے ہیں، تعلقات بناتے ہیں، اور معاشرے میں فیصلے کرتے ہیں۔ گروپ کی حرکیات اور ثقافتی اثرات کو سمجھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا ان لیڈروں کے لیے بہت اہم ہے جن کا مقصد کمیونٹی کی موثر مصروفیت کو فروغ دینا، اعتماد پیدا کرنا، اور اقدامات کی شمولیت اور کامیابی کو یقینی بنانا ہے۔ ذیل میں، اس بات کی کھوج کی جائے گی کہ کس طرح گروپ اور ثقافتی اثر و رسوخ کلیدی کمیونٹی کی مشغولیت کی مہارت کے طور پر کام کرتے ہیں۔

8.7.1 گروپ کی حرکیات کو سمجھنا

• تعریف: گروپ کی حرکیات سے مراد یہ ہے کہ گروپ کے افراد کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کرتے ہیں، ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور گروہی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ اس میں یہ سمجھنا شامل ہے کہ لوگ کیا کردار ادا کرتے ہیں، مواصلات کے نمونے، اور گروپ کے اندر فیصلے کیسے کیے جاتے ہیں۔

• یہ کس طرح مدد کرتا ہے: گروپ کی حرکیات کو سمجھ کر، رہنما یہ کر سکتے ہیں:

o ایسے مسائل کی نشاندہی کریں اور ان کو حل کریں جو باہمی تعاون میں رکاوٹ بن سکتے ہیں، جیسے کہ باہمی تنازعات یا طاقت کا عدم توازن۔

o ایک ایسے ماحول کو فروغ دیں جہاں گروپ کا ہر رکن اپنے آپ کو سنا اور قابل قدر محسوس کرے، جس سے زیادہ موثر شرکت ہوتی ہے۔

o ٹیم ورک اور اتفاق رائے کی حوصلہ افزائی کریں، جو کمیونٹی کے لیے بہت ضروری ہیں۔ مصروفیت

• شامل مہارتیں: فعال سننا، تنازعات کا حل، گروپ کی سہولت، کردار کی شناخت، ثالثی۔

• مثال: کمیونٹی کو منظم کرنے کی کوششوں میں، ایک رہنما دیکھ سکتا ہے کہ بعض افراد گفتگو پر حاوی ہیں جبکہ دوسرے خاموش ہیں۔ ان حرکیات پر توجہ دے کر اور خاموش اراکین کو اپنے نقطہ نظر کا اشتراک کرنے کی ترغیب دے کر، لیڈر زیادہ جامع اور باہمی تعاون پر مبنی گروپ ماحول کو یقینی بنا سکتا ہے۔

8.7.2 ثقافتی حساسیت اور آگہی

• تعریف: ثقافتی حساسیت ثقافتی فرق کو پہچاننے، سمجھنے اور ان کا احترام کرنے کی صلاحیت ہے، بشمول اقدار، عقائد، اور طرز عمل جو کہ لوگوں کے باہمی تعامل اور بات چیت کے طریقے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

• یہ کس طرح مدد کرتا ہے: ثقافتی بیداری کمیونٹی کی شمولیت میں ضروری ہے کیونکہ:
 ۵ اس سے رہنماؤں کو غیر ارادی ثقافتی تعصبات یا غلط فہمیوں سے بچنے میں مدد ملتی ہے۔
 بعض گروہوں کو الگ کر سکتا ہے۔
 ۵ یہ احترام کرتے ہوئے کمیونٹی کے متنوع ممبران کے ساتھ گہرے تعلق کو فروغ دیتا ہے۔
 ان کی روایات، زبانیں اور رسم و رواج۔
 ۵ یہ قائدین کو مشغولیت کی حکمت عملیوں کو ڈیزائن اور نافذ کرنے میں مدد کرتا ہے جو ثقافتی طور پر ہیں۔
 مناسب اور مختلف گروہوں کے ساتھ گونجتا ہے۔
 • شامل مہارتیں: ثقافتی عاجزی، فعال سننا، غیر زبانی بات چیت

آگاہی، تنوع کا احترام۔
 • مثال: ایک کثیر الثقافتی محلے میں کام کرنے والا کمیونٹی لیڈر ترجمہ شدہ مواد کے ساتھ ملاقاتوں کا اہتمام کر سکتا ہے یا ثقافتی طور پر متعلقہ علامتوں اور رسم و رواج کو شامل کر سکتا ہے تاکہ اجتماع کو متنوع شرکاء کے لیے خوش آئند محسوس کر سکے۔

8.7.3 سماجی اصول اور اجتماعی رویہ

• تعریف: سماجی اصول ایک گروپ یا معاشرے میں مشترکہ توقعات، رویے، اور قواعد ہیں۔ یہ اصول رہنمائی کرتے ہیں کہ افراد کس طرح بات چیت کرتے ہیں اور کیا قابل قبول یا نامناسب سمجھا جاتا ہے۔

• یہ کس طرح مدد کرتا ہے: کمیونٹی کی مصروفیت کے لیے سماجی اصولوں کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔
 کیونکہ:

۵ یہ قائدین کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ مشغولیت کی حکمت عملیوں کو اس کے ساتھ ہم آہنگ کریں جس کی کمیونٹی میں سماجی طور پر قبول یا توقع کی جاتی ہے۔
 ۵ اس کی بنیاد پر تبدیلی یا نئے خیالات کے خلاف ممکنہ مزاحمت کا اندازہ لگانے میں مدد ملتی ہے۔
 قائم کردہ معیارات،
 ۵ یہ رویے میں تبدیلی کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے نئے آئیڈیاز متعارف کروا کر جو موجودہ اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ محسوس کرتے ہوں یا بتدریج اصولوں کو تبدیل کرنے کے طریقے تلاش کرتے ہیں۔
 • شامل ہنر: سماجی اثر و رسوخ، قائل کرنا، وضع کرنا، رویے کو سمجھنا

پیٹرن

مثال کے طور پر: ایک چھوٹے سے دیہی شہر میں رہنما ماحولیاتی اقدامات کو متعارف کرواتے وقت مقامی روایات اور اصولوں کے ساتھ کام کر سکتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مجوزہ اقدامات نئے، پائیدار متبادل فراہم کرتے ہوئے کمیونٹی کی اقدار کے مطابق ہوں۔

8.7.4 ثقافتی حدود کے اندر اعتماد کی تعمیر

• تعریف: اعتماد سازی میں باہمی احترام اور اعتماد کے تعلقات پیدا کرنا شامل ہے۔ ثقافتی اختلافات اکثر اس بات پر اثر انداز ہوتے ہیں کہ اعتماد کیسے بنایا جاتا ہے اور اسے برقرار رکھا جاتا ہے، خاص طور پر جب کمیونٹیز میں مختلف اقدار یا تاریخی تجربات ہوتے ہیں۔

• یہ کس طرح مدد کرتا ہے: ٹرسٹ کمیونٹی کی موثر مصروفیت کی بنیاد ہے، اور اعتماد کے ارد گرد ثقافتی باریکیوں کو سمجھنے سے مدد مل سکتی ہے:

۵ قائدین کمیونٹی کے مختلف طبقات کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں، خاص طور پر اگر وہاں ہو۔
 پسماندہ گروہوں اور وسیع تر کمیونٹی کے درمیان تاریخی عدم اعتماد۔
 ۵ قائدین کمیونٹی کے تنازعات کو نیویگیٹ کرتے ہیں اور آپس میں مضبوط تعلقات کو فروغ دیتے ہیں۔
 متنوع گروپ۔

اعتماد سازی کی حکمت عملی جو ایک ثقافت یا گروہ میں کام کرتی ہے دوسرے میں مؤثر نہیں ہوسکتی ہے، لہذا ثقافتی بیداری رہنماؤں کو ان کے نقطہ نظر کے مطابق بنانے میں مدد کرتی ہے۔
 • شامل ہنر: رشتے کی تعمیر، جذباتی ذہانت، ہمدردی، تنازعات کا حل، بین الثقافتی مواصلات۔

• مثال: مقامی آبادیوں پر مشتمل کمیونٹی کی شمولیت کے منصوبے میں، رہنما اس کمیونٹی کے منفرد تاریخی سیاق و سباق اور بیرونی حکام کے ساتھ تجربات کو سمجھنے کے لیے وقت نکال سکتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ نئے اقدامات کے ساتھ آگے بڑھنے سے پہلے ماضی کی شکایات کو تسلیم کیا جائے۔

8.7.5 کراس کلچرل کمیونیکیشن کی سہولت فراہم کرنا
 • تعریف: کراس کلچرل کمیونیکیشن میں مختلف ثقافتوں میں مواصلاتی انداز، زبانوں اور اصولوں کو سمجھنا اور مؤثر طریقے سے نیویگیٹ کرنا شامل ہے۔ اس میں زبانی اور غیر زبانی دونوں مواصلات شامل ہیں۔

• یہ کس طرح مدد کرتا ہے: تمام ثقافتوں میں مؤثر مواصلت کو آسان بنا کر، رہنما یہ کر سکتے ہیں:
 1) اس بات کو یقینی بنائیں کہ کمیونٹی کے تمام ممبران، ان کے ثقافتی پس منظر سے قطع نظر، ایک آواز ہے اور بات چیت میں حصہ ڈال سکتا ہے۔
 2) غلط فہمیوں اور تنازعات کو کم کریں جو مواصلات کے مختلف انداز سے پیدا ہوتے ہیں۔

3) ایسے ماحول کو فروغ دے کر شمولیت کا احساس پیدا کریں جہاں لوگ اپنے طریقوں سے خود کو ظاہر کرنے میں آسانی محسوس کریں۔
 • شامل مہارتیں: فعال سننا، زبان کا ترجمہ/تشریح، غیر زبانی۔

مواصلاتی آگاہی، اور ثقافتی موافقت۔
 • مثال: ایک کثیر ثقافتی شہری محلے میں کام کرنے والا رہنما مختلف زبانیں بولنے والے کمیونٹی سہولت کاروں کا استعمال کر سکتا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ غیر انگریزی بولنے والے رہائشی ٹاؤن ہال کی میٹنگوں میں شرکت کر سکتے ہیں اور محسوس کر سکتے ہیں۔
 قیادت اور تنازعات کی نالائی اور حل پر پہلے ہی اس یونٹ کے مندرجہ بالا حصوں میں بات کی جا چکی ہے۔

8.7.6 ثقافتی دارالحکومت کی تعمیر
 • تعریف: ثقافتی سرمایہ سے مراد غیر مالیاتی سماجی اثاثے ہیں — جیسے کہ تعلیم، ہنر، اور ثقافتی علم — جو افراد یا گروہوں کے پاس ہے۔ رہنما مصروفیت کی کوششوں کو بڑھانے کے لیے ثقافتی سرمائے کا استعمال کر سکتے ہیں۔

• یہ کس طرح مدد کرتا ہے: ثقافتی سرمائے کو سمجھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا رہنماؤں کو اجازت دیتا ہے:
 1) مختلف کمیونٹی ممبران کے ساتھ ان طریقوں سے مشغول ہوں جو ان کے ساتھ گونجتے ہوں۔
 2) اقدار اور زندہ تجربات۔
 3) ثقافتی روایات کو منا کر اور استعمال کر کے کمیونٹی کا فخر پیدا کریں۔

مشقیں
 1) ہر گروپ کی جانب سے کمیونٹی کے لیے منفرد شراکت کو پہچان کر اور اس کی توثیق کر کے شرکت کی حوصلہ افزائی کریں۔
 • شامل ہنر: ثقافتی آگاہی، کمیونٹی آرگنائزنگ، اثاثے پر مبنی کمیونٹی کی ترقی، تنوع کا جشن۔

• مثال: کمیونٹی آرٹس پروجیکٹ میں، ایک لیڈر مقامی فنکاروں اور ثقافتی تنظیموں کے ساتھ مل کر ایک ایسا ایونٹ تشکیل دے سکتا ہے جو مختلف ثقافتی گروہوں کی روایات اور صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے، اس طرح فخر کو فروغ دیتا ہے اور کمیونٹی بانڈز کو مضبوط کرتا ہے۔

یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ گروہ اور ثقافتی اثر و رسوخ کمیونٹی کی مصروفیت میں طاقتور قوتیں ہیں۔ وہ رہنما جو گروپ کی حرکیات اور ثقافتی عوامل کو سمجھنے اور ان کا نظم کرنے میں ماہر ہیں وہ زیادہ جامع، ہم آہنگی اور پیداواری کمیونٹیز کو فروغ دے سکتے ہیں۔ یہ ہنر قائدین کو اعتماد پیدا کرنے، بامعنی شرکت کی سہولت فراہم کرنے، تنازعات کو حل کرنے، اور ایک ایسا ماحول بنانے کے قابل بناتا ہے جہاں کمیونٹی کے تمام اراکین کو عزت اور قدر کا احساس ہو۔ چاہے ثقافتی اختلافات کو دور کرنا ہو یا گروہی حرکیات کی طاقت کو بروئے کار لانا ہو، موثر لیڈروں کو ان لوگوں کے متنوع پس منظر، تجربات اور اقدار کو سمجھنا اور ان کا احترام کرنا چاہیے جن کی وہ خدمت کرتے ہیں۔

8.8 سماجی تبدیلی کے لیے کہانی سنانے اور میڈیا سماجی تبدیلی کے لیے کہانی سنانے اور میڈیا سماجی تبدیلی کے لیے ایک طاقتور ٹولز ہیں جو کارکنان، کمیونٹی آرگنائزرز اور تنظیموں کے ذریعے بیداری پیدا کرنے، عوامی تاثرات کو بدلنے اور اجتماعی عمل کی ترغیب دینے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ میڈیا کی رسائی اور اثر و رسوخ کے ساتھ کہانیوں کی جذباتی طاقت کو جوڑ کر، یہ ٹولز موجودہ طاقت کے ڈھانچے کو چیلنج کر سکتے ہیں، پسماندہ آوازوں کو بڑھا سکتے ہیں، اور متنوع سامعین میں ہمدردی کو فروغ دے سکتے ہیں۔ اس یونٹ کا یہ حصہ، اس بات کا جائزہ پیش کرتا ہے کہ کس طرح کہانی سنانے اور میڈیا کو سماجی تبدیلی کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اس کے ساتھ حکمت عملیوں، مثالوں اور وسائل کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے لیے۔

8.8.1 سماجی تبدیلی کے لیے کہانی سنانے کی طاقت

کہانی سنانے کا فن بے تجربات، اقدار اور نقطہ نظر کو اس طرح بانٹنے کا مشغول، حوصلہ افزائی، اور تعلیم دیتا ہے۔ یہ سماجی تبدیلی کی تحریکوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے:

مسائل کو انسانی بنانا اور انہیں متعلقہ بنانا

• ذاتی کہانیاں تجریدی مسائل کو ٹھوس اور حقیقی بناتی ہیں۔ جب لوگ سنتے ہیں کہ غربت، موسمیاتی تبدیلی، نسلی ناانصافی، یا صنفی عدم مساوات جیسے مسائل حقیقی لوگوں کو کیسے متاثر کرتے ہیں، تو ان کے جذباتی طور پر جڑے اور کارروائی کرنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر: "بیومن آف نیو یارک" - ایک تصویر اور کہانی سنانے کا پروجیکٹ جہاں متنوع پس منظر کے لوگ اپنی ذاتی کہانیاں شیئر کرتے ہیں، امیگریشن، ذہنی صحت اور عدم مساوات جیسے مسائل پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ منصوبہ نہ صرف ثقافتی اور جغرافیائی تقسیموں کے درمیان افراد کو جوڑتا ہے بلکہ سوشل میڈیا مہمات اور فنڈ ریزنگ کی کوششوں کو بھی تیز کرتا ہے۔

پسماندہ آوازوں کو باختیار بنانا

• کہانی سنانے سے پسماندہ گروہوں کو اپنے زندہ تجربات کا اشتراک کرنے اور ان کے حقوق کی وکالت کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ یہ دقیانوسی تصورات کو چیلنج کر سکتا ہے اور ناانصافیوں کو ظاہر کر سکتا ہے جو بصورت دیگر کسی کا دھیان نہیں جا سکتے۔

• مثال: #MeToo موومنٹ 2006 - میں ایک نچلی سطح پر مہم کے طور پر کارکن ترانا برک کی طرف سے شروع کی گئی، بیش ٹیگ اور کہانی سنانے کے اقدام نے بین الاقوامی توجہ حاصل کی جب اعلیٰ پروفائل خواتین نے بیداری اور احتساب کا مطالبہ کرنے کے لیے اپنی جنسی براسانی اور حملے کی ذاتی کہانیوں کا استعمال کیا۔

ہمدردی اور یکجہتی کی تعمیر

• ذاتی بیانیے متنوع گروہوں کے درمیان ہمدردی اور یکجہتی کو فروغ دے سکتے ہیں۔ جب لوگ دنیا کو کسی اور کی نظر سے دیکھتے ہیں، تو وہ تبدیلی کی تحریکوں کی حمایت کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔

• مثال: ایڈز میموریل لحاف - یہ پروجیکٹ، جو 1980 کی دہائی میں شروع ہوا تھا، ایڈز سے مرنے والے افراد کی یادگاری لحاف کی تخلیق کے ذریعے کہانی سننے کا استعمال کیا گیا۔

لحاف نے نہ صرف ایچ آئی وی/ایڈز کی وبا پر توجہ مبذول کروائی بلکہ متاثرہ افراد کو انسان بنایا اور بدنما داغ سے لڑنے میں مدد کی۔

اجتماعی شناخت اور سماجی تحریکوں کی تشکیل

• کہانیاں مشترکہ مقصد اور اجتماعی شناخت کا احساس پیدا کر سکتی ہیں، لوگوں کو ایک مشترکہ مقصد کے ارد گرد متحد کرتی ہیں۔ یہ اکثر لوگوں کو کارروائی کرنے کے لیے متحرک کرنے میں ایک اہم عنصر ہوتا ہے۔

• مثال: مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی "میرا خواب ہے" تقریر - امریکی شہری حقوق کی تحریک کی تاریخ کی سب سے مشہور کہانیوں میں سے ایک، اس تقریر نے نسلی مساوات اور انصاف کے لیے ایک وژن کو بیان کیا جس نے لاکھوں لوگوں کو عملی جامہ پہنایا۔

8.8.2 سماجی تبدیلی میں میڈیا کا کردار

میڈیا — بشمول ٹیلی ویژن، ریڈیو، اور پرنٹ جیسی روایتی شکلوں کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا اور آن لائن ویڈیو جیسے ڈیجیٹل پلیٹ فارم — کہانیوں کی رسائی کو بڑھاتا ہے، جس سے سماجی تحریکوں کے لیے مقامی کمیونٹیز سے کہیں زیادہ خیالات کو پھیلانا ممکن ہوتا ہے۔

پیغامات کو بڑھانا اور عالمی سامعین تک پہنچنا

• سوشل میڈیا پلیٹ فارمز (فیس بک، انسٹاگرام، ٹویٹر، یوٹیوب) کا استعمال سماجی تحریکوں کو روایتی میڈیا گیٹ کیپرز کو نظرانداز کرنے اور عالمی سامعین سے براہ راست جڑنے کی اجازت دیتا ہے۔

• مثال: عرب بہار - (2010-2012) سوشل میڈیا نے احتجاج کو منظم کرنے اور حکومتی جبر کے بارے میں حقیقی وقت کی کہانیاں شیئر کرنے میں کارکنوں کی مدد کر کے عرب بہار کی بغاوتوں میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ان کہانیوں کے وائرل پھیلنے سے بین الاقوامی یکجہتی پیدا ہوئی اور کئی ممالک میں سیاسی تبدیلیاں آئیں۔

دستاویزی فلموں اور فلموں کے ذریعے بیداری پیدا کرنا

• دستاویزی فلمیں اور فیچر فلمیں سماجی مسائل پر گہرائی سے نظر ڈال سکتی ہیں۔

تحریکیں، جو اکثر اہم مسائل کو عوامی شعور میں لاتی ہیں۔

• مثال: Ava DuVernay کی "31 ویں" - یہ Netflix دستاویزی فلم امریکہ میں نسل، انصاف، اور بڑے پیمانے پر قید کے ایک دوسرے کو تلاش کرتی ہے، یہ فلم مجرمانہ انصاف میں اصلاحات کی وکالت کرنے کے لیے تاریخ، اعداد و شمار اور ذاتی کہانیوں کا مرکب استعمال کرتی ہے۔

عوامی رائے کو متاثر کرنے کے لیے بصری میڈیا کا فائدہ اٹھانا

• تصاویر، ویڈیوز، اور گرافکس سماجی مسائل کی فوری ضرورت کو واضح کرنے اور عوامی حمایت حاصل کرنے میں طاقتور ہو سکتے ہیں۔ بصری میڈیا اکثر پیچیدہ مسائل کو جلدی اور مؤثر طریقے سے بتاتا ہے، خاص طور پر ڈیجیٹل دور میں جہاں توجہ کا دورانیہ کم ہوتا ہے۔

• مثال: گرینیپس کی طرف سے "دی ٹائیڈ از ہائی" - ماحولیاتی این جی او نے آب و ہوا کی تبدیلی کی طرف توجہ مبذول کرنے کے لیے برف کے پگھلنے والے ڈھکن اور جنگلی حیات کی شاندار تصاویر کا استعمال کیا، جس سے عوامی بیداری اور حکومتی کارروائی دونوں کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

کراؤڈ سورسنگ اور اجتماعی کارروائی

• میڈیا اور کہانی سننے کے لیے سماجی تبدیلی کے اقدامات کے لیے کراؤڈ سورسنگ سپورٹ کے پلیٹ فارم کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ خواہ پیشینہ، بجوم فنڈنگ مہم، یا سوشل میڈیا کال آؤٹ کے ذریعے، میڈیا لوگوں کو اجتماعی طور پر ان وجوہات کی حمایت کرنے کے قابل بناتا ہے جن کا وہ خیال رکھتے ہیں۔

• مثال: سماجی انصاف کے لیے GoFundMe مہمات - پچھلے کچھ سالوں میں، متعدد GoFundMe مہمات نے اس سے متعلقہ وجوہات کے لیے لاکھوں ڈالر اکٹھے کیے ہیں۔

سماجی انصاف، بشمول مظاہرین کے لیے ضمانتی فنڈز اور پولیس کی بربریت کا شکار ہونے والوں کے لیے طبی امداد۔

8.8.3 سماجی تبدیلی کے لیے کہانی سنانے اور میڈیا کے استعمال کے لیے کلیدی حکمت عملی

اپنے سامعین کو جذباتی طور پر مشغول کریں۔

• وہ کہانیاں جو جذباتی طور پر سامعین کے ساتھ گونجتی ہیں وہ عمل کو متاثر کرتی ہیں۔

چاہے یہ مزاح، دل کی تکلیف، یا امید کے ذریعے ہو، لوگوں کو مقصد کے ساتھ مشغول ہونے کی ترغیب دینے کے لیے جذباتی تعلق بنانا ضروری ہے۔

• مشورہ: حقیقی زندگی کی کہانیوں پر توجہ مرکوز کریں جو مسائل کے انسانی اثرات کو نمایاں کرتی ہیں۔
ملٹی میڈیا فارمیٹس استعمال کریں۔

• تصاویر، ویڈیوز، پوڈکاسٹس، بلاگز، اور انفوگرافکس کا مرکب شامل کرنا متنوع سامعین کو اپیل کر سکتا ہے اور پلیٹ فارمز پر ان کی توجہ برقرار رکھ سکتا ہے۔

• ٹپ: بصری طور پر چلنے والی کہانیوں کے لیے، Instagram، گہرائی کے لیے YouTube جیسے پلیٹ فارمز کا استعمال کریں۔
ویڈیو دستاویزی فلمیں، اور مختصر، بروقت اپ ڈیٹس کے لیے ٹویٹر۔
اپنے مقصد کے ارد گرد ایک بیانیہ بنائیں

• مؤثر مہمات اکثر ایک زبردست بیانیہ تیار کرتی ہیں جو ذاتی جدوجہد، اجتماعی کارروائی، اور ممکنہ فتح کے حوالے سے ایک مسئلے کو مرتب کرتی ہے۔ ان بیانیوں کو مسئلے کے داؤ کو اجاگر کرنا چاہیے اور لوگوں کو اس کے حل کا حصہ بننے کی ترغیب دینا چاہیے۔

• مشورہ: ایک مربوط، وسیع بیانیہ بنانے کے لیے بیش ٹیگ مہمات کا استعمال کریں (مثلاً، #BlackLivesMatter، #ClimateStrike)۔

کالز ٹو ایکشن شامل کریں۔

• سماجی تبدیلی کے لیے کہانی سنانے میں ایک واضح کال ٹو ایکشن ہونا چاہیے۔ چاہے وہ کسی مقصد کے لیے عطیہ کرنا ہو، احتجاج میں شرکت کرنا ہو، پٹیشن پر دستخط کرنا ہو، یا مواد کا اشتراک کرنا ہو، لوگوں کو یہ بتانا ہو کہ وہ کس طرح اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔

• مشورہ: یقینی بنائیں کہ ہر کہانی سامعین کے لیے ٹھوس، قابل عمل قدم کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔

پسماندہ آوازوں کو بڑھانا

حقیقی سماجی تبدیلی کو فروغ دینے کے لیے، پسماندہ اور مظلوم کمیونٹیز کی کہانیوں کو مرکز میں رکھنا چاہیے، نہ کہ صرف اقتدار میں رہنے والوں کی کہانیاں۔ اس میں کارکنان، زندہ بچ جانے والے، اور سماجی مسائل سے براہ راست متاثر ہونے والے شامل ہیں۔

• ٹپ: مستند آوازوں کو بڑھانے کے لیے نچلی سطح کی تنظیموں اور پسماندہ افراد کے ساتھ تعاون کریں۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کہانی سنانے اور میڈیا سماجی تبدیلی کے لیے ضروری ٹولز ہیں کیونکہ یہ پیچیدہ مسائل کو انسانی بنانے، لوگوں کی ایک وسیع رینج کو شامل کرنے اور اجتماعی عمل کی ترغیب دینے کے لیے تحریکوں کو قابل بناتے ہیں۔ ذاتی بیانیے اور میڈیا پلیٹ فارمز کو مؤثر طریقے سے استعمال کرتے ہوئے، تبدیلی لانے والے ہمدردی کو فروغ دے سکتے ہیں، پسماندہ آوازوں کو بڑھا سکتے ہیں، اور لوگوں کو زیادہ منصفانہ اور مساوی معاشرہ بنانے کے لیے متحرک کر سکتے ہیں۔

خود تشخیص کے سوالات

کیوں اور کیسے مواصلات اور سہولت کمیونٹی کی مصروفیت کے لیے اہم ہولڈر تیار ہیں؟ تفصیل سے لکھیں۔

سوال نمبر: 20 مؤثر کمیونٹی مصروفیت کے لیے، خود آگاہی کس طرح ایک اہم ہنر ہے؟ مثالوں کے ساتھ گہرائی سے نظریہ پیش کریں۔

سوال نمبر: 30 کمیونٹی کی شمولیت میں قیادت کیوں اور کیسے اہم ہے؟ وضاحت کریں اور مثالیں دیں۔

سوال نمبر: 40 تنقیدی سوچ اور اصرار دونوں مؤثر کمیونٹی کی شمولیت کے لیے اہم مہارتیں ہیں۔ کیوں اور کیسے؟ مثالیں پیش کریں۔

سوال نمبر: 50 آپ کے لیے کمیونٹی میں کام کرنے کے لیے معلومات جمع کرنے کی مہارتوں کو تیار کرنا کیوں ضروری ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

مزید پڑھنا

- ایڈلر، آر بی، اور پراکٹر، آر ایف۔ (2017) تلاش کرنا، اندر تلاش کرنا: انٹر پرسنل کمیونیکیشن (14 واں ایڈیشن)۔ Cengage لرننگ۔
- Babbie, E. (2015). سماجی تحقیق کی مشق (14 واں ایڈیشن)۔ Cengage لرننگ۔
- Boudah, DJ (2013). "کمیونٹی کالج ایجوکیشن میں تنقیدی سوچ۔" جرنل آف کالج ریڈنگ اینڈ لرننگ، 43(2)، 135-148۔
- بروک فیلڈ، ایس ڈی۔ (2012) تنقیدی سوچ کے لیے تعلیم: طلباء کو ان کے مفروضوں پر سوال کرنے میں مدد کرنے کے لیے اوزار اور تکنیک۔ جوسی-باس۔
- براؤننگ، ڈی، اور سمیل، ایل۔ (2001) کمیونٹی اور تنازعہ: تنازعات کے انتظام میں مسائل کو حل کرنا۔ دی کمیونٹی ڈویلپمنٹ جرنل، 36(2)، 108-118۔
- کمیونٹی ٹول باکس - یونیورسٹی آف کنساس <https://ctb.ku.edu>
- مرکز برائے اخلاقی قیادت <https://ethicalleadership.org>
- Cohen, CJ, & Dawson, MC (2013). نسل کی سیاست: افریقی امریکی اور میڈیا۔ شہری لیگ۔
- Creswell, JW & Creswell, D., J. (2018). تحقیقی ڈیزائن کوالٹیٹیو، مقداری، اور مخلوط طریقے اپروچز، پانچواں ایڈیشن، SAGE پبلیکیشنز۔
- Denscombe, M. (2014). دی گڈ ریسرچ گائیڈ: چھوٹے پیمانے کے سماجی تحقیقی منصوبوں کے لیے (5ویں ایڈیشن)۔ اوپن یونیورسٹی پریس۔
- فرنانڈیز، جے آر۔ (2017) کثیر الثقافتی ماحول میں قیادت: گروپ اور ثقافتی اثرات کو کیسے نیویگیٹ کریں۔ بین الاقوامی جرنل آف کراس کلچرل مینجمنٹ، 17(3)، 335-350۔
- Finnegan, R., & Golden, J. (2007). "پسماندہ کمیونٹیز میں جارحیت اور سماجی باختیاریت۔" جرنل آف سوشل ورک پریکٹس، 283-296، 21(3)۔
- گبز، جی۔ (2007) کوالٹیٹیو ڈیٹا کا تجزیہ کرنا۔ SAGE پبلیکیشنز۔
- Gonzalez, MA, & Shinn, M. (2015). کمیونٹی سائیکالوجی: رہنما اصول اور واقفیت۔ کمیونٹی سائیکالوجی کی آکسفورڈ بینڈ بک میں (پی پی۔ 18-34) آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
- Hoffman, D., & McKeown, S. (2015). "معلومات کے اجتماع میں ٹیکنالوجی کا کردار: ایک عملی جائزہ،" جرنل آف انفارمیشن سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، 63(4)، 445-459۔
- Keyton, J. (2017). مواصلات اور تنظیمی ثقافت: کام کے تجربے کو سمجھنے کی کلید (دوسرا ایڈیشن)۔ SAGE پبلیکیشنز۔
- Kourgiantakis, T., & Perrault, M. (2016). کمیونٹی ورکرز میں جارحانہ مواصلاتی مہارتوں کو فروغ دینا۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ جرنل، 51(2)، 183-197۔
- Kriesberg, L. (2007). تعمیری تنازعات: اضافہ سے حل تک۔ امریکی طرز عمل سائنسدان، 50(11)، 1524-1539۔
- لیون، ایس، اور مورلینڈ، آر ایل۔ (1990) چھوٹے گروپوں میں تنازعات کا حل: ثالثی کا کردار۔ سماجی اور ذاتی تعلقات کا جرنل، 7(3)، 339-356۔

میکس، پی۔ (2011) "موثر مواصلات کو فروغ دینے میں جارحیت کا کردار۔" جرنل آف کمیونیکیشن مینجمنٹ، 15(3)، 235-249.

میکسویل، جے اے۔ (2012) کوالٹیٹو ریسرچ کے لیے ایک حقیقت پسندانہ نقطہ نظر۔ SAGE پبلیکیشنز۔

ملر، (2017) SA کمیونٹی کی مصروفیت میں تعاون پر مبنی قیادت کی تعمیر میں سہولت کاری کا کردار۔ جرنل آف کمیونٹی پریکٹس، 44-62-25(1).

مائنڈ ٹولز - "جارحیت کی مہارت" <https://www.mindtools.com> -

Oliver, M., & O'Connor, M. (2014). "کمیونٹی ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے شراکتی تکنیکوں کا استعمال۔"

جرنل آف کمیونٹی پریکٹس، 22(4)، 357-375.

Rodriguez, C. (2014). نئی سماجی تحریکوں میں میڈیا ایکٹیویزم کی اہمیت۔ سوشل موومنٹ اسٹڈیز، 13(2)، 139-152.

سلور مین، ڈی۔ (2011) کوالٹیٹو ڈیٹا کی تشریح: گفتگو، متن اور تعامل کا تجزیہ کرنے کے طریقے۔ SAGE پبلیکیشنز۔

Smyth, J. (2014). تنقیدی سوچ اور کمیونٹی کی مصروفیت: جمہوری عمل کے لیے صلاحیت کی تعمیر۔ جرنل آف ایجوکیشنل پالیسی، 105-126-29(1).

Sutton, J., & Austin, Z. (2015). ڈیٹا اکٹھا کرنا، تجزیہ کرنا، اور انتظام کرنا۔ کینیڈین جرنل آف ہسپتال فارمیسی، 68(3)، 226-231.

Tannenbaum, SI, & Salas, E. (2021). "اکیسویں صدی میں ٹیم ورک: خود آگاہی اور سیلف ریگولیشن پر توجہ۔" تنظیمی تجزیہ کا بین الاقوامی جریدہ، 29(2)، 286-299.

Telford, P., & O'Hara, M. (2010). کمیونٹی کے تنازعات کا حل: اصول اور نقطہ نظر۔ تنازعات کا حل سہ ماہی، 28(3)، 279-292.

تنقیدی سوچ کی جماعت (فاؤنڈیشن برائے تنقیدی سوچ) <https://www.criticalthinking.org> -

نیشنل کولیشن فار ڈائلاگ اینڈ ڈیلیبریشن (NCDD) (2020) تعاونی مشغولیت کے لیے سہولت کے وسائل۔

نیشنل سوک لیگ۔ (2018) کمیونٹی کی تعمیر میں جارحیت اور اجتماعی عمل: رہنماؤں کے لیے ایک رہنما۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ

Tufekci, Z. (2017). ٹویٹر اور آنسو گیس: نیٹ ورکڈ احتجاج کی طاقت اور نزاکت - ییل یونیورسٹی پریس۔

ورلڈ بینک۔ (2015) کمیونٹی کی ترقی میں تنقیدی سوچ کا کردار۔ ورلڈ بینک کی رپورٹ۔

ورلڈ اکنامک فورم (2020) ملازمتوں کی رپورٹ کا مستقبل: ڈیجیٹل معیشت کے مستقبل کی تشکیل۔

یونٹ 9

GENDER اور کمیونٹی مشغولیت

یونٹ رائٹر: ڈاکٹر عاطفہ ناصر یونٹ کا جائزہ لینے
والا: ڈاکٹر اسماء خالد

مشمولات

صفحہ نمبر	
181	تعارف
182	مقاصد
183	9.1 صنف کو سمجھنا (مختلف، عدم مساوات اور جبر)
184	9.2 صنفی آگاہی کے لیے مردوں اور عورتوں کے لڑکوں کے ساتھ مشغول ہونا
186	9.3 خواتین کے حقوق اور صنفی بنیاد پر امتیاز
187	9.4 صنفی مساوات اور مساوات کے لیے وکالت کے لیے حکمت عملی
192	خود تشخیص کے سوالات
193	مزید پڑھنا

تعارف

شہری مصروفیت کے نقطہ نظر سے صنف عوامی اور اجتماعی زندگی میں تمام جنسوں کے افراد کے کردار، شرکت اور اثر و رسوخ سے مراد ہے، بشمول فیصلہ سازی، سرگرمی، اور سیاسی شمولیت۔ تاریخی طور پر، صنفی عدم مساوات نے خواتین اور صنفی اقلیتوں کی شہری جگہوں تک رسائی، قائدانہ کردار، اور پالیسیوں کو تشکیل دینے کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔ شہری مشغولیت اکثر سماجی اصولوں، ثقافتی توقعات اور ادارہ جاتی ڈھانچے سے تشکیل پاتی ہے جو صنفی شمولیت کو باختیار بناتے ہیں یا اس میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ اس عینک کے ذریعے جنس کا تجزیہ مساوی مواقع کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تمام صنفیں سماجی ترقی اور جمہوری عمل میں یکساں طور پر حصہ ڈالیں۔ متنوع صنفی شرکت کو باختیار بنانا کمیونٹی کی لچک اور حکمرانی کو مضبوط کرتا ہے۔

مقاصد

اس یونٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے:

- مختلف جنسوں سے وابستہ مختلف کرداروں اور توقعات کی شناخت اور وضاحت کریں۔
- شہری اور معاشرتی تناظر میں۔
- جائزہ لیں کہ کس طرح تاریخی صنفی عدم مساوات نے شہری شرکت اور قائدانہ کردار تک رسائی کو متاثر کیا ہے۔
- سماجی اور ادارہ جاتی رکاوٹوں کا جائزہ لیں جو فیصلہ سازی کے عمل اور شہری سرگرمیوں میں صنفی شمولیت کو محدود کرتی ہیں۔

اہم موضوعات

- 9.1 صنف کو سمجھنا (مختلف، عدم مساوات اور جبر)
- 9.2 صنفی آگاہی کے لیے مردوں اور عورتوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ مشغول ہونا
- 9.3 خواتین کے حقوق اور صنف کی بنیاد پر امتیازی سلوک 9.4
- صنفی مساوات اور مساوات کے لیے وکالت کے لیے حکمت عملی

9.1 صنف کو سمجھنا (مختلف، عدم مساوات اور جبر)

صنف سے مراد وہ سماجی اور ثقافتی کردار، رویے اور توقعات ہیں جو معاشرہ لوگوں کو اس بنیاد پر تقویض کرتا ہے کہ آیا وہ مرد، عورت یا غیر بائنری ہیں۔ یہ حیاتیاتی جنس سے مختلف ہے اور وقت کے ساتھ تبدیل ہو سکتا ہے یا ثقافتوں کے درمیان مختلف ہو سکتا ہے۔ صنفی اختلافات کو سمجھنے میں ان کی صنفی شناخت کی بنیاد پر انفرادی خصوصیات، کردار، توقعات اور افراد سے وابستہ تجربات کو پہچاننا اور ان کی تعریف کرنا شامل ہے۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ صنف ایک سماجی اور ثقافتی تعمیر ہے جو مرد اور خواتین کے درمیان حیاتیاتی فرق سے بالاتر ہے۔ بہتر تفہیم کے لیے یہاں چند مزید تعریفیں ہیں۔

صنف سے مراد وہ کردار، رویے، سرگرمیاں اور صفات ہیں جنہیں کوئی معاشرہ مردوں، عورتوں اور غیر بائنری لوگوں (ورلڈ بیلٹھ آرگنائزیشن) کے لیے مناسب سمجھتا ہے۔ جنس کو مرد یا عورت ہونے کی حالت کے طور پر بھی بیان کیا جاتا ہے، خاص طور پر حیاتیاتی فرقوں کے بجائے سماجی اور ثقافتی اختلافات کے حوالے سے۔ بس، جنس مرد یا عورت ہونے کی حالت ہے یا مرد یا عورت ہونے کی خصوصیات جو مناسب سمجھی جاتی ہیں (کیمبرج ڈکشنری)

جوڈتھ بٹلر، ایک ممتاز صنفی تھیوریسٹ، صنف کو ایک مقررہ زمرے کے بجائے کارکردگی کے طور پر بیان کرتی ہے۔ اپنے بنیادی کام "جینڈر ٹربل" (1990) میں، بٹلر نے استدلال کیا کہ جنس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ایک ہے، لیکن جو کچھ کرتا ہے وہ ایک ایکٹ یا عمل کا ایک سلسلہ ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ سماجی طور پر تعمیر اور دہرایا جاتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ صنفی شناخت سیال ہے اور معاشرتی اصولوں اور انفرادی اظہار کی بنیاد پر تبدیلی کے تابع ہے۔

یہ تعریفیں اس بات پر روشنی ڈالتی ہیں کہ صنف محض ایک حیاتیاتی یا موروثی خصوصیت نہیں ہے بلکہ سماجی، ثقافتی اور انفرادی عوامل کا ایک پیچیدہ تعامل ہے۔ جنس کو ایک متحرک اور کارآمد تعمیر کے طور پر سمجھنے سے روایتی تصورات کو چیلنج کرنے میں مدد ملتی ہے اور انسانی شناخت کے بارے میں زیادہ جامع اور اہم نظریہ کو فروغ ملتا ہے۔

McGhee (2022) نے اپنی کتاب میں کچھ ایسے عوامل کی نشاندہی کی ہے جو صنفی فرق کو سمجھنے کے لیے غور کرنے کے لیے کلیدی عناصر کا مجموعہ ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے کچھ صنفی اختلافات سے متعلق نقطہ نظر کی بہتر تفہیم کے لیے ذیل میں درج ہیں۔

9.1.1 حیاتیاتی اور جسمانی فرق

یہ مرد اور عورت کے جسموں کے درمیان جسمانی فرق کو تسلیم کرتا ہے، جیسے تولیدی نظام اور ہارمونل تغیرات۔ یہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ یہ حیاتیاتی اختلافات صلاحیتوں، مفادات یا سماجی کرداروں کا حکم نہیں دیتے۔

9.1.2 سماجی اور ثقافتی اثرات

سماجی اور ثقافتی اثرات تسلیم کرتے ہیں کہ بہت سے صنفی کردار اور توقعات سماجی طور پر تعمیر کی جاتی ہیں اور ثقافتوں میں مختلف ہوتی ہیں۔ وہ ثقافتی اصولوں، روایات، اور سماجی توقعات کے افراد کی صنفی شناخت کو تشکیل دینے کے اثرات کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔

9.1.3 صنفی شناخت

صنفی شناخت صنفی فرق کو سمجھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ قابل تعریف ہے کہ صنفی شناخت مرد، عورت یا غیر بائنری ہونے کا ایک گہرا ذاتی اور اندرونی احساس ہے۔

مزید، یہ اس بات کا احساس کرتا ہے کہ صنفی شناخت پیدائش اور احترام کے وقت تفویض کردہ جنس کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہے۔ افراد کی خود شناخت شدہ جنس۔

9.1.4 سماجی کاری اور پرورش

چھوٹی عمر سے صنفی کردار کی تشکیل میں سماجی کاری کا کردار۔ یہ معاشرتی توقعات کو سمجھنے کی راہ ہموار کرتا ہے جو جنس کی بنیاد پر طرز عمل، ترجیحات اور کیریئر کے انتخاب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

9.1.5 مواصلاتی انداز

محققین نے جنسوں کے درمیان بات چیت کے انداز میں ممکنہ فرق کی نشاندہی کی ہے، جیسے کہ ثابت قدمی، ہمدردی، اور زبان کا استعمال۔ لہذا، دقیانوسی تصورات سے پرہیز کرنا اور ہر صنف کے اندر مواصلاتی انداز کے تنوع کو محسوس کرنا جنسوں کے درمیان فرق کو پہچاننے میں مدد کرتا ہے۔

9.1.6 مساوی مواقع

یہ افراد کے بنیادی حقوق میں سے ایک ہے کہ انہیں معاشرے میں مساوی مواقع اور سلوک فراہم کیا جائے۔ تمام جنسوں کے افراد کو تعلیم، روزگار اور زندگی کے دیگر پہلوؤں میں یکساں مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں۔ مزید برآں، انہیں صنفی بنیاد پر امتیازی سلوک اور تعصبات کو چیلنج کرنے اور ان سے نمٹنے کے مساوی حقوق حاصل ہیں جن کا انہیں اپنی زندگی کے دوران سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مختصراً، جیسا کہ McGhee (2022) نمایاں کرتا ہے کہ صنفی فرق کو سمجھنا شمولیت کو فروغ دینے، دقیانوسی تصورات کو توڑنے، اور ایسے ماحول کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے جہاں افراد اپنی صنفی شناخت سے قطع نظر ترقی کر سکیں۔ اس میں مسلسل سیکھنا، کھلا مکالمہ، اور چیلنج کرنے والے معاشرتی اصولوں کا عزم شامل ہے جو صنف کی بنیاد پر عدم مساوات کو برقرار رکھتے ہیں۔

9.2 صنفی بیداری کے لیے مردوں اور عورتوں/لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ مشغول ہونا

صنفی بیداری میں مردوں اور عورتوں کے ساتھ لڑکوں اور لڑکیوں کو بھی شامل کرنا معاشرے میں مساوات اور افہام و تفہیم کو فروغ دینے کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہاں کچھ حکمت عملی ہیں جو مختلف گروہوں میں صنفی بیداری بڑھانے کے لیے لاگو کی جا سکتی ہیں:

9.2.1 تعلیم اور بیداری کی مہمات

ورکشاپس اور ٹریننگ: افراد کو صنفی مساوات کے بارے میں تعلیم دینے کے لیے اسکولوں، کالجوں، کام کی جگہوں اور کمیونٹیز میں سیشنز کا اہتمام کریں۔ اس میں صنفی کردار، دقیانوسی تصورات، امتیازی سلوک اور مساوات کی اہمیت کو سمجھنا شامل ہے۔

جامع نصاب: اس بات کو یقینی بنائیں کہ صنفی مطالعہ، انسانی حقوق، اور مساوات کو ہر سطح پر تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے۔ اس سے بچوں اور نوجوان بالغوں کو ابتدائی عمر سے ہی صنفی مساوات کے بارے میں جاننے میں مدد ملے گی۔

9.2.2 انٹرایکٹو ڈسکشنز

سہولت والے مکالمے: کھلے مباحثوں کے لیے جگہیں بنائیں جہاں افراد صنف سے متعلق موضوعات پر بات کر سکیں، مختلف نقطہ نظر کو سن سکیں، اور نقصان دہ دقیانوسی تصورات کو چیلنج کر سکیں۔

فوکس گروپس: مخصوص کمیونٹیز کے لیے، جیسے مرد یا لڑکے، اس بات پر بات کرنے کے لیے چھوٹے گروپ بنائیں کہ صنفی اصولوں نے انہیں اور ان کے رویے کو کیسے متاثر کیا ہے۔ اسی طرح، خواتین یا لڑکیوں کے ساتھ بات چیت بااختیار بنانے اور مشترکہ تجربات پر توجہ مرکوز کر سکتی ہے۔

9.2.3 میڈیا اور رول ماڈل

میڈیا مہمات: صنفی مساوات کے بارے میں پیغامات پھیلانے کے لیے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، ٹی وی اور ریڈیو کا استعمال کریں۔ صنفی اصولوں کو توڑنے والے مردوں اور عورتوں کی حقیقی زندگی کی کہانیاں متاثر کن تبدیلی کے لیے طاقتور ٹولز کے طور پر کام کر سکتی ہیں۔

رول ماڈلز: مرد اور خواتین کے رول ماڈل کو نمایاں کرنا جو روایتی صنفی کرداروں کو چیلنج کرتے ہیں اور مساوات کے لیے کام کرتے ہیں، خاص طور پر صنفی تعصب والے ماحول میں پروان چڑھنے والے لڑکوں اور لڑکیوں پر مثبت اثر ڈال سکتے ہیں۔

9.2.4 نوجوانوں کو باختیار بنانے کے پروگرام

لڑکیوں کے لیے لیڈرشپ پروگرام: لڑکیوں کے لیے خاص طور پر لیڈر شپ ڈویلپمنٹ پروگرامز کا اہتمام کریں، ان کی صلاحیتوں کو سمجھنے میں مدد کریں اور انہیں رکاوٹوں کو توڑنے کے لیے باختیار بنائیں۔

صنفی مثبت کھیل اور سرگرمیاں: ایسی جگہیں بنائیں جہاں لڑکے اور لڑکیاں دونوں غیر روایتی کھیلوں اور سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں۔ اس سے اس تصور کو توڑنے میں مدد ملتی ہے کہ کچھ سرگرمیاں صرف ایک جنس کے لیے ہوتی ہیں۔

9.2.5 کمیونٹی کی مصروفیت اور سرگرمی

عوامی بیداری کی مہمات: نقصان دہ صنفی اصولوں اور تشدد کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے کمیونٹی پر مبنی مہمات چلائیں جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہوں۔ ان مہمات میں مظاہرے، پوسٹرز اور عوامی تقریر کے پروگرام شامل ہو سکتے ہیں۔

صنفی مساوات کی وکالت: مردوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ خواتین کے حقوق اور صنفی مساوات کی وکالت میں سرگرم حصہ لیں۔ مرد صنفی دقیانوسی تصورات کو توڑنے میں طاقتور اتحادی ہو سکتے ہیں۔

9.2.6 کام کی جگہ صنفی تربیت

صنفی حساس کام کی جگہ کی پالیسیاں: کام کی جگہ پر مردوں اور عورتوں کے لیے مساوی مواقع کو فروغ دینا۔ اس میں کام کے لچکدار نظام الاوقات، والدین کی چھٹی، مساوی تنخواہ، اور براساں کیے جانے کے خلاف تحفظ کی پیشکش شامل ہے۔

مرد بطور اتحادی: کام کی جگہوں پر مردوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ خواتین کے حلیف کے طور پر کام کریں اور صنفی مساوات کو فروغ دینے والی پالیسیوں کی حمایت کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ صنفی عدم مساوات کس طرح متاثر ہوتی ہے۔ ہر کوئی

9.2.7 چیلنجنگ صنفی اصول

زہریلے مردانگی پر گفتگو: لڑکوں اور مردوں کو زہریلے مردانگی کے بارے میں گفتگو میں شامل کریں اور کس طرح "مرد ہونے" کی معاشرتی توقعات ان کے جذباتی اظہار اور رویے کو محدود کر سکتی ہیں۔

دقیانوسی تصورات کو چیلنج کرنے کے لیے خواتین اور لڑکیوں کو باختیار بنائیں: لڑکیوں اور خواتین کو ان کے حقوق کو سمجھنے میں مدد کریں اور روایتی صنفی توقعات کو چیلنج کرنے میں ان کی مدد کریں۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ کیئرٹر، کھیلوں اور سرگرمیوں کو آگے بڑھائیں جن پر روایتی طور پر مردوں کا غلبہ ہو سکتا ہے۔

9.2.8 مثبت کمک

مثبت رویے کی پہچان: ایسے افراد کو پہچانیں اور انعام دیں جو اپنے اسکولوں، کمیونٹیز، یا کام کی جگہوں پر صنفی مساوات کو فروغ دینے کے لیے فعال اقدامات کرتے ہیں۔ یہ مثبت کمک دوسروں کو اس کی پیروی کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

جامع طرز عمل: ان طریقوں کی حوصلہ افزائی کریں جو تمام جنس کے لوگوں کو زندگی کے تمام شعبوں میں یکساں طور پر حصہ لینے کی اجازت دیتی ہیں—خواہ وہ کھیل، تعلیم، یا پیشہ ورانہ ترتیبات میں ہوں۔

9.2.9 محفوظ جگہوں کو فروغ دینا

مکالمے کے لیے محفوظ جگہیں: محفوظ جگہیں بنائیں جہاں لڑکے اور لڑکیاں، مرد اور عورتیں، اپنے تجربات شیئر کر سکیں اور اس بات پر تبادلہ خیال کر سکیں کہ صنفی مسائل ان کی زندگیوں کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔ یہ جگہیں غیر فیصلہ کن اور معاون ہونی چاہئیں۔

سپورٹ سسٹمز: صنفی امتیاز یا تشدد سے متاثر ہونے والوں کے لیے مشاورت یا رہنمائی کے پروگرام فراہم کریں۔ صنفی مساوات کو ایک ایسی تحریک کے طور پر دیکھا جانا چاہیے جہاں ہر کوئی، قطع نظر صنف، حمایت حاصل کر سکتا ہے۔

یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ مردوں اور عورتوں اور لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو ان طریقوں سے شامل کر کے، ہم ایک زیادہ جامع اور باخبر معاشرہ تشکیل دیتے ہیں جہاں صنفی مساوات مستثنیٰ کے بجائے معمول کی حیثیت رکھتی ہے۔

9.3 خواتین کے حقوق اور صنفی بنیاد پر امتیاز

پاکستان میں صنفی عدم مساوات ایک پیچیدہ اور گہرا جڑا ہوا مسئلہ ہے جو معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہے، جس سے خواتین اور لڑکیوں کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ حالیہ برسوں میں کچھ پیش رفت کے باوجود، اہم چیلنجز برقرار ہیں، جن کی جڑیں ثقافتی اصولوں، امتیازی طرز عمل، اور نظامی رکاوٹیں ہیں۔ مندرجہ ذیل تجزیہ پاکستان میں صنفی عدم مساوات کے کلیدی جہتوں کی کھوج کرتا ہے، سماجی، اقتصادی، تعلیمی اور سیاسی پہلوؤں پر توجہ مبذول کرتا ہے۔

9.3.1 سماجی اور ثقافتی اصول

دیگر جنوبی ایشیائی ممالک کی طرح پاکستان میں بھی روایتی صنفی کردار گہرے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ کردار اکثر خواتین کو گھریلو ذمہ داریوں تک محدود کرتے ہیں، عوامی زندگی میں ان کی شرکت کو محدود کرتے ہیں۔ غیرت کے نام پر قتل، جبری شادیاں، اور خواتین کے خلاف تشدد کی دیگر اقسام بدقسمتی سے عام ہیں۔ خاندانی عزت کے تصور کو بعض اوقات خواتین کے حقوق اور تحفظ پر ترجیح دی جاتی ہے۔

9.3.2 اقتصادی تفاوت

پاکستان میں خواتین کو اکثر اجرت کے تفاوت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اچھی تنخواہ والی ملازمتوں تک محدود رسائی اور کیریئر میں ترقی کے مواقع۔ پیشہ ورانہ علیحدگی ان معاشی عدم مساوات میں معاون ہے۔ سماجی توقعات اور اصول بعض اوقات خواتین کو افرادی قوت میں فعال طور پر حصہ لینے کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا معاشی انحصار خاندان کے مردوں پر ہوتا ہے۔

9.3.3 تعلیمی چیلنجز

کم شرح خواندگی: تعلیم کو بہتر بنانے کی کوششوں کے باوجود، پاکستان کو شرح خواندگی میں صنفی برابری کے حصول میں چیلنجز کا سامنا ہے۔ ثقافتی اصول، غربت اور سیکورٹی خدشات لڑکیوں کی تعلیم تک رسائی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں صنفی بنیاد پر تشدد: خواتین طالبات، اساتذہ اور عملے کے خلاف ہراساں کرنے اور تشدد کے واقعات ایسے معاندانہ ماحول پیدا کر سکتے ہیں جو لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روکتے ہیں۔

9.3.4 صحت کی دیکھ بھال میں تفاوت

دیہی علاقوں میں خواتین کو ضروری صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک رسائی میں چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس سے زچگی کی شرح اموات میں اضافہ ہوتا ہے۔

ثقافتی اور مذہبی عوامل خاندانی منصوبہ بندی اور تولیدی صحت کی دیکھ بھال تک خواتین کی رسائی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں، جس سے ان کی مجموعی صحت متاثر ہوتی ہے۔

9.3.5 سیاسی کم نمائندگی

سیاسی اور قائدانہ عہدوں پر خواتین کی نمائندگی کم ہے۔ پارلیمنٹ میں خواتین کے لیے مخصوص نشستوں کے باوجود فیصلہ سازی کے عمل میں ان کا اثر و رسوخ محدود ہے۔ مروجہ پدرانہ رویے اور معاشرتی تعصبات اکثر خواتین کو سیاست میں فعال طور پر حصہ لینے اور قائدانہ کردار ادا کرنے سے روکتے ہیں۔

پاکستان میں صنفی عدم مساوات کو دور کرنے کی کوششوں کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کی ضرورت ہے جس میں قانون سازی میں اصلاحات، آگاہی مہم اور ثقافتی اصولوں کو چیلنج کرنے کے لیے اقدامات شامل ہوں۔ خواتین کے حقوق کی وکالت، باختیار بنانے کے پروگرام، اور تعلیمی مہمات مثبت تبدیلی کو فروغ دینے میں اہم اجزاء ہیں۔ حکومتی اداروں، سول سوسائٹی کی تنظیموں، اور بین الاقوامی برادری کے درمیان تعاون ناگزیر ہے تاکہ پاکستان میں صنفی عدم مساوات کو برقرار رکھنے والی گہری جڑوں کو ختم کیا جا سکے۔ ملی بھگت سے صنفی عدم مساوات، ایک گہری جڑوں والا اور نظامی مسئلہ، دنیا بھر میں افراد کے تجربات کو تشکیل دیتا ہے۔ اس کی تاریخی جڑوں، معاشی مضمرات، تعلیمی تفاوت، صحت کی دیکھ بھال کے چیلنجز، اور سیاسی کم نمائندگی کا جائزہ لے کر، یہ مضمون صنفی عدم مساوات کو دور کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیتا ہے۔ صنفی مساوات کے لیے پرعزم محققین اور تنظیموں کی بصیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے، یہ واضح ہے کہ موجودہ ڈھانچے کو ختم کرنے اور سب کے لیے ایک زیادہ مساوی اور جامع دنیا بنانے کے لیے مشترکہ کوششیں ضروری ہیں۔ جب ہم صنفی عدم مساوات کی پیچیدگیوں پر تشریف لے جاتے ہیں، ہمیں آئندہ نسلوں کے لیے مثبت تبدیلی کو فروغ دینے کے اپنے عزم پر ثابت قدم رہنا چاہیے۔

9.4 صنفی مساوات اور مساوات کے لیے وکالت کے لیے حکمت عملی

شہری معاشرے اور مشغولیت کے تناظر میں صنف کو سمجھنے میں کئی کلیدی تصورات شامل ہیں۔ صنفی کردار اور توقعات معاشرتی اصولوں اور رویوں کا حوالہ دیتے ہیں جو روایتی طور پر مردوں اور عورتوں کو تفویض کیے گئے ہیں، جو شہری سرگرمیوں اور قیادت میں ان کی شرکت کو تشکیل دیتے ہیں۔ صنفی عدم مساوات جنسوں کے درمیان مواقع اور سلوک میں تفاوت کو نمایاں کرتی ہے، جو فیصلہ سازی اور قائدانہ کردار تک رسائی کو متاثر کرتی ہے۔ صنف کی سماجی تعمیر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ صنفی شناخت صرف حیاتیاتی اختلافات کے بجائے ثقافتی اور سماجی اثرات سے تشکیل پاتی ہے۔ انٹرسیکشنالٹی اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ کس طرح اوور لیپنگ شناختیں، جیسے کہ نسل اور طبقے، افراد کے تجربات اور شہری مصروفیت کے مواقع کو متاثر کرتے ہیں۔ آخر میں، باختیار بنانے اور ایجنسی کی توجہ افراد کی زندگیوں پر ان کے کنٹرول کو بڑھانے اور شہری عملوں میں شرکت پر مرکوز ہے، جو صنفی مساوات اور جامع نمائندگی کے حصول کے لیے ضروری ہے۔ یہ تصورات اجتماعی طور پر شہری مصروفیت میں صنف کی حرکیات کو سمجھنے اور ان سے نمٹنے میں ہماری مدد کرتے ہیں، جس کا مقصد ایک زیادہ مساوی معاشرہ ہے۔

صنفی اور برادری کی مصروفیت کا حوالہ ایک کمیونٹی کے اندر افراد کی فعال شمولیت اور شرکت سے ہے، جس میں مرد اور عورت دونوں کے متنوع کردار، ضروریات اور نقطہ نظر کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یہ نقطہ نظر تسلیم کرتا ہے کہ صنف کمیونٹی کی حرکیات کو تشکیل دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور یہ کہ مجموعی اور پائیدار ترقی کے حصول کے لیے تمام جنسوں کی شمولیت ضروری ہے۔ کمیونٹی کی مصروفیت میں فیصلہ سازی، مسائل کے حل اور ترقیاتی اقدامات کے مختلف پہلوؤں میں کمیونٹی کے اراکین کا تعاون اور تعامل شامل ہے۔ یہ محض مشاورت سے بالاتر ہے اور افراد کو باختیار بنانے پر زور دیتا ہے کہ وہ ان کی زندگیوں کو متاثر کرنے والے ترقیاتی عمل میں فعال طور پر حصہ ڈالیں۔

صنف اور برادری کی مصروفیت میں مختلف عناصر کا ایک پیچیدہ تعامل شامل ہوتا ہے جو افراد کی صنفی شناخت اور کمیونٹی کی سرگرمیوں میں ان کی شرکت کے درمیان تعلق کو تشکیل دیتے اور متاثر کرتے ہیں۔

9.4.1 صنفی بیداری میں مردوں اور عورتوں کو شامل کرنا

صنفی آگاہی سے مراد کسی فرد یا کمیونٹی کی مختلف صنفوں سے وابستہ کرداروں، توقعات اور سماجی تعمیرات کی سمجھ اور پہچان ہے۔ اس میں سماجی، ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی حرکیات سے آگاہ ہونا شامل ہے جو افراد کے تجربات کو ان کی صنفی شناخت کی بنیاد پر تشکیل دیتے ہیں اور ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ صنفی آگاہی نہ اور مادہ کے بائٹری تصور کو تسلیم کرنے سے بالاتر ہے اور اس میں ان متنوع طریقوں کی تعریف شامل ہے جس میں افراد اپنی جنس کا اظہار کرتے ہیں، ساتھ ہی ایک اعتراف بھی۔

طاقت کی حرکیات اور عدم مساوات جو مختلف سیاق و سباق میں جنسوں کے درمیان موجود ہیں۔ یہ آگاہی صنفی مساوات کو فروغ دینے، دقیانوسی تصورات کو چیلنج کرنے، اور ایسے جامع ماحول کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم بنیاد ہے جو تمام جنسوں کے تعاون کا احترام اور قدر کرتی ہے۔

مرد فرق کریں: صنفی مساوات پر مردوں کو شامل کرنا

GENDER عدم مساوات ہر جگہ موجود ہیں۔
صنفی عدم مساوات ہمارے کام کی جگہوں کے نظام اور ڈھانچے میں شامل ہیں:
باضابطہ طور پر پالیسیوں اور فیصلہ سازی کے طریقوں کے ذریعے (مثلاً جز وقتی عملے کو ترقی دینے سے انکار، کیونکہ خواتین مردوں کے مقابلے پارٹ ٹائم کام کرنے کا زیادہ امکان رکھتی ہیں)، اور
غیر رسمی طور پر اصولوں اور رسوم و رواج کے ذریعے (مثلاً 'ثقافتی فٹ'، 'میرٹ'، جو سماجی اور پیشہ ورانہ نیٹ ورکس میں شامل یا خارج ہو، زبان کا استعمال، دقیانوسی تصورات، جنس پرست اور براساں کرنے والے رویے)۔
صنفی عدم مساوات کام کی جگہ پر مرد اور عورتیں بھی کرتی ہیں:
اگرچہ مردوں کی صرف ایک اقلیت خواتین کے خلاف جسمانی اور جنسی تشدد میں ملوث ہے، بہت سے مرد، اکثر اس کا احساس کیے بغیر، جنسی پرستی کی دوسری روزمرہ شکلوں پر عمل کرتے ہیں۔
مرد عدم مساوات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔
یہاں تک کہ اگر ارادہ یا مطلوب نہ ہو تو بھی مرد صنفی عدم مساوات کی وجہ سے فوائد اور فوائد حاصل کرتے ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ:
مرد ملازمت کے درخواست دہندگان اور عملے کا خواتین کے مقابلے میں زیادہ مثبت جائزہ لیا جاتا ہے،
مردوں کے خیالات کو زیادہ وزن دیا جاتا ہے، اور
مرد قائدین مردانگی اور قیادت کے درمیان دقیانوسی وابستگیوں کا فائدہ حاصل کرتے ہیں - 'تھنک مینیجر، تھنک مین'۔
مرد مسئلہ اور حل کا حصہ ہیں۔
بم مردوں کے تعاون کے بغیر صنفی مساوات کی طرف زیادہ ترقی نہیں کر سکیں گے۔
اس لیے نہیں کہ عورتیں کمزور ہیں اور خود یہ کام نہیں کر سکتیں۔
اس لیے نہیں کہ مردوں کو چھوڑ دیا گیا ہے اور اب وہ شکار ہیں۔
کیونکہ مرد اس مسئلے کا حصہ ہیں۔
مرد کیسے سوچتے ہیں، برتاؤ کرتے ہیں، اور ان کا خواتین اور دوسرے مردوں سے کیا تعلق ہے، یہ سب صنفی عدم مساوات کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مردوں کے رویے اور رویے جنس پرست جمود کی حمایت کر سکتے ہیں۔ صنفی مساوات کی دنیا کی تعمیر میں مردوں کا ایک اہم کردار ہے اور بہت سے لوگ پہلے ہی ایسا کر رہے ہیں۔ اور بہت کچھ ہے جو مرد کر سکتے ہیں۔
کام میں برابری پر مردوں کو شامل کرنے کے سب سے زیادہ مؤثر طریقے:

بنیاد کو درست کریں، اور یقینی بنائیں کہ صنفی مساوات کے اقدامات میں خواتین اور مرد بطور فعال اور مساوی شراکت دار شامل ہوں۔
فریمنگ کا حق حاصل کریں۔ صنفی مساوات کو کاروباری مسئلہ سمجھیں، خواتین کا مسئلہ نہیں۔
صنفی مساوات کے تمام اہم شعبوں کو وسیع پیمانے پر دکھائیں اور بدف بنائیں (یعنی ادا شدہ کام، طاقت اور فیصلہ سازی، مالی تحفظ، ذاتی حفاظت، باہمی کام کے تعلقات، دیکھ بھال، اور کمیونٹی کی شمولیت)۔
مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کو بھی اپیل کرنے کا پیغام رسانی کا حق حاصل کریں۔
مختلف تنظیمی کرداروں اور سطحوں میں اور مختلف آبادیاتی پس منظر (جیسے عمر، ثقافتی پس منظر، جنسی رجحانات) کے ساتھ مردوں کے تنوع میں شامل ہوں۔
تبدیلی کی مؤثر طریقے سے رہنمائی کرنے کے بارے میں تعلیم دیں۔ اقدامات کو وسائل فراہم کر کے، دکھائی دینے اور مستقل مزاجی سے، اور بات کو آگے بڑھا کر۔
نگہداشت میں صنفی مساوات کی حوصلہ افزائی کرنے والے اقدامات کو لاگو کر کے کام اور گھر کے درمیان رابطہ قائم کریں۔
صنفی عدم مساوات کو سماجی/کمیونٹی مسئلہ بنا کر کام اور کمیونٹیز کے درمیان رابطہ قائم کریں۔
مردوں اور عورتوں دونوں کو اپنی ذہنیت، مفروضوں اور طرز عمل کو تبدیل کرنے کے مواقع فراہم کر کے۔ فرد کا صنفی اعتماد اور صلاحیت پیدا کریں۔
مردوں اور عورتوں کو چیلنج کرنے اور تبدیل کرنے کی ترغیب دیں۔ صنفی تعصب پر مبنی تنظیمی پالیسیاں اور طرز عمل۔

9.4.2 دونوں جنسوں کو شامل کرنے کی اہمیت

دونوں جنسوں کو شامل کرنے کی اہمیت اس تسلیم سے جنم لیتی ہے کہ صنفی مساوات ایک مشترکہ ذمہ داری اور ایک اجتماعی مقصد ہے جس کے لیے تمام جنسوں کے افراد کی فعال شرکت کی ضرورت ہے۔ جامع مشغولیت صنفی حرکیات، چیلنجوں اور مواقع کی جامع تفہیم کو یقینی بناتی ہے۔ اس میں مردوں اور عورتوں کو بحث، فیصلہ سازی کے عمل، اور صنفی مسائل سے متعلق اقدامات میں فعال طور پر شامل کرنا شامل ہے۔ یہ جامع نقطہ نظر دقیانوسی تصورات کو توڑنے، عدم مساوات کی بنیادی وجوہات کو دور کرنے، معاون اتحاد بنانے، اور دونوں جنسوں کے متنوع تجربات اور نقطہ نظر پر غور کرنے والے حل کو فروغ دینے کے لیے بہت ضروری ہے۔ بالآخر، اتحاد، تعاون، اور زیادہ مساوی اور جامع معاشرے کو فروغ دینے کے لیے دونوں جنسوں کو شامل کرنا ضروری ہے۔

9.4.3 دقیانوسی تصورات اور تعصبات کو چیلنج کرنا

دقیانوسی تصورات اور تعصبات کو چیلنج کرنا صنفی مساوات کو فروغ دینے کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس میں ان کی جنس کی بنیاد پر افراد کے کردار، طرز عمل اور صلاحیتوں کے بارے میں پہلے سے تصور شدہ تصورات کو ختم کرنا شامل ہے۔ اس عمل میں مرد اور عورت دونوں کا شامل ہونا ضروری ہے۔



ماخذ:

شکل 9.2: گوگل امیج

https://www.google.com/search?q=Engaging+both+men+and+women+is+essential+&ca_esv=e058c774e46ad98b&rlz=1C1GCEU_enPK1074PK1075&udm

9.4.4 پالیسی اور قانونی اصلاحات کے لیے لابی

پالیسی سازوں کے ساتھ مشغول رہیں: ایسے قوانین اور پالیسیوں کی وکالت کریں جو تمام جنسوں کے لیے مساوی حقوق کو یقینی بنائیں۔ اس میں مساوی تنخواہ، تولیدی حقوق، امتیازی سلوک مخالف قوانین، اور صنفی بنیاد پر تشدد کو روکنے والی پالیسیاں شامل ہیں۔

قانونی ماہرین کے ساتھ تعاون کریں: قانونی ماہرین کے ساتھ مل کر موجودہ قوانین کا تجزیہ کریں اور صنفی مساوات کو فروغ دینے کے لیے تبدیلیاں یا نئے قوانین تجویز کریں۔ صنفی حساس پالیسیوں کے مسودے میں مدد کریں۔
لابنگ مہمات: درخواستوں، خط لکھنے کی مہموں، یا مظاہروں کا استعمال کرتے ہوئے، صنفی دوستانہ پالیسیاں پاس کرنے کے لیے قانون سازوں پر دباؤ ڈالنے کے لیے مہمات کو منظم کریں۔

9.4.5 صنفی حساس تعلیم کو فروغ دیں۔

نصاب کا انضمام: صنفی مساوات کی تعلیم کی وکالت ہر سطح پر اسکول کے نصاب میں ضم کی جائے۔ بچوں اور نوجوان بالغوں کو صنفی کردار، احترام، ہمدردی، اور مساوات کی قدر کے بارے میں سکھائیں۔

صنفی حساس تربیت: معلمین، صحت کی دیکھ بھال کرنے والے پیشہ ور افراد، پولیس افسران، اور آجروں کو بیداری پیدا کرنے اور صنف سے متعلق مسائل کو حساس اور جامع طور پر ہینڈل کرنے کے لیے آلات سے لیس کرنے کے لیے تربیت فراہم کریں۔

9.4.6 کمیونٹیز کو باختیار اور متحرک کریں۔

گراس روٹ موومنٹس: کمیونٹی ایونٹس، ورکشاپس، اور مباحثوں کی میزبانی کر کے صنفی مساوات کی مہموں میں مقامی کمیونٹیز کو شامل کریں جو افراد کو کام کرنے کے لیے باختیار بناتے ہیں۔
رول ماڈلز اور رہنمائی کے پروگرام: ایسے رہنمائی پروگرام بنائیں جو خواتین کی قیادت کو فروغ دیں اور نوجوانوں، خاص طور پر لڑکیوں اور پسماندہ جنسوں کو تعلیم اور کیریئر کے مواقع کے حصول میں مدد فراہم کریں۔

خواتین کی اقتصادی باختیاریت: خواتین کی معاشی آزادی کی حمایت کرنے والی پالیسیوں اور اقدامات کی وکالت کرتی ہے، جیسے قرض، زمین اور کاروباری مواقع تک مساوی رسائی۔

9.4.7 صنفی بنیاد پر تشدد (GBV) سے بچ جانے والوں کی حمایت

محفوظ جگہیں بنائیں: صنفی بنیاد پر تشدد سے بچ جانے والوں کے لیے محفوظ پناہ گاہوں اور امدادی نظاموں کے قیام کی وکالت کریں۔ خدمات پیش کرتے ہیں جیسے کہ مشاورت، قانونی امداد، اور ہنگامی مدد۔

GBV کے بارے میں بیداری پیدا کریں: تعلیم، میڈیا مہمات، اور کمیونٹی کی شمولیت کے ذریعے صنفی بنیاد پر تشدد کے بارے میں عوامی بیداری میں اضافہ کریں۔ قانونی اصلاحات کی وکالت کریں جو زندہ بچ جانے والوں کی حفاظت کریں اور مجرموں کو جوابدہ ٹھہرائیں۔

قانونی تحفظات کو مضبوط بنائیں: ایسے قوانین کے مضبوط نفاذ کے لیے لابی جو گھریلو تشدد، جنسی براسانی، اور GBV کی دیگر اقسام سے تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

9.4.8 جامع کام کی جگہوں اور مساوی مواقع کو فروغ دیں۔

کارپوریٹ وکالت: کام کی جگہ پر صنفی مساوات کو فروغ دینے کے لیے کاروباری اداروں کے ساتھ کام کریں۔ مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ، خواتین کے لیے کیریئر میں ترقی کے مواقع، اور قائدانہ کرداروں میں خواتین کی حمایت جیسی پالیسیوں کی وکالت کریں۔ کام کی جگہ کی تعلیم: غیر شعوری تعصب، ایذا رسانی، اور امتیازی سلوک کا مقابلہ کرنے کے لیے کام کی جگہوں پر صنفی حساسیت کی تربیت کا نفاذ کریں۔ ورک لائف بیلنس کو سپورٹ کریں: کام کی جگہ کی پالیسیوں کی وکالت جو کام کی زندگی کے توازن کی اجازت دیتی ہے، جیسے والدین کی ادائیگی کی چھٹی، کام کے لچکدار اوقات، اور بچوں کی دیکھ بھال کی سہولیات، جو مردوں اور عورتوں دونوں کو یکساں طور پر فائدہ پہنچاتی ہیں۔

9.4.9 سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی کا استعمال کریں۔

سوشل میڈیا مہمات: بیش ٹیگز، ویڈیوز اور تعریفی مواد کا استعمال کرتے ہوئے وائرل مہمات بنائیں جو صنفی مساوات کے بارے میں پیغامات پھیلائیں۔ ٹویٹر، انسٹاگرام، ٹک ٹاک اور فیس بک جیسے پلیٹ فارم پیغامات کو بڑھانے میں مدد کر سکتے ہیں۔

آن لائن پٹیشنز اور کراؤڈ فنڈنگ: بیداری بڑھانے، سپورٹ اکٹھا کرنے اور صنفی مساوات کو فروغ دینے والے اقدامات کو فنڈ دینے کے لیے آن لائن پلیٹ فارم استعمال کریں۔ ڈیجیٹل ایڈووکیسی ٹولز: موبائل ایپس، آن لائن پلیٹ فارمز، اور ویب سائٹس تیار کریں تاکہ صنفی مساوات سے متعلق وسائل، تعاون اور قانونی مشورہ فراہم کیا جا سکے۔

9.4.10 اداروں کو جوابدہ رکھیں

مانیٹر ادارے: اداروں (اسکولوں، کام کی جگہوں، سرکاری اداروں) کی نگرانی کے لیے وکیل تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ صنفی مساوات کے لیے اپنے وعدوں کو پورا کر رہے ہیں۔ اس میں باقاعدہ صنفی آڈٹ اور تشخیصات کا انعقاد شامل ہو سکتا ہے۔

عوامی احتساب: اداروں اور افراد کو صنفی مساوات کی ذمہ داریوں کو پورا نہ کرنے یا امتیازی سلوک کو برقرار رکھنے کے لیے جوابدہ ٹھہرانے کے لیے میڈیا اور عوامی تقریبات کا استعمال کریں۔

مختصراً، یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ صنفی مساوات اور مساوات کی وکالت کے لیے کثیر جہتی، مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔ اوپر بیان کردہ حکمت عملی -تعلیم اور قانونی اصلاحات سے لے کر کمیونٹی کی شمولیت اور میڈیا کے استعمال تک -دیرپا تبدیلی لانے کے لیے ضروری ہیں۔ موثر وکالت نہ صرف جمود کو چیلنج کرتی ہے بلکہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں صنفی مساوات کو آگے بڑھانے کے لیے ٹھوس، قابل عمل حل بھی فراہم کرتی ہے۔

خود تشخیص کے سوالات

- سوال نمبر: 01 جنس حیاتیاتی جنس سے کیسے مختلف ہے، اور اس فرق کو سمجھنا کیوں ضروری ہے؟
- سوال نمبر: 20 صنفی شناخت کے روایتی تصورات کو چیلنج کرنے میں جوڈتھ ہٹلر کا بطور کارکردگی صنف کا تصور کیا کردار ادا کرتا ہے؟
- سوال نمبر: 30 کچھ اہم سماجی اور ثقافتی اثرات کیا ہیں جو صنفی کردار اور شناخت کو تشکیل دیتے ہیں؟
- سوال نمبر: 40 جنسوں کے درمیان مواصلات کے انداز کن طریقوں سے مختلف ہیں، اور ان اختلافات کو پہچاننا دقیانوسی تصورات سے بچنے میں کس طرح مدد کر سکتا ہے؟
- سوال نمبر: 50 صنفی عدم مساوات صحت کی دیکھ بھال تک رسائی کو کیسے متاثر کرتی ہے، خاص طور پر خواتین کے لیے، جیسا کہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (2019) نے نوٹ کیا ہے؟
- سوال نمبر: 60 صنفی جبر میں کون سے تاریخی اور ثقافتی عوامل کارفرما ہیں، اور پدرانہ نظام اس میں کیسے کردار ادا کرتا ہے؟
- سوال نمبر: 70 پاکستان میں صنفی عدم مساوات کو دور کرنے کے لیے کیا حکمت عملی تجویز کی جا رہی ہے، اور ان کا مقصد سماجی، معاشی، تعلیمی اور سیاسی تفاوتوں سے کیسے نمٹتا ہے؟
- سوال نمبر: 08 صنفی مسائل سے متعلق بات چیت اور فیصلہ سازی کے عمل میں دونوں جنسوں کو شامل کرنا کیوں ضروری ہے، اور یہ طریقہ ایک زیادہ مساوی معاشرے میں کیسے حصہ ڈالتا ہے؟
- سوال نمبر: 09 مرد روایتی دقیانوسی تصورات اور زہریلے مردانگی کو چیلنج کرنے میں کس طرح اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں، اور مردانگی کی مزید جامع تفہیم کو فروغ دینے پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے؟
- سوال نمبر: 01 صنفی دقیانوسی تصورات کو چیلنج کرنے میں تعلیمی اقدامات کیا کردار ادا کرتے ہیں، اور میڈیا کی نمائندگی اور نصاب کو کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے تاکہ صنفی کرداروں کے بارے میں مزید جامع نظریہ کو فروغ دیا جا سکے۔

مزید پڑھنا

بٹلر، جے۔ (1990) صنفی پریشانی: حقوق نسواں اور شناخت کی تخریب۔ روٹلیج۔

2021 پارلیمانی۔ (2021) پارلیمانی رپورٹ <https://www.ipu.org/resources/publications/reports/2021-global-parliamentary-report>

McGhee, H. (2022). ہم کا مجموعہ: نسل پرستی سب کو کیا قیمت دیتی ہے اور ہم ایک ساتھ کیسے ترقی کر سکتے ہیں۔ ایک دنیا۔

آکسفیم۔ (2021) عدم مساوات کا وائرس: ایک منصفانہ، منصفانہ، پائیدار آکسفیم کے ذریعے کورونا وائرس سے ٹوٹی ہوئی دنیا کو اکٹھا کرنا۔ [handle/10546/621149](https://www.oxfam.org/handle/10546/621149) اور <https://www.library.openrepository.com/>

یونیسکو۔ (2020) پائیدار ترقی کے لیے تعلیم: ایک روڈ میپ۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم۔

والبی، ایس۔ (1990) نظریہ سازی پدرانہ نظام۔ بیسل بلیک ویل۔

ورلڈ اکنامک فورم۔ (2020) عالمی خطرات کی رپورٹ 2020 (51 ویں ایڈیشن)۔ ورلڈ اکنامک فورم۔ www.weforum.org/reports/the-global-risks-report-2020

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن۔ (2019) وبائی امراض اور سیپسس کے بوجھ پر عالمی رپورٹ: موجودہ ثبوت، فرقوں کی نشاندہی اور مستقبل کی سمت۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن۔